روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:41
طلوع آفتاب	06:02
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:07

آج کی حدیث

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا "ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل ودراندہ اور اتنا زیادہ حقیر و پرغیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ (اس دن ہر خاص وعام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوتے دیکھ کر ذلیل وخوار ہوا تھا) چنانچہ شیطان نے دیکھا تھا کہ جبرئیل فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 144, Sunday- 24 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۴۴ ❁ اتوار، ۲۴ مئی، ۲۰۲۶، ۶ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

دستاویزات میں خامیوں کے باعث یوپی میں

31 ہزار سے زائد وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ

اتر پردیش میں وقف جائیدادوں کے متعلق بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ 'امید' پورٹل پر وقف کی 31 ہزار سے زیادہ جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان جائیدادوں کے دستاویزات میں ملنے والی خامیوں اور تکنیکی غلطیوں کے بعد یہ کارروائی کی گئی ہے۔ پورٹل پر اب تک 31328 رجسٹریشن منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ دراصل مرکزی حکومت کی اقلیتی امور کی وزارت نے گزشتہ سال ہی وقف جائیدادوں کی تفصیلات 'امید' پورٹل پر درج کرانے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وقف جائیدادوں کے حوالے سے شفافیت برقرار رہے۔ اس پورٹل پر اتر پردیش میں 118302 وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن کرایا گیا تھا، جن میں سے 31328 کا رجسٹریشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے کئی ایسی جائیدادیں تھیں جن کے دستاویزات میں خامیاں پائی گئی تھیں، تو کئی جائیدادوں کے رجسٹریشن کو تکنیکی خامیوں کی وجہ سے منسوخ کیا گیا ہے۔ جانچ میں کئی جائیدادوں کے خسرہ نمبر وقف بورڈ کے ریکارڈ سے میل نہیں کھائے۔ کئی معاملات میں ریونیو ریکارڈ میں درج رقبے میں تبدیلی پائی گئی۔ کچھ قبرستانوں اور درگاہوں کا خسرہ 2-2 وقف جائیدادوں میں درج ملا۔ بتایا جارہا ہے کہ ان وقف جائیدادوں کی جانچ کے دوران جب دستاویزات کی تصدیق نہیں ہو سکی، تو اس کے بعد ان کا رجسٹریشن ختم کر دیا گیا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق وقف کی سب سے زیادہ منسوخ کی گئی جائیدادیں جونپور ضلع میں ہیں۔ یہاں 1938 وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بارہ بنکی میں 1521، مظفر نگر میں 1510، علی گڑھ میں 1061 اور بستی میں 1000 وقف جائیدادیں منسوخ کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اناؤ، سیتاپور، ہردوئی، اعظم گڑھ اور لکھنؤ میں بھی بڑے پیمانے پر وقف جائیدادوں کا رجسٹریشن منسوخ ہوا ہے۔ منسوخ کی گئی جائیدادوں کے بعد کئی قبرستانوں اور درگاہوں پر خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شروع میں رجسٹریشن کرانے کے لیے 6 مہینے کا وقت دیا گیا تھا۔ لیکن اتر پردیش سنی اور شیعہ سنٹرل وقف بورڈ کی اپیل پر وقف ٹریبونل نے رجسٹریشن کرانے کی مدت میں مزید 6 مہینے کا اضافہ کر دیا تھا۔ یہ اضافی وقت اگلے مہینے 5 جون کو ختم ہو رہا ہے۔ اب تک پورٹل پر درج کل 118302 جائیدادوں میں سے محض 53711 کو منظوری مل سکی ہے، جبکہ 20546 جائیدادوں کے دستاویزات کی جانچ آخری مرحلے میں ہے۔ قانون کے مطابق رجسٹریشن کے وقت کی حد بڑھانے کا نظام محدود ہے۔ سپریم کورٹ کے اسٹے والے التزامات کے باوجود ٹریبونل پہلے ہی زیادہ وقت دے چکا ہے۔ اب متولیوں کو ذاتی طور پر ٹریبونل جانا پڑے گا، جو کہ قانونی طور پر ایک پیچیدہ اور وقت طلب عمل ہے۔ حالانکہ وقف بورڈ کے افسران کا یہ بھی کہنا ہے کہ متولیوں کے پاس اب بھی 5 جون تک کا وقت ہے۔ وہ درست دستاویزات کے ساتھ دوبارہ جائیداد کی تفصیلات اپلوڈ کر سکتے ہیں۔ اگر اس مدت کے دوران خامیاں دور نہ کی گئیں تو متعلقہ جائیدادیں پورٹل سے باہر ہو جائیں گی۔ ریاست میں 'یوپی سنی وقف بورڈ' کے تحت 1.26 لاکھ سے زیادہ وقف ادارے آتے ہیں۔ یہ پورا عمل مرکزی حکومت کے 'امید' پورٹل کے ذریعے چلایا جارہا ہے، جسے جون 2025 میں وقف جائیدادوں کا ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کرنے اور ان کے انتظام میں شفافیت لانے کے مقصد سے لانچ کیا گیا تھا۔

دنیا کے ۱۰۰ گرم ترین شہروں میں بھارت سرفہرست

بھارت اس وقت شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے، کئی شہر میں درجہ حرارت ۴۸ ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا ہے

نئی دہلی: بھارت اس وقت شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے اور ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 48 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر گیا ہے۔ اتر پردیش کے باندا، بہار کے ساسارام اور اڈیشہ کے بالانگیر سمیت متعدد علاقوں میں جھلسا دینے والی گرمی نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ شدید گرمی کے باعث پورا شمالی، وسطی اور مشرقی ہندوستان آگ برساتے موسم کی زد میں دکھائی دے رہا ہے۔ جمعہ کی سہ پہر جاری ہونے والی عالمی فہرست میں دنیا کے 100 گرم ترین شہروں میں سے 97 شہر بھارت کے شامل پائے گئے۔ AQI.in کے اعداد وشمار کے مطابق ہندوستانی معیاری وقت کے مطابق دوپہر 2 بج کر 50 منٹ تک اڈیشہ کا بالانگیر 48 ڈگری سینٹی گریڈ کے ساتھ دنیا کا گرم ترین مقام رہا۔ اس فہرست میں بہار کا ساسارام 48 ڈگری سینٹی گریڈ کے ساتھ دوسرے جبکہ اتر پردیش کا وارانسی 47 ڈگری سینٹی گریڈ کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔ کئی شہروں میں نمی کی سطح 6 سے 8 فیصد کے درمیان ریکارڈ کی گئی، جس کے باعث موسم کو 'انتہائی گرم' زمرے میں شامل کیا گیا۔ دنیا کے 100 گرم ترین شہروں کی فہرست میں بھارت کے علاوہ صرف نیپال کے تین شہر شامل رہے۔ نیپال کا دھنگڑھی 23 ویں، نیپال گنج 34 ویں اور لومبینی کلچرل 76 ویں مقام پر رہا، جہاں درجہ حرارت 45 سے 46 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ریکارڈ کیا گیا۔ شدید گرمی سے متاثر دیگر بھارتی شہروں میں اتر پردیش کا مظفر نگر، ایودھیا، پنجاب کا پٹیالہ، تلنگانہ کا ورنگل، راجستھان کا سری گنگا نگر، مدھیہ پردیش کا گوالیار، جھارکھنڈ کا دھنباد اور چنڈی گڑھ شامل ہیں، جہاں درجہ حرارت 44 سے 46 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہا۔ محکمہ موسمیات نے 22 مئی سے 27 مئی کے دوران دہلی سمیت شمالی ہندوستان کے بڑے علاقوں میں شدید گرمی کی پیش قیاسی کی ہے۔ ہیٹ ویو کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمہ کے مطابق کئی مقامات پر گرمی کی لہر مزید شدت اختیار کر سکتی ہے۔ شدید گرمی کے باعث مختلف ریاستوں کے اسپتالوں میں پانی کی کمی، اسہال اور گرمی سے متاثر مریضوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ خبررساں ایجنسی کے مطابق گجرات کے بعض علاقوں میں پانی کی قلت کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق میدانی علاقوں میں جب زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر جائے اور معمول سے 4.5 سے 6.4 ڈگری زیادہ رہے تو اسے گرمی کی لہر قرار دیا جاتا ہے، جبکہ 45 ڈگری سینٹی گریڈ یا اس سے زیادہ درجہ حرارت انتہائی شدید گرمی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق اس ہفتے اتر پردیش کے باندا میں 48 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا، جو رواں سال اب تک کا بلند ترین درجہ حرارت بتایا جارہا ہے۔

مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کا اثر

ورلڈ بینک کے پاس مدد مانگنے پہنچے دنیا کے 27 ممالک

ورلڈ بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق ایران جنگ شروع ہونے کے بعد دنیا کے 27 ممالک نے ایمرجنسی فنڈ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان ممالک نے ایسے نظام کو نافذ کرنے کا عمل شروع کیا ہے جن کے ذریعہ ضرورت پڑنے پر وہ فوراً عالمی بینک سے فنڈ حاصل کر سکیں۔ 'رائٹرز' کو موصول ایک اندرونی دستاویز میں بتایا گیا ہے کہ ان ممالک کے نام اور مانگی گئی رقم کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ ورلڈ بینک نے بھی اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 28 فروری سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی میں اضافے کے بعد 3 ممالک نے نئے 'بحرانی امدادی نظام' کو منظوری دی ہے، جبکہ باقی ممالک ابھی اس عمل کو مکمل کر رہے ہیں۔ ایران جنگ کے اثرات پوری دنیا کی معیشت پر پڑ رہے ہیں۔ تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے سے کئی ممالک کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ انرجی مارکیٹ میں عدم استحکام کی وجہ سے سپلائی چین بھی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کھاد کی سپلائی بھی رک رہی ہے، جس سے زراعت پر اثر پڑ رہا ہے۔ کینیا اور عراق نے تصدیق کی ہے کہ انہوں ں ے عالمی بینک سے فوری معاشی مدد مانگی ہے۔ کینیا میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں، جبکہ عراق کو تیل سے ہونے والی کمائی میں بھاری گراوٹ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ 27 ممالک ان 101 ممالک میں شامل ہیں جو پہلے سے تیار 'کرائسس فنڈ سسٹم' سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان میں سے 54 ممالک ریپڈ رسپانس اسکیم کا حصہ ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت کوئی بھی ملک اپنے منظور شدہ لیکن اب تک استعمال نہ کیے گئے فنڈ کا 10 فیصد حصہ فوری طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ ورلڈ بینک کے صدر اجے بنگا نے گزشتہ ماہ کہا تھا کہ ضرورت پڑنے پر بینک 20 سے 25 ارب ڈالر تک کی فوری معاشی مدد فراہم کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرانے پروجیکٹس کے بچے ہوئے فنڈ اور دوسرے منصوبوں کو ملا کر آئندہ 6 ماہ میں یہ امداد 60 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ آگے چل کر یہ رقم 100 ارب ڈالر تک بھی جا سکتی ہے۔ جبکہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کی سربراہ کرسٹالینا جارجیوا نے کہا تھا کہ تقریباً 12 ممالک آئی ایم ایف سے بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔

پہلگام اور گگن گیر دونوں حملوں میں ایک ہی 'ایم-۴ کاربائن' کا ہوا استعمال

این آئی اے کا انکشاف، بیلسٹک جانچ میں پتہ چلا ہے کہ دونوں حملوں کو ایک ہی ماڈیول نے انجام دیا تھا

بیلسٹک جانچ میں پتہ چلا ہے کہ دونوں حملوں کو ایک ہی ماڈیول نے انجام دیا تھا۔ این آئی اے کی تحقیقات کے مطابق دونوں حملوں کا منصوبہ بنانے اور انہیں ہدایت دینے والے لوگ ایک ہی گروپ کے تھے۔ 'آپریشن مہادیو' کے تحت پاکستان کی دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ کے 3 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کارروائی نے نہ صرف پہلگام حملے کے متاثرین کو انصاف دلایا بلکہ 20 اکتوبر 2024 کو ہونے والے گگن گیر دہشت گردانہ حملے میں جان گنوانے والوں کو بھی انصاف فراہم کیا۔ پہلگام حملہ کی جانچ کے دوران قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) گگن گیر حملے سے اس کا تعلق ثابت کرنے میں کامیاب رہی، جس میں 7 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ بیلسٹک جانچ سے معلوم ہوا کہ گگن گیر اور پہلگام سے برآمد کیے گئے کارتوس ایک ہی 'ایم-4 کاربائن' سے چلائے گئے تھے۔ یہ اسلحہ ان سیکورٹی فورسز نے برآمد کیا تھا جنہوں نے 'آپریشن مہادیو' انجام دیا تھا۔ 20 اکتوبر 2024 کو پاکستانی دہشت گردوں نے جموں و کشمیر کے گگن گیر میں اسٹریٹجک زیڈ-موڑ غار کے قریب اے پی سی او انفراٹیک کے مزدوروں کے کیمپ پر حملہ کیا۔ دہشت گردوں نے ڈائننگ میس کے اندر فائرنگ کی، جس میں ایک ڈاکٹر سمیت 7 افراد مارے گئے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ دونوں حملے ایک ہی ماڈیول نے انجام دیے تھے۔ این آئی اے کو جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ دونوں حملوں کی منصوبہ بندی اور انہیں ہدایت دینے والے لوگ (ہینڈلرز) ایک ہی گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ لشکر طیبہ کی ذیلی تنظیم 'دی ریزسٹنس فرنٹ' نے پہلے پہلگام حملے کی ذمہ داری قبول کی لیکن بعد میں اس سے انکار کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایسا اس لیے کیا گیا کیونکہ تنظیم کو ہندوستان کی جانب سے سخت جوابی کارروائی کا خوف تھا۔ دعویٰ واپس لینے کے باوجود ہندوستان نے 'آپریشن سندور' انجام دیا، جس کے نتیجے میں دہشت گردی کے ڈھانچے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ ایک افسر کے مطابق پاکستان کی براہ راست شمولیت پہلے ہی ثابت ہو چکی تھی اور اس مرتبہ دی گئی سزا بھی کافی سخت تھی۔ این آئی اے کو یہ بھی معلوم ہوا کہ گگن گیر حملے کا ملزم فیصل جٹ عرف سلیمان ہی پہلگام حملے میں بھی ملوث تھا۔ اسے اور اس کے 2 ساتھیوں حبیب طاہر عرف چھوٹو اور حمزہ افغانی کو 28 جولائی 2025 کو سیکورٹی ایجنسیوں کی جانب سے 'آپریشن مہادیو' کے دوران ہلاک کر دیا گیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

دنیا ہندوستان کی "وکاس یاترا" کا حصہ بننا چاہتی ہے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو 19 ویں روزگار میلے میں مختلف سرکاری محکموں اور تنظیموں میں نئے تعینات ہونے والے 51,000 سے زیادہ نوجوانوں کو تقرری کے خطوط تقسیم کیے اور کہا کہ دنیا بہت پرجوش ہے۔ اجتماع سے عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، "آج 51,000 سے زیادہ نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کے لیے تقرری خط موصول ہوئے ہیں اور آپ بھی ملک کی وکاس یاترا میں کلیدی شراکت دار بن رہے ہیں... آپ بھی آنے والے سالوں میں وکست بھارت کے عزم کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اس مقام تک پہنچنے کے لیے آپ سب نے بہت تیاری اور محنت کی ہوگی۔ میں آپ کو اور آپ کے خاندان کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس مرحلے تک پہنچنے میں والدین اور خاندان کا تعاون بہت اہم ہے، لیکن آپ کی کامیابی میں صرف خاندان ہی نہیں، معاشرہ بھی بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ ہم یہاں تک صرف اپنی وجہ سے یا صرف اپنے خاندانوں کی وجہ سے نہیں پہنچے۔ اس عظیم ملک کے 140 کروڑ شہریوں کی تعداد بھی بہت اہم ہے۔ اپنے حال ہی میں ختم ہونے والے پانچ ملکوں کے دورے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے کہا، یہ صرف کوئی دورہ نہیں تھا۔ اس دوران میں نے مختلف بڑی کمپنیوں کے لیڈروں سے بات کی، اور ہر جگہ، مجھے ایک چیز کا احساس ہوا۔ دنیا ہندوستان کے نوجوانوں اور تکنیکی ترقی کے بارے میں بہت پرجوش ہے۔ دنیا ہندوستان کی وکاس یاترا کا حصہ بننا چاہتی ہے۔ ہندوستان اس کے پیچھے مختلف ممالک، نوجوانوں کے ساتھ مل کر شراکت داری بنا رہا ہے اور اس کے پیچھے نوجوانوں کا ہاتھ ہے۔ مواقع، روزگار اور اعتماد کے ساتھ ساتھ عالمی نمائش بھی ملتی ہے۔

آئی اے ایس افسران کے بچوں کو ریزرویشن کیوں؟ سپریم کورٹ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے او بی سی کریمی لیئر ریزرویشن معاملے کی سماعت کے دوران اہم تبصرہ کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ آئی اے ایس افسران کے بچوں کو ریزرویشن کے فوائد کیوں فراہم کئے جائیں۔ عدالت نے کہا کہ اگر طلبہ کے والدین اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہوں اور اچھی آمدنی حاصل کر رہے ہوں تو ایسے خاندانوں کے بچوں کو ریزرویشن کے دائرے سے باہر ہونا چاہئے۔ عدالت نے اس معاملے کو سماجی اور معاشی ترقی سے جوڑتے ہوئے اہم مشاہدات پیش کئے۔ سماعت کے دوران جسٹس ناگارتنا نے استفسار کیا کہ جب والدین دونوں آئی اے ایس افسران ہوں تو ان کے بچوں کو ریزرویشن کی سہولت دینے کی ضرورت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور معاشی استحکام سماجی بلندی کا راستہ ہموار کرتے ہیں، اس لئے ایسے حالات میں ریزرویشن کا مطالبہ مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ معاملہ کرناٹک کے کُروبا طبقہ سے تعلق رکھنے والے ایک امیدوار سے متعلق ہے جسے اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ کیلئے منتخب کیا گیا تھا، تاہم ذات اور آمدنی کی جانچ کمیٹی نے اسے کریمی لیئر میں شامل قرار دیتے ہوئے ذات کی توثیقی سند جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ حکام کے مطابق امیدوار کے خاندان کی سالانہ آمدنی تقریباً 19.48 لاکھ روپے تھی اور دونوں والدین سرکاری ملازم ہیں۔ سماعت کے دوران عدالت نے کہا کہ اگر والدین اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہوں، اچھی تنخواہ حاصل کر رہے ہوں اور سماجی طور پر مستحکم ہو چکے ہوں تو ان کے بچوں کو ریزرویشن سے باہر آنا چاہئے تاکہ حقیقی طور پر پسماندہ طبقات تک اس کا فائدہ پہنچ سکے۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ سرکاری ملازمین کیلئے کریمی لیئر کا تعین صرف تنخواہ کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہئے بلکہ والدین کے عہدہ اور خدمات کے زمرہ کو بھی مدنظر رکھا جانا چاہئے۔ عدالت نے تمام دلائل سننے کے بعد درخواست پر نوٹس جاری کر دیا۔

'مجھے انصاف چاہیے'، رکن پارلیمنٹ

اقرا حسن سے گلے لگ کر روئیں مقتول آدتیہ کی دادی

سہارنپور کے عیسو پور گاؤں میں آدتیہ قتل معاملہ کے بعد درد، آنسو اور انصاف کی اپیل کا ایسا منظر دیکھنے کو ملا جس نے ہر کسی کو جذباتی کر دیا۔ متاثرہ خاندان سے ملاقات کے لیے پہنچیں کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کے سامنے آدتیہ کی بزرگ دادی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔ دادی نے رکن پارلیمنٹ کو گلے لگاتے ہوئے کہا "بیٹی...... مجھے انصاف چاہیے، میرے بچے کو ختم کر دیا......" یہ سنتے ہی وہاں موجود لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں اور ماحول مکمل طور پر غمزدہ ہو گیا۔ رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے مرحوم آدتیہ کی دادی اور والدہ کو گلے لگا کر دلاسہ دیا، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس ویڈیو میں رکن پارلیمنٹ بھی انتہائی جذباتی نظر آ رہی ہیں، جبکہ خاندان مسلسل انصاف اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اقرا نے متاثرہ خاندان کو ایک لاکھ روپے کی مالی امداد بھی دی اور کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں وہ مضبوطی کے ساتھ خاندان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آدتیہ کا قتل انتہائی دردناک اور افسوسناک واقعہ ہے۔ مجرموں کو سخت سزا دلانے کے لیے وہ انتظامیہ اور سینئر افسران سے مسلسل رابطے میں رہیں گی۔ رکن پارلیمنٹ نے پولیس افسران کو غیر جانبدارانہ اور گہری جانچ کرتے ہوئے جلد از جلد پوری حقیقت سامنے لانے کی ہدایت بھی دی۔ قابل ذکر ہے کہ گنگوہ تھانہ علاقے کے عیسو پور گاؤں میں واقع قابض سنگھ آئی ٹی آئی کالج میں 21 سالہ آدتیہ کھٹانا گزشتہ تقریباً 3 برسوں سے سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ 10 مئی کی صبح اس کی لاش کالج سے تقریباً 100 میٹر دور ایک کھیت میں خون آلود حالت میں ملی تھی۔ لاش پر تیز دھار اسلحے سے کیے گئے کئی گہرے زخم پائے گئے تھے، جبکہ آنکھ پر بھی شدید چوٹ کے نشانات ملے تھے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ قتل کی اطلاع ملتے ہی دیہی عوام اور اہل خانہ میں شدید غصہ پھیل گیا تھا۔ جب پولیس لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جانے لگی تو مقامی لوگوں نے سڑک پر لاش رکھ کر جام لگا دیا اور ملزمین کی گرفتاری اور انکاؤنٹر کا مطالبہ کرنے لگے۔

چین: کوئلہ کان دھماکہ میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر ۹۰ پہنچی

صدر جنپنگ نے افسران کو دی خاص ہدایت

چین کے شمالی صوبہ شانشی میں ایک کوئلہ کان میں ہونے والے خوفناک گیس دھماکے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 90 ہو گئی ہے۔ اسے سال 2009 کے بعد چین کا سب سے بڑا اور خطرناک کان حادثہ قرار دیا جا رہا ہے۔ سرکاری میڈیا شنہوا کے مطابق یہ حادثہ جمعہ (22 مئی 2026) کی دیر شب کنیوان کاؤنٹی کی لیوشینیو کوئلہ کان میں پیش آیا۔ اس وقت کان میں 247 مزدور کام کر رہے تھے۔ کارپوریٹ ڈاٹا بیس کیچا چا کے مطابق اس کان کا انتظام وانصرام شانشی تونگژو گروپ لیوشینیو کول انڈسٹری دیکھتی ہے۔ کمپنی کی بنیاد 2010 میں رکھی گئی تھی اور اسے شانشی تونگژو کول کوکنگ گروپ کنٹرول کرتا ہے۔ مقامی ایمرجنسی مینجمنٹ اتھارٹی نے بتایا کہ حادثے کے بعد بڑے پیمانے پر راحت اور بچاؤ مہم چلائی جارہی ہے۔ ساتھ ہی دھماکے کی وجوہات کی جانچ بھی شروع کر دی گئی ہے۔ شانشی صوبہ چین کا سب سے بڑا کوئلہ کانکنی والا علاقہ سمجھا جاتا ہے اور یہاں بڑی تعداد میں کوئلہ کانیں موجود ہیں۔ اس درمیان چین کے صدر شی جنپنگ نے حکام کو ہدایت دی ہے کہ زخمیوں کے علاج اور بچاؤ کاری میں کسی قسم کی لاپروائی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے حادثہ کی مکمل تحقیقات کرنے اور قصوروار افراد کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کرنے کے احکامات بھی دیے ہیں۔ علاوہ ازیں چینی وزیر اعظم لی چیانگ نے بھی بروقت اور درست معلومات فراہم کرنے اور ذمہ داری طے کرنے پر زور دیا ہے۔ شنہوا کی رپورٹ کے مطابق کان کے انتظام سے وابستہ کمپنی کے اہلکاروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ دوسری طرف کنیوان ایمرجنسی مینجمنٹ بیورو نے بتایا کہ شانشی صوبے سے 755 افراد پر مشتمل 7 ریسکیو اور طبی ٹیمیں موقع پر روانہ کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ چین میں کوئلہ کانوں میں حفاظتی معیارات کو لے کر پہلے بھی سنگین سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اگرچہ 2000 کے بعد حکومت نے قوانین سخت کیے، جس کے نتیجے میں حادثات میں کمی آئی۔ حالانکہ 16 سال قبل 2009 میں ہیلونگ جیانگ صوبے میں کوئلہ اور گیس کے ایک دھماکہ میں 108 افراد ہلاک اور 133 افراد زخمی ہوئے تھے۔

وزیر اعظم مودی، روبیو نے دوطرفہ تعلقات، مغربی ایشیا کے بحران پر تبادلہ خیال کیا

امریکی سفیر سرجیو گور نے کہا کہ روبیو نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے پی ایم مودی کو مستقبل قریب میں امریکہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ عالمی بھلائی کے لئے مل کر کام کرتے رہیں گے، وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ، 23 مئی کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی طرف سے انہیں مغربی ایشیا کے بحران اور دفاع، اسٹریٹجک ٹیکنالوجی، تجارت اور توانائی کے تحفظ میں دوطرفہ تعاون پر بریفنگ دینے کے بعد کہا۔ امریکی سفیر سرجیو گور کے مطابق روبیو، جنہوں نے نئی دہلی پہنچنے کے فوراً بعد مودی سے ملاقات کی، صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے وزیر اعظم کو مستقبل قریب میں وائٹ ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ امریکی وزیر خارجہ کے چار روزہ ہندوستان کے دورے کو بڑے پیمانے پر دوطرفہ تعلقات کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کے طور پر دیکھا جارہا ہے جو پچھلے سال کے وسط سے خرابی کا شکار ہیں۔ مودی نے سوشل میڈیا پر کہا، "امریکی وزیر خارجہ، مسٹر مارکو روبیو کا استقبال کرنے پر خوشی ہے۔ ہم نے ہندوستان-امریکہ جامع عالمی اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں پائیدار پیش رفت اور علاقائی اور عالمی امن وسلامتی سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور امریکہ عالمی بھلائی کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا کہ سکریٹری روبیو اور پی ایم مودی نے تجارتی اور دفاعی تعاون کو گہرا کرنے اور اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز پر تعاون کو تیز کرنے پر اتفاق کیا۔ وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد، روبیو نے امریکی سفارت خانے میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ہندوستان کو امریکہ کے لیے "ناقابل یقین حد تک اہم پارٹنر" قرار دیا اور اشارہ کیا کہ دونوں فریق تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے آنے والے مہینوں میں کچھ اہم اعلانات کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی پگوٹ نے مودی کے ساتھ روبیو کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وزیر خارجہ نے امریکہ بھارت شراکت داری کی تزویراتی اہمیت، امریکی صدر اور وزیر اعظم مودی کے درمیان مضبوط ذاتی تعلقات کے ساتھ ساتھ دونوں فریقوں کے لیے گہرے اقتصادی اور تجارتی مواقع پر زور دیا۔" سکریٹری اور وزیر اعظم نے مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ سکریٹری نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ ایران کو توانائی کی عالمی منڈی کو یرغمال بنانے نہیں دے گا اور اس بات کی تصدیق کی کہ امریکی توانائی کی مصنوعات ہندوستان کی توانائی کی فراہمی کو متنوع بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں"۔ انہوں نے کہا کہ مودی اور روبیو نے دوطرفہ کامیابیوں پر بھی غور کیا جس میں اہم سرمایہ کاری بھی شامل ہے جو صدر اور وزیر اعظم کے "مشن 500" کو 2030 تک تجارت کو دوگنا کرنے کے لیے آگے بڑھاتی ہے۔ روبیو نے وزیر اعظم کو دوطرفہ تعاون پر بریفنگ دی۔ ایک ہندوستانی ریڈ آؤٹ کے مطابق، روبیو نے وزیر اعظم مودی کو "بڑے شعبوں بشمول دفاع، اسٹریٹجک ٹیکنالوجی، تجارت اور سرمایہ کاری، توانائی کی حفاظت، کنیکٹیویٹی، تعلیم اور عوام سے عوام کے روابط میں دوطرفہ تعاون میں مسلسل پیش رفت" کے بارے میں بتایا۔ اس میں کہا گیا کہ امریکی وزیر خارجہ نے مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر امریکی نقطہ نظر کا اشتراک کیا۔

موجودہ حالات میں مسلمان ممنوعہ جانوروں کی قربانی کرنے سے پرہیز کریں

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ و مدعوئین خصوصی کے اجلاس میں اراکین کا فیصلہ

ممبئی 23 رمئی 2026 (پریس ریلیز) آج یہاں انجمن اسلام سی ایس ٹی ممبئی میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ و مدعوئین خصوصی کا ایک اہم اجلاس بصدارت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے سابقہ اجلاس کی خواندگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اجلاس کی کارروئی چلائی۔ اجلاس میں صوبے بھر میں جاری ایس۔ آئی۔ آر۔ اور یکم مئی سے ہورہی مردم شماری مہم کو کامیاب بنانے، عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کے جانوروں کے حمل ونقل میں درپیش دشواری سے نمٹنے، مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے ڈاکومینٹ درست کرنے، باطل تحریکات، فتنہ شکیلیت، قادیانیت، گوہر شاہی کی سرکوبی کرنے، مہاراشٹرء کے اضلاع اور تعلقوں میں تربیتی کیمپ منعقد کرنے، دینی تعلیمی بورڈ کو متحرک کرنے اور مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے جیسے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اجلاس سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر بے شمار مسلمان اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں، حکومت کے رویہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے گذشتہ سالوں کے مقابلے میں اس سال سختی زیادہ کی جائے گی، صوبے مہاراشٹر میں حکومت کی جانب سے گائے، بیل اور اس کی نسل کے جانوروں کی قربانی کرنے پر پابندی عائد ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں مکوکا جیسی سخت ترین سزا دینے کے لئے جی۔ آر۔ نکالا گیا ہے۔ جسکی وجہ سے مہاراشٹر کے شہر، اضلاع اور تعلقوں میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے مسلمان ممنوعہ جانوروں کی قربانی کرنے سے پرہیز کریں اور موجودہ حالات کے تناظر میں بکرا، بکری، مینڈھا، مینڈھی بھینس کٹرہ وغیرہ کی قربانی کریں، ان جانوروں کی قربانی کرنے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے اور شریعت مطہرہ میں ان جانوروں کی قربانی سے فریضہ بھی ادا ہوجائے گا۔ ایڈوکیٹ پٹھان تہور خان صاحب لیگل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے ایس۔ آئی۔ آر اور مردم شماری کی اہمیت وضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ کن کن بنیادوں پر دیگر ریاستوں سے لوگوں کے نام کاٹے گئے ہیں اس کو مدنظر رکھ کر ہمیں مہاراشٹر کے اضلاع میں کام کرنا ہے۔ مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے ڈوکومینٹ کی درستگی کے طریقہ کار پر مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے فرمایا کہ ضلع اور تحصیل سطح پر مساجد و مدارس کے ذمہ داران وٹرسٹیان کو جمع کیا جائے، ان کے مدارس اور مساجد کے ڈوکومینٹ کو جانچا اور پرکھا جائے اور انہیں درست کرنے کی فکر کی جائے۔ مفتی محمد حذیفہ قاسمی صاحب (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے بچوں اور نوجوانوں کو باطل تحریکات اور ارتدادی فتنوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کی بابت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا آسان طریقہ ہے کہ ہر ہر علاقے میں مکاتب دینیہ قائم کئے جائیں، تعلیم بالغان کا نظم کیا جائے، انہیں بنیادی عقائد، ایمان و اسلام کی اہمیت، ختم نبوت، آخرت، حساب وکتاب، قبر وحشر کی تعلیم دی جائے۔ اجلاس میں تمام اراکین عاملہ کے اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا تھا کہ جمعیۃ کے کارکنوں کو تعمیری پروگراموں سے واقف کرانے، تنظیمی ڈھانچہ کو فعال اور مضبوط کرنے، عقائد اور انکے تشخص کی حفاظت کرنے کے لئے کئی مقامات پر تربیتی کیمپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ پہلا پروگرام 13 رجون 2026 کو شہر رتنا گیری میں منعقد ہوگا جس میں جمعیۃ علماء ضلع رتنا گیری، سندھودرگ اور رائے گڑھ کے اراکین شریک ہوں گے۔ دوسرا پروگرام 4 رجولائی 2025 کو شہر ممبئی کے علاقہ گوونڈی میں منعقد ہوگا، جس میں جمعیۃ علماء ممبئی ومضافات کی تمام یونٹیں، جمعیۃ علماء ضلع تھانہ اور جمعیۃ علماء ضلع پال گھر کے تمام اراکین شرکت کریں گے۔ قاری محمد صادق صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ اجلاس میں تمام اراکین عاملہ و مدعوئین خصوصی بطور خاص مذکورہ بالاحضرات کے علاوہ قاری محمد ایوب قاسمی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہارشٹر) الحاج زاہد محمد ابراہیم صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہارشٹر) مفتی عبدالرحمن نائیگاوی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) مولانا سراج قاسمی ناگپور، مولانا شیخ ریحان امراوتی، عبدالروف انجینر، مفتی محمد عارف اشرفی اورنگ آباد، مفتی عبداللہ قاسمی، مولانا صابر رشیدی بیڑ، مولانا حارث اشاعتی شولاپور، مولانا زکریا رحمانی نندوربار، مولانا نور محمد بلالی، مولانا عمران مظاہری جلگاؤں، مولانا زبیر ناکاڑے، مفتی توفیق مظاہری رتنا گیری، عبدالاحد اسعدی دھولیہ، مولانا آصف شعبان وقاری اخلاق جمالی ناسک، جناب سید عاصم صاحب ناندیڑ، مولانا شمیم اختر ندوی پال گھر، مولانا عظیم الدین صاحب لاتور ودیگر شریک تھے۔

پنویل: عیدالاضحی کے پیش نظر

میئر کی مسلم سماج کے افراد اور پولیس کیساتھ میٹنگ

عیدالاضحیٰ کے پیش نظر میئر نتن پاٹل نے پنویل میونسپل کارپوریشن کے دفتر میں مسلم سماج کے نمائندہ افراد اور اعلیٰ پولیس افسران کیساتھ میٹنگ کی۔ عیدالاضحیٰ کے پیش نظر میئر نتن پاٹل نے پنویل میونسپل کارپوریشن کے دفتر میں مسلم سماج کے نمائندہ افراد اور اعلیٰ پولیس افسران کیساتھ میٹنگ کی۔ میئر کے مطابق ۲۰۲۵ء میں بکرے کی قربانی کیلئے ۴۲ راور بڑے کی قربانی کیلئے چار سلاٹر سینٹر کی اجازت دی گئی تھی، اگر ضرورت پڑی تو اس سال ان سینٹر کی تعداد میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ رمئی کو قربانی کی اجازت دی گئی ہے اور پرمیشن کیلئے ہر علاقے کے وارڈ افسروں کو اختیارات دیے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ موسپل کارپوریشن کی طرف سے دی گئی ہدایت پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔ ذبیحہ کے وقت جوگندگی پیدا ہوتی ہے اسے اسی وقت صاف کرنا ضروری ہے اس بات پر پوری توجہ دی جائے کہ برادران وطن کے جذبات مجروح نہ۔ اس میٹنگ میں یہ بات سامنے آئی کہ کچھ علاقہ سڈکو کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور سڈکو انتظامیہ قربانی کیلئے اجازت دینے میں پس وپیش کرتی ہے۔ سماجی کارکن اقبال ناؤریکر نے یہ تجویز رکھی کہ اگلے سال اس طرح کی میٹنگ عیدالاضحیٰ سے ایک مہینہ پہلے منعقد کی جائے اور سڈکو کے افسران کو بھی اس میٹنگ میں بلایا جائے۔ میئر نے اس پر توجہ دینے کا یقین دلایا اور کہا کہ سڈکو سے اس سلسلے میں بات چیت کی جائے گی کہ قربانی کی اجازت دینے میں کوئی مسئلہ پیدانہ کرے جبکہ اس میٹنگ میں ایک اہم بات بھی رکھی گئی کہ بہت سی سوسائٹی قربانی کی اجازت دیتی ہے لیکن اس سوسائٹی سے لگ کر دوسری سوسائٹی اس پر اعتراض کرتی ہے اور پولیس + کی بھی قربانی کے لیے اجازت ضروری ہے، سوسائٹی کے اعتراض کے بعد اجازت نامہ کو منسوخ کرتی ہے یہاں موجود اعلیٰ پولیس افسران نے یقین دلایا ہے کہ اس سال کسی دوسری سوسائٹی کے اعتراض کو قبول نہیں کیا جائے گا اگر اس بلڈنگ کی سوسائٹی قربانی کی اجازت دیتی ہے تو قربانی کر سکتے ہیں اور اجازت نامہ کو کینسل نہیں کیا جائے گا جبکہ ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کے انچارج پروین بھگت نے مسلم سماج کی تعریف کی اور کہا کہ آج تک قربانی کے تہوار کے موقع پر کوئی بھی امن وامان کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا ہے مسلمان قانون کا احترام کرتے ہوئے اور برادران وطن کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ پنویل میونسپل کارپوریشن کے ہیڈ کوارٹر میں عیدالاضحیٰ (بقرعید) کے پرامن اور منظم انعقاد کے لیے میئر، مسلم سماج کے معززین اور اعلیٰ پولیس حکام کے درمیان ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی ہے۔ اس میٹنگ کا بنیادی مقصد عید کے دوران صفائی ستھرائی، قربانی کے اجازت ناموں اور امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنا تھا۔

ہتھیاروں کی فروخت سے غرض سے آنے والے تین بدمعاش گرفتار

کرائم برانچ کی بڑی کارروائی، تینوں کے جرائم پیشہ کے نشانہ پر کون تھا کرائم برانچ کی تفتیش: ڈی سی پی راج تلک روشن

ممبئی: ممبئی شہر میں ہتھیاروں کی فروخت کی غرض سے آنے والے تین بدمعاشوں کو ممبئی کرائم برانچ کی انسداد ہفتہ وصولی دستہ نے گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے ممبئی ممبئی کرائم برانچ کو اطلاع ملی تھی کہ ممبئی کے سینٹ جارج اسپتال کے قریب تین افراد پی ڈمیلو روڈ عوامی بیت الخلا کے پاس ہتھیار فروخت کرنے کی غرض سے آنے والے ہیں اس بنیاد پر یہاں جال بچھا کر کرائم برانچ نے تینوں کو گرفتار کرنے کا دعوی کرتے ہوئے ان کے قبضے سے تین دیسی پستول میگزین اور 45 زندہ کارتوس برآمد کیا ہے۔ ان تینوں پر مجرمانہ معاملات درج ہیں ان پر ایک قتل کیس بھی درج ہے اس کے ساتھ ہی ان تینوں نے یہ پستول کہاں سے لائی تھی اور یہ اسے کسے فروخت کرنے والے تھے اس کی بھی جانچ کی جارہی ہے ان کا تعلق کس گینگ سے ہے اور ان کے نشانے پر کون تھا اس کے ساتھ ہی ان بدمعاشوں کا تعلق لارنس بشنوئی یا دیگر گینگ سے تو نہیں ہے اس کی بھی جانچ کی جارہی ہے ممبئی پولیس نے ان کے خلاف ہتھیاروں کی غیر قانونی فروخت آرمس ایکٹ اور ممبئی پولیس ایکٹ کے تحت کیس درج کرلیا ہے ان تینوں کی شناخت 24 سالہ گھولا ارباز جھلاوار، 34 سالہ جشن پریت منگل سنگھ اور 24 سالہ سکھو بندر کے طور پر ہوئی ہے پولیس نے اس معاملہ میں مزید تفتیش شروع کردی ہے ملزم نمبر ایک ارباز جھلاوار اور سکھو بندر ایک قتل کے کیس میں 2022 سے مفرور ہے اس معاملہ میں پولیس نے ملزمین کو گرفتار کرکے تفتیش شروع کردی ہے یہ اطلاع یہاں پریس کانفرنس میں ڈی سی پی ڈٹیکشن راج تلک روشن نے دی ہے انہوں نے کہا کہ یہ کارروائی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر گئی ہے اس کے ساتھ ہی اس معاملہ میں مزید تفتیش جاری ہے۔

باندرہ غریب نگر انہدامی کارروائی فواہ پھیلانے والوں پر کارروائی

ایکس اکاؤنٹ پر افواہ پھیلانے والے اکاؤنٹ ہولڈر پر کیس درج مذہبی منافرت پھیلانے کا الزام

ممبئی: ممبئی کے باندرہ غریب نگر میں انہدامی کارروائی سے متعلق افواہ پھیلانے کے معاملہ میں سائبر پولیس نے ایکس اکاؤنٹ ہولڈر پر کیس درج کرنے کا دعوی کیا ہے تفصیلات کے مطابق گزشتہ دوپہر ایک ایکس اکاؤنٹ پر یہ افواہ پھیلائی گئی کہ دوسرے روز بھی باندرہ میں انہدامی کارروائی کے دوران ہنگامہ آرائی اور تشدد برپا ہوا جس کے بعد سائبر باندرہ نے کیس درج کرنے کے بعد تفتیش شروع کردی ہے ایکس اکاؤنٹ ہولڈر پر دوفرقوں میں نفرت پھیلانے اور بدامنی پھیلانے کا الزام ہے اس معاملہ میں پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔ ممبئی پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے متنازع اور قابل اعتراض مشمولات سوشل میڈیا پر شیئر نہ کریں سوشل میڈیا پر گمراہ کن پروپیگنڈے چلانے اور بے بنیاد افواہ پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا کے استعمال میں احتیاط برتنے کی بھی پولیس نے درخواست کی ہے پولیس نے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ بلا کسی تصدیق غیر مصدقہ اطلاعات سوشل میڈیا پر عام نہ کرے اگر کوئی اس قسم کے مشمولات شائع کرتا ہے یا اسے سوشل میڈیا پر عام کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ ممبئی پولیس کی اس کارروائی کے بعد سوشل میڈیا پر مونیٹرنگ بھی شروع کردی گئی ہے۔ ایکس پر یہ افواہ پھیلائی گئی تھی کہ جمعہ کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پھر باندرہ میں حالات خراب ہوگئے اور پولیس نے لاٹھی چارج کی ہے اس پر پولیس نے کارروائی کی ہے اور اس ایکس اکاؤنٹ پر کیس درج کرلیا ہے۔

باندرہ غریب نگر تشدد بے قصورواروں کی گرفتاری پر روک لگائی جائے

رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی کا مطالبہ، تشدد میں ملوث نہ ہونے والوں پر کارروائی غلط

ممبئی: باندرہ غریب نگر میں پتھراؤ تشدد کے بعد بے قصوروں کی گرفتاریوں پر روک لگانے کا مطالبہ رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے کیا ہے، انہوں نے کہا کہ کئی ایسے نوجوانوں کو بھی گرفتار کیا گیا جو اس دوران تشدد میں ملوث نہیں تھے اس لئے ان بے قصوروں پر کارروائی نہ ہو۔ اعظمی نے نرمل نگر پولس اسٹیشن کے سینیر پولس انسپکٹر رمیش واگھ سے ملاقات کر کے اس معاملہ کی انکوائری اور بے قصوروں اور متاثرین کو ہراساں نہ کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ انہوں کہا کہ ہمارا ملک ایک مذہبی ملک ہے، جہاں ہر کوئی اپنے مذہب پر عقیدہ رکھتا ہے اور اس پر مرمٹنے کو تیار رہتا ہے باندرہ انہدامی کارروائی میں جھوپڑپٹی مکینوں نے اپنے گھروں کو کھو دیا اور مسجدیں تباہ کردی گئیں لیکن تشدد کسی بھی صورت میں غلط ہے۔ اس لئے پولیس اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی بھی بے قصور کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ آج اعظمی نے نرمل نگر پولیس اسٹیشن کے سینیئر پولیس انسپکٹر رمیش واگھ سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ ویڈیو اور ثبوت کی دستیابی کے باوجود بے قصور لوگوں کے خلاف کارروائی پر پابندی عائد کی جائے انہوں نے کہا کہ بے قصوروں کی گرفتاری سے قانون کے تئیں عوام کا بھروسہ اور اعتماد متزلزل ہوگا جو قصوروار ہے ان پر کارروائی ہو لیکن بے قصوروں کو ہراساں اور گرفتار نہ کیا جائے۔ دوسرے روز بھی باندرہ میں انہدامی کارروائی کے دوران ہنگامہ آرائی اور تشدد برپا ہوا جس کے بعد سائبر باندرہ نے کیس درج کرنے کے بعد تفتیش شروع کردی ہے ایکس اکاؤنٹ ہولڈر پر دوفرقوں میں نفرت پھیلانے اور بدامنی پھیلانے کا الزام ہے اس معاملہ میں پولیس مزید تفتیش کررہی ہے۔

دیونار منڈی میں بکروں کی آمد میں کمی، داموں میں اضافہ

دیونار میں بکروں کی آمد میں کمی۔ تاجروں اور اسوی ایشن کے ذمہ داران نے اس کی ۵ روجوہات بتائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیدالاضحیٰ میں محض ۵ ردن باقی ہیں مگر جس کثرت سے دیونار منڈی میں بکرے لائے جانے چاہئے تھے وہ تیزی نظر نہیں آرہی ہے۔ اس کا اعتراف دیونار انتظامیہ نے بھی کیا ہے۔ تاجروں میں مایوسی ہے اور جانور کم آنے کے سبب دام میں اضافے کی وجہ سے گاہکوں کو پسند کا جانور ملنا دشوار ہے۔ آل انڈیا شیپ اینڈ گوٹس بریڈرس اینڈ ڈیلرس ایسوسی ایشن کے صدر اسلم قریشی نے بتایا کہ موجودہ حالات کے سبب تاجر بہت پریشان ہیں۔ انہوں نے منڈی میں کم جانور لائے جانے اور تاجروں کی پریشانی کے ۵ راسباب بتائے۔ (۱) مہاراشٹر اور گجرات میں بکروں کی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں اور اب بھی یہ سلسلہ رک نہیں رہا ہے۔ تاجر خوفزدہ ہیں (۲) ایک گاڑی میں قربانی کے ۴۰ رتا ۵۰ رپچاس لاکھ روپے کے بکرے ہوتے ہیں، پکڑے جانے پر تاجروں کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ انکی سال بھر کی کمائی اور لاگت سب ڈوب جاتی ہے (۳) مہنگائی میں بے تحاشہ اضافہ۔ پہلے جانوروں کے لئے دانا جو ۲۰ ر ۲۲ رروپے کلو ملتا تھا اب وہ ۳۵ رروپے تک ہوگیا ہے، ہری پتیاں اور گھاس وغیرہ جو پہلے ۱۵ ر ۱۶ رروپے بنڈل یا کلو کے حساب سے مل جاتی تھی اب وہ ۲۵ رروپے سے زائد کی ہوگئی ہے۔ (۴) ٹرانسپورٹیشن سسٹم بری طرح متاثر ہوا ہے۔ ڈیزل اور پیٹرول کی قیمت میں اضافے کے ساتھ قلت کی وجہ سے پہلے ایک لاکھ روپے میں آنے والی گاڑی کے اب ڈیڑھ لاکھ روپے زائد دینے پڑرہے ہیں۔ (۵) موجودہ حالات کے سبب بکرے مغربی بنگال بھی لے جائے جارہے ہیں (۶) ان حالات کی وجہ سے جانور پالنے والا، سپلائی کرنے والا، قربانی کے سیزن کا انتظار کرنے والا تاجر اور خریدار سب خسارے میں ہیں اور سبھی پریشان ہیں۔ اسلم قریشی کا یہ بھی کہنا تھا کہ ''حکومت ان مسائل کی جانب توجہ دے اور اس کا حل نکالے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ جانور پالنے اور فروخت کرنے والوں میں ۷۰ رفیصد برادران وطن ہیں۔ وہ خاص طور پر قربانی کے ایام کے منتظر رہتے ہیں کیونکہ یہی ان کی سب سے اہم کمائی کا سیزن ہوتا ہے۔'' آل مہاراشٹر کھٹک اسوسی ایشن کے سربراہ عقیل تاڑے نے بتایا کہ ''کاشی میرا کے پاس ۳ ردن قبل ڈی سی پی نے بکروں سے بھری ۳ رگاڑیاں پکڑیں اور تمام کوششوں کے باوجود بکرے چھوڑے نہیں گئے ہیں۔ ان میں سے ایک گاڑی یوپی سے اور دو گاڑیاں راجستھان سے لائی جارہی تھیں۔

زیر تعمیر عمارت سے پلائی ووڈ گرنے پر مزدور ہلاک

حادثے کے بعد مزدوروں کا احتجاج، ٹھیکیدار پر حفاظتی انتظامات میں لاپروائی کا الزام

بھیونڈی: بھیونڈی کے ٹیمگھر پاڑہ علاقے میں اریحنت سٹی فیز 2 کے قریب زیر تعمیر عمارت میں پیش آئے ایک افسوسناک حادثے میں بہار کے ایک نوجوان مزدور کی جان چلی گئی۔ حادثے کے بعد مشتعل مزدوروں نے اسپتال کے باہر احتجاج کرتے ہوئے ٹھیکیدار پر سنگین لاپروائی کا الزام عائد کیا۔ اطلاعات کے مطابق بدھ کے روز عمارت کی چوتھی منزل پر سلیب کی سینٹرنگ ہٹانے کا کام جاری تھا۔ اسی دوران اوپر سے ایک بھاری پلائی ووڈ اچانک نیچے آگرا، جو نیچے کام کررہے مزدور فلتار ہارون شیخ (25) کے سر پر جالگا۔ شدید چوٹ لگنے سے وہ خون میں لت پت ہوکر موقع پر گر پڑا۔ ساتھی مزدور فوری طور پر اسے قریبی نجی اسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے اس کے سر پر گہرے زخم ہونے کے باعث کئی ٹانکے لگائے، تاہم زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے دوران علاج اس کی موت ہوگئی۔ متوفی بہار کے ضلع کٹیہار کا رہنے والا تھا اور مزدوری کے سلسلے میں بھیونڈی آیا ہوا تھا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں مزدور آئی جی ایم اسپتال کے باہر جمع ہوگئے اور ٹھیکیدار کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے احتجاج شروع کردیا۔ مزدوروں نے الزام لگایا کہ تعمیراتی مقام پر بنیادی حفاظتی انتظامات کا فقدان تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ نہ مزدوروں کو ہیلمٹ فراہم کیے گئے تھے اور نہ ہی اوپری منزلوں پر کام کے دوران حفاظتی جال نصب کیا گیا تھا۔ مظاہرین نے متوفی کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ دینے اور لاش کو بلڈر کے خرچ پر آبائی وطن بہار روانہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کافی دیر تک جاری کشیدگی کے بعد ٹھیکیدار نے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کرلیے، جس کے بعد حالات معمول پر آئے۔ واقعے کی اطلاع پر شانتی نگر پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے حادثے کا اندراج کرتے ہوئے قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ پنچنامہ اور پوسٹ مارٹم کے بعد متوفی کی لاش بہار روانہ کر دی گئی۔ یہ حادثہ ایک بار پھر تعمیراتی مقامات پر مزدوروں کی حفاظت سے متعلق انتظامات پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔ مقامی حلقوں میں ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔

معصوم بچے کا اغوا، ممبئی سے بچہ بحفاظت برآمد

بھیونڈی: تعلقہ پولیس نے اپنی برق رفتار اور موثر تفتیش کے ذریعے 5 سالہ معصوم بچے کے اغوا کا معمہ حل کرتے ہوئے بچے کو بحفاظت بازیاب کرلیا، جبکہ اغوا میں ملوث ملزم کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق ساونڈے گاؤں کی ولاس پاٹل چال میں پانچ سالہ بچے کو 14 مئی کو گھر کے باہر کھیلتے ہوئے اچانک لاپتہ ہوگیا تھا۔ اہل خانہ نے کافی تلاش کے بعد بھی جب بچے کا کوئی سراغ نہیں پایا تو بھیونڈی تعلقہ پولیس اسٹیشن میں اغوا کی شکایت درج کرائی گئی۔ شکایت موصول ہوتے ہی سینئر پولیس انسپکٹر ہرش وردھن باروے نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر خصوصی تفتیشی ٹیم تشکیل دی جبکہ مقامی کرائم برانچ کے سینئر پولیس انسپکٹر سندیپ گیتے کی نگرانی میں بھی الگ سے جانچ شروع کی گئی۔ پولیس نے تکنیکی معلومات، خفیہ ذرائع اور مختلف مقامات کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تیزی کے ساتھ تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا۔ پولیس ٹیموں نے تھانے شہر اور ممبئی پولیس کمشنریٹ کے کرائم ڈٹیکشن شعبہ کے تعاون سے کلیان، ممبرا، تھانے، پووئی اور ممبئی کے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشن چلایا۔ مسلسل تفتیش اور خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر پولیس کو اہم کامیابی اس وقت ملی جب ممبئی کے پووئی علاقے کے خیرانی پاڑہ میں واقع ایک کمرے میں بچے کی موجودگی کی اطلاع حاصل ہوئی۔ پولیس نے فوری چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے اغوا شدہ بچہ کو بحفاظت برآمد کرلیا اور یوسف کمپاؤنڈ، ساونڈے میں رہنے والے ملزم اقبال انصاری (34) کو گرفتار کرلیا۔ بعدازاں بچے کو بحفاظت بھیونڈی لاکر اس کے والدین کے حوالے کیا گیا۔ تفتیش کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ ملزم نے بچے کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا تھا، جس کے بعد پولیس نے ملزم کے خلاف اغوا کے ساتھ ساتھ پوکسو ایکٹ کے تحت بھی مقدمہ درج کیا ہے۔

ممبئی گوا شاہراہ پر ٹول وصولی کیخلاف کھار پاڑا میں صحافیوں کا احتجاج

مظاہرین نے شکایت کی کہ شاہراہ کا تعمیراتی کام ادھورا ہے، اسکے باوجود ٹول وصول کیا جارہا ہے۔ یہاں ممبئی گوا شاہراہ پر کام ابھی تک نامکمل ہے اس کے باوجود یہاں پر ٹول کی وصولی جاری ہے، اسلئے یہاں پر کھاڑ پاڑا میں سینکڑوں صحافیوں نے رائے گڑھ ضلع پریس کلب کے صدر اور سینئر صحافی ایس ایم دیشمکھ کی قیادت میں زبردست احتجاج کیا۔ اس موقع پر صحافیوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ یہاں پر ٹول کی وصولی نہ کی جائے، لیکن اگر یہ ناگریز ہے تو پہلے ادھورے تعمیراتی کاموں کو پورا کیا جائے، اس کے بعد ہی واجبی ٹول وصول کیا جائے۔ اس شاہراہ محکمہ کے افسر انگولے کے مطابق یہاں پر روڈ گٹر اور دوسرا کام ادھورا ہے اس بارے میں اور ٹول وصولی کے تعلق سے مرکزی حکومت سے بات چیت کی جائے گی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ ایس ایم دیشمکھ نے کہا کہ اس سلسلے میں وزیر ٹرانسپورٹ نتن گڈکری سے بھی ملاقات کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مطالبات پورے نہیں کئے گئے تو ماہ جون میں اس احتجاج میں شدت پیدا کی جائے گی اس موقع پر بڑی تعداد میں صحافی موجود تھے۔

رکن اسمبلی جتیندر اوہاڑ کے ہاتھوں ۱۰ رلاکھ لیٹر پانی کی ٹانکی کا افتتاح

ممبرا کے دیہی اور پہاڑی علاقہ میں پانی نہیں پہنچ رہا تھا جس کے سبب وہاں کے شہریوں کی پانی کی شدید قلت کا سامنا تھا۔ یہ مسئلہ بالاآخر شمیم خان کی کوششوں اور رکن اسمبلی جتیندر اوہاڑ کی تگ ودود سے حل ہوگیا۔ جمعہ کو ۱۰ رلاکھ لیٹر کی پانی کی ٹانکی اور اسکے سمپ پمپ کا افتتاح رکن اسمبلی جتیندر اوہاڑ، مقامی لوگوں اور این سی پی (شرد پوار) کی جانب سے عمل میں آیا۔ اس ٹانکی کے افتتاح سے علاقہ کے لوگوں نے مسرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر این سی پی (ایس پی) کے ممبرا کلوا اسمبلی حلقہ کے صدر شمیم خان نے دعویٰ کیا ہے کہ اب متذکرہ علاقوں میں شہریوں کو پانی کی قلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ذرائع کے مطابق ممبرا کے کوسہ رشید کمپاؤنڈ کے عقب کا علاقہ جو پہاڑ کے دامن میں آباد ہے جس میں پانیری پاڑہ، امبیڈکر پاڑہ، دیوری پاڑہ، سینک نگر اور رشید کمپاؤنڈ کے کچھ علاقے شامل ہیں جو اونچائی پر اور پیچھے کی طرف واقع ہونے کے باعث پانی سے محروم رہ جاتے تھے۔ اب یہاں ۱۰ رلاکھ لیٹر کی پانی کی ٹانکی اور سمپ پمپ بنادیا گیا ہے جس سے اس خطہ میں پانی کی راحت ہوگئی ہے۔ مقامی ایم ایل اے جتیندر اوہاڑ نے بتایا کہ یہ ٹانکی ہم نے محکمہ جنگلات سے زمین لے کر ان کی زمین پر تعمیر کروایا ہے۔

ناقابل یقین واقعہ، شیر کے حملے میں ایک ساتھ ۴ رخواتین کی موت

چندر پور کے ایک گاؤں میں ۱۳ رخواتین تیندو کے پتے جمع کرنے جنگل گئی تھیں تبھی شیر نے اچانک حملہ کردیا اور ۴ رکو موت کے گھاٹ اتار دیا

ضلع کے سندواہی تعلقہ میں جنگل میں تیندو پتہ توڑنے گئی خواتین پر شیر نے حملہ کردیا، اچانک ہوئے اس حملے میں ۴ رخواتین کی موت ہو گئی۔ جب کہ اس واقعہ میں دیگر خواتین زخمی ہوئی ہیں۔ بتادیں کہ گزشتہ سال ۱۰ رمئی کو سندواہی تعلقہ کے مینڈھا (مال) جنگل میں اسی طرح ایک شیر نے ۳ رخواتین کو مار ڈالا تھا۔ یہ خبر سرخیوں میں آنے کے بعد ہر طرف محکمہ جنگلات کی لاپروائی پر سوال اُٹھ رہے ہیں، وہیں کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے الزام لگایا ہے کہ ان خواتین کی جان انتظامی لاپروائی کی وجہ سے گئی ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کی صبح تقریباً ۹ ربجے سندواہی تعلقہ کے گنجے واہی جنگل میں پیش آیا۔ گنجے واہی گاؤں کی ۱۳ رخواتین کا ایک گروپ جمعہ کی صبح تیندو پتے توڑنے جنگل گیا تھا۔ وہ پتے جمع کرہی رہی تھیں کہ اچانک شیر نے ان پر حملہ کردیا۔ اس اچانک حملے سے خواتین خوفزدہ ہوگئیں اور اپنی جان کے خوف سے بھاگنے لگیں۔ لیکن شیر نے یکے بعد دیگرے ۴ رخواتین کو حملہ کرکے ہلاک کردیا۔ جان بچا کر بھاگنے والوں میں سے ایک خاتون چیختی ہوئی گاؤں میں داخل ہوئی اور گاؤں والوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ گاؤں والے لاٹھیاں لے کر موقع پر پہنچے تو وہاں کوڑوبائی دادا جی موہورلے (۴۵)، انوبائی دادا جی موہورلے (۴۷)، سنگیتا سنتوش چودھری (۳۶) اور سنیتا کوشک موہورلے (۳۳) ان ۴ رخواتین کی لاشیں ملی۔ محکمہ جنگلات نے بھی موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا اور تفتیش شروع کردی۔ اس واقعہ سے گاؤں میں کہرام مچا ہوا ہے۔ دوسری جانب شیر کے حملے میں بیک وقت چار خواتین کی موت پر گاؤں والوں نے برہمی کا اظہار کیا ہے۔ گاؤں والوں نے شیر کو فوری طور پر قابو کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ جبکہ اس واقع کے بعد محکمہ جنگلات نے شہریوں سے جنگلاتی علاقہ میں احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ متعلقہ علاقوں میں گشت بھی بڑھادیا گیا ہے۔ اس واقعے نے گزشتہ سال مینڈھا (مال) کے واقعے کی تلخ یادیں تازہ کردی ہیں اور تیندو پتے جمع کرنے والے غریب مزدوروں کی حفاظت کا سوال کھڑا ہوگیا ہے۔ کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے سوشل میڈیا پوسٹ پر الزام لگایا ہے کہ ان خواتین کی ہلاکت انتظامی لاپروائی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے ''چندر پور ضلع کے سندواہی تعلقہ کے گنجے واہی جنگل میں تیندو پتہ جمع کرنے گئی چار بے گناہ بہنوں کی شیر کے حملے میں موت محض حادثہ نہیں ہے، بلکہ انتظامی لاپروائی کا نتیجہ ہے، کیا یہ حکومت سورہی ہے؟ دیہی علاقوں کے غریب، محنت کش لوگ پیٹ بھرنے کیلئے جنگل جاتے ہیں۔ کیا انہیں تحفظ فراہم کرنا محکمہ جنگلات اور حکومت کا فرض نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اگر ایک شیر مارا جائے تو فوری طور پر انکوائری کمیٹیاں بنادی جاتی ہیں لیکن اگر ایک ہی وقت میں چار خواتین شیر کے حملے میں ہلاک ہوجاتی ہیں تو انتظامیہ اس واقع سے لاتعلق کیسے رہ سکتی ہے؟ کب تک دیہی علاقوں کے لوگ اپنی جانیں ہاتھ میں لے کر جیتے رہیں گے۔ اس ہولناک واقعہ پر این سی پی (شرد) کے رکن اسمبلی روہت پوار نے بھی ایک پوسٹ میں افسوس ظاہر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت اس واقعہ میں ہلاک خواتین کے خاندان کو خاطر خواہ مالی امداد دے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''گنجے واہی (تعلقہ سندواہی، ضلع چندر پور) کے جنگل میں تیندو کے پتے لینے گئی چار بے گناہ بہنوں کی شیر کے حملے میں موت کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

بنگلہ دیش: ''ڈونالڈ ٹرمپ'' بھینس سوشل میڈیا سنسنی بن گئی

واٹر بفیلو کی ایک نایاب البینو نسل بنگلہ دیش میں عیدالاضحیٰ سے قبل غیر معمولی توجہ حاصل کر رہی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے مشابہ سنہرے بالوں کی وجہ سے اس بھینس کو ''ڈونالڈ ٹرمپ'' کا نام دیا گیا ہے۔ تقریباً ۷۰۰ رکلو وزنی یہ جانور نارائن گنج کے ایک فارم میں ہے جہاں روزانہ درجنوں لوگ اسے دیکھنے اور تصاویر بنانے پہنچ رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز کے بعد یہ بھینس مقامی سطح پر ایک عجیب و غریب کشش کا مرکز بن چکی ہے۔ بنگلہ دیش میں عیدالاضحیٰ سے قبل ایک نایاب البینو بھینس غیر متوقع طور پر عوامی توجہ کا مرکز بن گئی ہے، جسے لوگ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے مشابہ قرار دے رہے ہیں۔ دارالحکومت ڈھاکہ کے قریب واقع ضلع نارائن گنج کے ایک فارم میں پرورش پانے والی اس بھینس کا وزن تقریباً ۷۰۰ رکلوگرام بتایا جارہا ہے۔ اس کی پیشانی پر جھولتے سنہرے بالوں کی وجہ سے مقامی لوگوں نے اسے ''ڈونالڈ ٹرمپ'' کا نام دے دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ جانور سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا۔ رپورٹس کے مطابق، روزانہ درجنوں افراد فارم کا رخ کرتے ہیں تاکہ اس نایاب بھینس کے ساتھ تصاویر اور ویڈیوز بنا سکیں۔ بعض لوگ دور دراز اضلاع سے صرف اس جانور کو دیکھنے کے لیے سفر کر رہے ہیں۔ فارم کے مالک ضیاء الدین مردھا نے بتایا کہ ان کے چھوٹے بھائی نے اس بھینس کا نام ''ڈونالڈ ٹرمپ'' رکھا کیونکہ اس کے سر کے آگے کے سنہرے بال سابق امریکی صدر سے مشابہ دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''لوگ جب اسے دیکھتے ہیں تو فوراً ڈونالڈ ٹرمپ یاد آ جاتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ اتنی تیزی سے مقبول ہوگئی ہے۔'' مردھا کے مطابق، اگرچہ بھینس کی شکل غیر معمولی ہے، لیکن اس کی فطرت انتہائی نرم اور پرسکون ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ''یہ ایک البینو بھینس ہے، اور اس قسم کے جانور عموماً نرم مزاج ہوتے ہیں۔ جب تک انہیں مشتعل نہ کیا جائے، وہ جارحانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔'' فارم مالک نے بتایا کہ اس بھینس کی خصوصی دیکھ بھال کی جاتی ہے، خاص طور پر عیدالاضحیٰ سے قبل اسے صحت مند اور خوبصورت حالت میں رکھنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ان کے مطابق، جانور کو روزانہ چار مرتبہ نہلایا جاتا ہے جبکہ اسے دن میں چار بار خوراک بھی دی جاتی ہے تاکہ اس کی صحت اور جسمانی حالت برقرار رہے۔ بنگلہ دیش میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر بڑے اور منفرد جانوروں کی خرید و فروخت ہمیشہ عوامی دلچسپی کا باعث بنتی ہے، تاہم ''ڈونالڈ ٹرمپ'' نامی یہ بھینس اپنی غیر معمولی شکل اور وائرل شہرت کی وجہ سے الگ مقام حاصل کر چکی ہے۔ سوشل میڈیا صارفین نے اس بھینس کی تصاویر اور ویڈیوز کو دلچسپ تبصروں کے ساتھ شیئر کیا، جس کے بعد یہ جانور نہ صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی میڈیا کی توجہ بھی حاصل کرنے لگا۔

امریکہ-اسرائیل-ایران جنگ

اسرائیل میں مسلسل دوسرے سال منفی نقل مکانی درج، ۶۹۰۰۰ر اسرائیلیوں نے ملک چھوڑا

اسرائیل میں جنگ کے اثرات کے پیش نظر مسلسل دوسرے سال منفی نقل مکانی درج کی گئی، حکومت کے مطابق ملک کی آبادی میں محض ایک اعشاریہ ایک فیصد اضافہ درج کیا گیا، جو کم ترین شرح ہے، جبکہ ۲۰۲۵ء میں ۶۹۰۰۰ر سے زائد اسرائیلیوں نے اسرائیل چھوڑ دیا۔ اسرائیلی حکومت کے مطابق، جنگ کے اثرات کے سبب ملک کی آبادی میں محض ایک اعشاریہ ایک فیصد اضافہ ہوا، جو غیر معمولی طور پر کم شرح ہے، اور ملک میں ۲۰ر ہزار افراد کی خالص منفی نقل مکانی دیکھی گئی۔ مرکزی ادارہ شماریات کی سالانہ رپورٹ کے مطابق، غزہ میں حماس کے خلاف جنگ کے دوران ۲۰۲۵ء میں ۶۹ر ہزار سے زیادہ اسرائیلیوں نے ملک چھوڑ دیا، جس کی وجہ سے اسرائیل میں مسلسل دوسرے سال منفی نقل مکانی کا ریکارڈ بنا۔ تاہم کل آبادی ایک اعشاریہ ایک فیصد بڑھ کر ایک کروڑ ایک لاکھ ۸۷ر ہزار ہوگئی۔ بعد ازاں یہ شرح گزشتہ سال جیسی ہی رہی، جو اسرائیل کی تاریخ کی سست ترین شرح نمو میں سے ایک ہے۔ دریں اثناء تاؤب سینٹر برائے معاشرتی پالیسی مطالعات کے مطابق یہ شرح صفر اعشاریہ ۹ر فیصد رہنے کا امکان ہے، جو تاریخ میں پہلی بار ایک فیصد سے نیچے گرے گی۔ واضح رہے کہ ۲۰۲۵ء میں تقریباً ۲۴۶۰۰ر نئے تارکین وطن اسرائیل آئے، جو ۲۰۲۴ء کے مقابلے میں ۸ر ہزار کم ہیں۔ دراصل یہ کمی روس سے آنے والے تارکین وطن میں تیزی سے ہونے والی کمی کی وجہ سے ہوئی، جبکہ ۲۰۲۲ء میں روس-یوکرین جنگ کے بعد ان کی تعداد بڑھ گئی تھی۔ اس کے علاوہ، تقریباً ۱۹ر ہزار اسرائیلی بیرون ملک طویل قیام کے بعد واپس آئے، اور ۵۵۰۰ر افراد خاندانی اتحاد کے لیے آئے۔

اس طرح خالص نقل مکانی کا نقصان تقریباً ۲۰ر ہزار افراد رہا۔ واضح رہے کہ یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب اسرائیل جانے والوں کی تعداد سے زیادہ اسرائیل چھوڑنے والوں کی تعداد ہے۔ ذہن نشین رہے کہ ۲۰۲۴ء میں ۸۲۷۰۰ر اسرائیلیوں نے ملک چھوڑا تھا۔ ماہرین آبادیات کے مطابق، اسرائیل کی زیادہ تر تاریخ میں یہودیوں کی آمد، ان کے ملک چھوڑنے سے زیادہ رہی ہے۔ سوائے ۱۹۵۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں کے کچھ ادوار کے۔ بعد ازاں اس تبدیلی کی وجہ حالیہ برسوں میں اسرائیل کے کشیدہ سیاسی اور سیکیورٹی ماحول کو قرار دیا جاتا ہے، بشمول ۷ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد غزہ میں جنگ اور عدالتی اصلاحات کے منصوبوں سے مایوسی۔ یاد رہے کہ ترک وطن انہیں اس وقت شمار کیا جاتا ہے جب وہ زیادہ تر سال بیرون ملک گزاریں۔ مجموعی طور پر اسرائیل کی ایک کروڑ ایک لاکھ ۸۷ر ہزار آبادی میں ۷۷ر اعشاریہ ۷۱ر لاکھ یہودی اور دیگر (بشمول غیر عرب مسیحی) ہیں جو ۷۶ر اعشاریہ ۳ر فیصد ہیں، جبکہ ۲۱ر اعشاریہ ۷۴ر لاکھ عرب ۲۱ر اعشاریہ ایک فیصد)، اور ۲ر اعشاریہ ۶ر لاکھ ۲ر اعشاریہ ۶ر فیصد) غیر ملکی کے طور پر درج ہیں۔ جبکہ ۲۰۲۵ء میں ۱۸۲۰۰۰ر پیدائش درج کی گئیں (۷۶ر فیصد یہودی ماؤں سے، ۲۴ر فیصد عرب ماؤں سے)، جبکہ ۵۰ر ہزار اموات ہوئیں۔ اس طرح آبادی میں خالص اضافہ ۱۱۲۰۰۰ر افراد رہا۔

چین کی نایاب معدنیات کی طاقت کے خلاف نجی شعبہ متحرک

بیجنگ: دنیا بھر میں چین کی جانب سے نایاب معدنیات کی برآمدات پر بڑھتے ہوئے کنٹرول اور دباؤ کے بعد مغربی ممالک اور نجی کمپنیاں متبادل سپلائی چینز قائم کرنے کے لیے تیزی سے متحرک ہورہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق چین اس وقت نایاب معدنیات کی عالمی پیداوار اور پراسیسنگ پر تقریباً مکمل غلبہ رکھتا ہے، جس کے باعث ٹیکنالوجی، دفاع، الیکٹرک گاڑیوں اور سیمی کنڈکٹر صنعتوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ، جاپان اور یورپی ممالک اب نجی شعبے کے تعاون سے نئی کان کنی، ری سائیکلنگ اور متبادل ٹیکنالوجیز پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں تاکہ چین پر انحصار کم کیا جا سکے۔ امریکی کمپنیوں نے ایسے نئے میگنیٹس اور معدنیاتی متبادل تیار کرنے پر کام تیز کر دیا ہے جن میں چینی نایاب معدنیات عناصر کی ضرورت کم ہو۔ جاپان میں بھی صورتحال تشویشناک بنتی جا رہی ہے، جہاں چینی پابندیوں کے باعث کئی صنعتی اداروں کو نایاب معدنیات عناصر کی قلت کا سامنا ہے۔ جاپانی حکومت نے ذخائر استعمال کرنے اور آسٹریلیا سمیت دیگر ممالک سے سپلائی بڑھانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

بنگلہ دیش میں خواتین صحافیوں کو جنسی ہراسانی کا

خطرہ مردوں کے مقابلے میں چھ گنا زیادہ: تحقیق

ڈھاکہ: ایک نئی بین الاقوامی تحقیق کے مطابق، بنگلہ دیش میں خواتین صحافیوں اور میڈیا کے پیشہ ور افراد کو اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں کام پر جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کے امکانات تقریباً چھ گنا زیادہ ہیں، جب کہ زیادہ تر واقعات کیریئر کے نتائج کے خوف کی وجہ سے رپورٹ نہیں کیے جاتے ہیں۔ سروے، جس میں بنگلہ دیش میں میڈیا کے 339 پیشہ ور افراد کا احاطہ کیا گیا، پتہ چلا کہ 60٪ خواتین جواب دہندگان کو زبانی جنسی ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا، اس کے مقابلے میں 9٪ مرد جواب دہندگان۔ ایک نئی بین الاقوامی تحقیق کے مطابق، بنگلہ دیش میں خواتین صحافیوں اور میڈیا کے پیشہ ور افراد کو اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں کام پر جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کے امکانات تقریباً چھ گنا زیادہ ہیں، جب کہ زیادہ تر واقعات کیریئر کے نتائج کے خوف کی وجہ سے رپورٹ نہیں کیے جاتے ہیں۔ سروے، جس میں بنگلہ دیش میں میڈیا کے 339 پیشہ ور افراد کا احاطہ کیا گیا، پتہ چلا کہ 60٪ خواتین جواب دہندگان کو زبانی جنسی ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا، اس کے مقابلے میں 9٪ مرد جواب دہندگان۔ نتائج کے مطابق، 17 فیصد خواتین میڈیا پروفیشنلز کو کام کی جگہ پر جنسی ہراسگی کا سامنا کرنا پڑا۔ آدھے سے زیادہ نے کہا کہ انہوں نے واقعات کی اطلاع نہیں دی، جبکہ آجر رپورٹ کردہ 43 فیصد کیسوں میں کارروائی کرنے میں ناکام رہے۔ سروے میں یہ بھی پتا چلا ہے کہ 48٪ خواتین کو کام سے متعلق آن لائن جنسی ہراسگی کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ مردوں کے 15٪ کے مقابلے میں۔ تحقیق میں مزید بتایا گیا کہ 24 فیصد خواتین کو جسمانی جنسی ہراساں کیا گیا، جبکہ 4 فیصد مردوں نے اسی طرح کے تجربات کی اطلاع دی۔ بنگلہ دیش میں زیادہ تر زندہ بچ جانے والوں نے واقعات کی اطلاع نہیں دی، بنیادی طور پر اپنے کیریئر کے ممکنہ نتائج کے بارے میں خدشات کی وجہ سے۔ خواتین میڈیا پروفیشنلز میں سے جنہیں زبانی طور پر ہراساں کیا گیا، 52٪ نے کہا کہ انہوں نے بدسلوکی کی اطلاع نہیں دی۔ رپورٹ کردہ 43٪ کیسوں میں، آجروں کے بارے میں کہا گیا کہ کوئی کارروائی نہیں کی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ بنگلہ دیش میں میڈیا کے پیشہ ور افراد کے درمیان کام کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کی مجموعی شرح، 17 فیصد، جنوب مشرقی ایشیائی علاقائی اوسط 19 فیصد سے تھوڑی کم تھی۔ عالمی سطح پر، اس تحقیق سے پتا چلا ہے کہ میڈیا کے 29 فیصد پیشہ ور افراد کو کام پر جنسی ہراساں کیا گیا، جبکہ 69 فیصد زندہ بچ جانے والوں نے واقعات کی رپورٹ نہیں کی۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ خواتین دنیا بھر میں غیر متناسب طور پر متاثر ہوئی ہیں، انہیں مردوں کے مقابلے میں 4.2 گنا زیادہ زبانی جنسی ہراسانی کا سامنا ہے۔

بنگلہ دیش میں نیم فوجی فورس کا بحران صرف نام بدلنے سے ختم نہیں ہوگا

ڈھاکہ: ایشیا ٹائمز میں شائع ہونے والے ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں نیم فوجی اداروں اور سیکیورٹی ڈھانچے سے جڑے انسانی حقوق کے مسائل محض اداروں کے نام بدلنے یا تنظیمی اصلاحات سے حل نہیں ہوں گے، بلکہ اس کے لیے ریاستی طرز حکمرانی اور طاقت کے استعمال کے پورے نظام پر نظر ثانی ضروری ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کی حکومتوں کی ایک طویل روایت رہی ہے کہ جب کوئی ادارہ سیاسی یا عوامی سطح پر متنازع بن جاتا ہے تو اس کا نام تبدیل کر دیا جاتا ہے، لیکن اس کے بنیادی ڈھانچے، اختیارات اور طریقہ کار میں خاطر خواہ تبدیلی نہیں لائی جاتی۔ مضمون میں خصوصی طور پر ان نیم فوجی اداروں کا ذکر کیا گیا ہے جن پر ماضی میں جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت ہلاکتوں اور خفیہ حراستی مراکز چلانے جیسے سنگین الزامات لگتے رہے ہیں۔ تجزیہ نگار کے مطابق اگر ریاستی اداروں میں احتساب، شفافیت اور قانونی نگرانی کا مؤثر نظام قائم نہ کیا گیا تو صرف ''ری برانڈنگ'' سے صورتحال تبدیل نہیں ہوگی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں داخلی سلامتی کے نام پر عسکری نوعیت کے انتظامی ڈھانچے کو مسلسل وسعت دی گئی، جس کے باعث شہری آزادیوں اور جمہوری اداروں پر دباؤ بڑھا۔ مضمون کے مطابق اس کلچر نے ''بلیک سائٹ'' یعنی خفیہ حراستی مراکز کی سیاست کو جنم دیا، جو محض ادارہ جاتی ناموں کی تبدیلی سے ختم نہیں ہوسکتی۔ تجزیے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر بنگلہ دیش نے اپنی سیکیورٹی پالیسی، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ساخت، اور انسانی حقوق سے متعلق احتسابی نظام میں بنیادی اصلاحات نہ کیں تو ملک میں سیاسی عدم اعتماد اور ادارہ جاتی بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے

امریکہ میں ڈرگ کارٹیل منی لانڈرنگ کیس میں دو چینی شہریوں پر فرد جرم عائد

واشنگٹن ڈی سی: امریکی محکمہ انصاف نے جمعہ کو اعلان کیا کہ دو چینی شہریوں پر منشیات کے کارٹلز کے لیے منی لانڈرنگ کی سازش کے الزام میں فرد جرم عائد کی گئی۔ روحان زین اور ہونگسے وو کے مبینہ طور پر سرحد پار سے مختلف جرائم پیشہ گروہوں کی جانب سے غیر قانونی طور پر حاصل کیے گئے فنڈز کے ذرائع کو چھپایا۔ محکمہ انصاف نے کہا کہ دونوں ابھی تک فرار ہیں۔ ورجینیا کے مشرقی ضلع میں درج مقدمے کے مواد کے مطابق، ژین، وو اور ان کے ساتھی سازش کاروں نے مبینہ طور پر نومبر 2016 سے اپریل 2025 کے درمیان مختلف قسم کے ''خفیہ اور خفیہ'' حربے استعمال کیے تاکہ بھاری مقدار میں نقد رقم کو ''دھوتے'' کے لیے استعمال کیا جا سکے جسے منشیات کی کارروائیوں نے ختم کر دیا۔ محکمہ انصاف نے کہا کہ زن اور وو کے مبینہ طریقوں میں آئینہ کی منتقلی، بیرون ملک بینک اکاؤنٹس کا استعمال، ممکنہ طور پر سگنل اور واٹس ایپ جیسی خفیہ مواصلاتی ایپس، تجارت پر مبنی منی لانڈرنگ اور سیریل نمبر کی تصدیق کے نظام کو روکنے کی کوششیں شامل ہیں۔ ایجنسی نے کہا کہ شریک سازش کار پورے امریکہ، میکسیکو، لاطینی امریکہ اور چین میں کام کرتے ہیں، کوکین اور فینٹینیل سمیت غیر قانونی منشیات کی درآمد اور فروخت سے لانڈرنگ کی رقم حاصل کرتے ہیں۔ ژین اور وو پر 24 اپریل 2025 کو اسکندریہ، ورجینیا میں نامزد وفاقی گرینڈ جیوری کے ذریعہ فرد جرم عائد کی گئی تھی اور یہ فرد جرم جمعرات کو جاری کی گئی تھی۔ اس جرم میں زیادہ سے زیادہ 20 سال قید کی سزا ہے۔ محکمہ انصاف نے فوری طور پر ان سوالوں کا جواب نہیں دیا کہ آیا یہ جوڑا چین بھاگ گیا، جس کا امریکہ کے ساتھ حوالگی کا معاہدہ نہیں ہے، وہ چین میں کہاں سے ہیں یا دونوں حکومتیں تعاون کر رہی ہیں۔ اس ہفتے کے شروع میں، ایجنسی نے سوانا بندرگاہ کے ذریعے مبینہ طور پر غیر قانونی منشیات کی اسمگلنگ کے لیے مطلوب ایک چینی شہری کے متوازی فرد جرم میں دوطرفہ تعاون کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ ژین اور وو کے مبینہ منی لانڈرنگ آپریشن کا واضح دائرہ تفتیش میں شامل دفاتر کی تعداد میں دیکھا گیا، جسے ٹرمپ انتظامیہ نے آپریشن ٹیک بیک امریکہ کا نام دیا ہے۔

اسکام کمپاؤنڈز کے خلاف چین کے کریک ڈاؤن

بیجنگ: میانمار کے ایک مبینہ کرائم باس اور اس کے سنڈیکیٹ کے ارکان کو اس ہفتے بیجنگ کے سرحد پار گھوٹالے کے نیٹ ورکس کے خلاف کریک ڈاؤن کے تازہ ترین مرحلے میں ٹرائل کیا گیا۔ چینی سرکاری نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی نے جمعہ کو رپورٹ کیا کہ وائی ہوار ین، جسے وائی سان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کو دھوکہ دہی، قتل، بھتہ خوری اور غیر قانونی بارڈر کراسنگ کے انعقاد کے الزامات کا سامنا ہے۔ استغاثہ نے الزام لگایا کہ 2019 کے بعد سے، سنڈیکیٹ نے میانمار کے کوکانگ علاقے میں وی خاندان کے فوجی اور سیاسی اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے متعدد گھوٹالے کمپاؤنڈز کو چلانے کے لیے استعمال کیا جس نے چین میں متاثرین کو 24 بلین یوآن (5.3 بلین امریکی ڈالر) سے زیادہ کا دھوکہ دیا۔ دو چینی شہریوں کو بھی ہلاک کرنے کا الزام ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سنڈیکیٹ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے ''سرمایہ کاروں'' کو مسلح تحفظ کی پیشکش کی ہے جو ان کمپاؤنڈز سے ٹیلی کام فراڈ کی کارروائیاں کرتے تھے۔ استغاثہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ چن داوی، وی کا بھتیجا، دیگر جرائم کے علاوہ دو قتلوں میں ملوث تھا۔

پاکستان میں پولیس عیسائیوں کے خلاف تشدد میں گرفتاریاں کرنے میں ناکام

پشاور: ایک چرچ کے رہنما نے کہا کہ پاکستان میں پولیس اگست 2023 میں صوبہ پنجاب کے جڑانوالہ میں متعدد گرجا گھروں اور عیسائیوں کے گھروں پر حملوں میں ملوث تمام مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے کے سپریم کورٹ کے احکامات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ریورنڈ خالد مختار، جن کا پارش ہاؤس تشدد میں تباہ ہونے والی املاک میں شامل تھا، نے کہا کہ حکام نے 31 مارچ کے سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود پولیس کو مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے اور فیصل آباد کی انسداد دہشت گردی کی عدالت کو چھ ماہ کے اندر ٹرائل مکمل کرنے کا حکم دینے کے باوجود بہت کم پیش رفت کی ہے۔ مختار نے کہا، ''سپریم کورٹ نے پولیس کو تمام مفرور ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کرنے کی ہدایت کی اور انسداد دہشت گردی کی عدالت کو حکم دیا کہ وہ چھ ماہ کے اندر ٹرائل مکمل کرے،'' مختار نے کہا، جو اب فیصل آباد میں سینٹ جوزف چرچ کے پادری کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔'' پولیس کو ویڈیو اور فوٹو گرافی کے ثبوت فراہم کرنے کے باوجود ملوث افراد میں سے بہت سے لوگوں کی شناخت کرنے کے باوجود، گرفتاریوں میں کوئی بامعنی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ ہم اس حکم کے بعد سے کئی بار اعلیٰ پولیس حکام سے مل چکے ہیں، لیکن ان کی یقین دہانیوں پر ٹھوس کارروائی نہیں ہوئی۔'' مختار نے کہا کہ جن 336 مشتبہ افراد کے خلاف پولیس نے چارج شیٹ جمع کرائی ہے، ان میں سے صرف ایک جیل میں ہے، جب کہ دیگر نے یا تو ضمانت حاصل کر لی ہے یا مسیحی شکایت کنندگان کے دائر کردہ مقدمات سے رہا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کرسچن ڈیلی انٹرنیشنل۔ مارننگ سٹار نیوز کو بتایا، پولیس اور انٹیلی جنس رپورٹس کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ 5,000 سے زیادہ لوگوں نے حملوں میں حصہ لیا۔ اگرچہ ابتدائی طور پر تقریباً 400 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا تھا، لیکن زیادہ تر کو بعد میں کمزور تفتیش اور ناکافی شواہد کی وجہ سے ضمانت، بری یا چھٹی دے دی گئی۔ کچھ شکایت کنندگان کو مشتبہ افراد کی طرف سے دھمکیوں اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، اس نے اعتراف کیا۔ مختار نے کہا کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ معاشی طور پر کمزور عیسائی شکایت کنندگان دباؤ برداشت نہیں کر سکے اور بعد میں ملزمان کے حق میں بیانات دیے۔ لیکن یہ ریاست کی طرف سے براہ راست دائر کیے گئے پانچ مقدمات میں پیش رفت کی کمی کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔ مختار نے تین فرسٹ انفارمیشن رپورٹس (ایف آئی آر) کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کیا کہ پولیس کلوزڈ فائل کی حالت میں چلی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، ریاست کے پاس اختیار اور وسائل دونوں ہیں کہ وہ ان ایف آئی آر میں نامزد افراد کے خلاف مؤثر طریقے سے مقدمہ چلا سکے۔'' ابھی تک ہم نے ان معاملات میں کوئی سنجیدہ پیش رفت نہیں دیکھی ہے۔

چین: کوئلے کی کان میں دھماکے سے کم از کم ۸۲ر افراد ہلاک

شمالی چین میں کوئلے کی کان میں گیس کے دھماکے سے کم از کم ۸۲ر افراد ہلاک ہوگئے

بیجنگ: شمالی چین میں کوئلے کی کان میں گیس کے دھماکے سے کم از کم 82 افراد ہلاک ہوگئے۔ سرکاری میڈیا نے ہفتے کے روز یہ اطلاع دی۔ یہ حالیہ برسوں کی ملک کی سب سے بڑی صنعتی آفات میں سے ایک ہے۔ دھماکہ شام 7 بج کر 29 منٹ پر ہوا۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق، جمعہ کو صوبہ شانزی میں لیوشینیو کوئلے کی کان میں یہ دھماکہ ہوا۔ ژنہوا نے کہا کہ اس وقت کل 247 کارکن زیر زمین تھے، جن میں سے زیادہ تر کو ہفتے کی صبح تک سطح پر لایا گیا تھا۔ لیکن ایجنسی نے بعد میں اس بات کی تصدیق کی کہ کم از کم 82 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ امدادی کارکن اب بھی ایسے نو افراد کی شدید تلاش کر رہے ہیں جو لاپتہ ہیں۔ ریاستی نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی کی جانب سے شائع ہونے والی فوٹیج میں ہیلمٹ والے ریسکیورز کو جگہ پر اسٹریچر لے جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جس کے پس منظر میں ایمبولینسیں دکھائی دے رہی ہیں۔ ژنہوا نے کہا کہ صدر شی جن پنگ نے زخمیوں کے علاج کے لیے ہر ممکن کوششوں پر زور دیا اور واقعے کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام خطوں اور محکموں کو اس حادثے سے سبق حاصل کرنا چاہیے، کام کی جگہ کی حفاظت کے حوالے سے مسلسل چوکنا رہنا چاہیے۔ اور بڑے اور تباہ کن حادثات کی روک تھام اور روک تھام کرنا چاہیے۔'' ژنہوا نے کہا کہ دھماکے میں ملوث کمپنی کے ''ذمہ دار'' شخص کو قانون کے مطابق کنٹرول میں رکھا گیا ہے۔ ریاستی میڈیا نے ابتدائی طور پر کان میں کاربن مونو آکسائیڈ کی سطح کے بعد چار اموات اور درجنوں پھنس جانے کی اطلاع دی، کو حد سے تجاوز پایا گیا۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زیر زمین پھنسے ہوئے لوگوں میں سے کچھ تشویشناک حالت میں تھے۔ صبح ہوتے ہی ہلاکتوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ شانسی، چین کے غریب صوبوں میں سے ایک، ملک کا کوئلے کی کان کنی کا دارالحکومت ہے۔ حالیہ دہائیوں میں ملک میں کانوں کی حفاظت میں بہتری آئی ہے، لیکن حادثات اب بھی ایسی صنعت میں ہوتے ہیں جہاں حفاظتی پروٹوکول اکثر سست اور ضوابط مبہم ہوتے ہیں۔ 2023 میں، شمالی اندرونی منگولیا کے علاقے میں کھلے گڑھے میں کوئلے کی کان میں گرنے سے 53 افراد ہلاک ہوئے اور 2009 میں، شمال مشرقی ہیلونگ جیانگ صوبے میں ایک کان میں ہونے والے دھماکے میں 100 سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ریکارڈ رفتار سے قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کو نصب کرنے کے باوجود چین کوئلے کا دنیا کا سب سے بڑا صارف اور گرین ہاؤس گیس کا سب سے بڑا اخراج کرنے والا ملک ہے۔

افغانستان کو سی پیک۔2.0 میں شامل کرنے کی چینی حکمت عملی

بیجنگ رکابل: چین کی جانب سے افغانستان کو چین پاکستان اقتصادی کوریڈور (سی پیک) کے توسیعی منصوبے ''سی پیک 2.0'' میں شامل کرنے کی کوششوں کو خطے میں اپنے اسٹریٹجک اور اقتصادی اثر و رسوخ بڑھانے کی بڑی حکمت عملی قرار دیا جارہا ہے۔ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق مئی 2025 میں چین، پاکستان اور افغانستان کے درمیان ہونے والے سہ فریقی معاہدے میں افغانستان تک سی پیک کی توسیع پر اتفاق کیا گیا تھا، جسے بیجنگ نے جنوبی اور وسطی ایشیا کے جغرافیائی منظر نامے میں اہم پیش رفت قرار دیا۔ ماہرین کے مطابق چین افغانستان کو اپنے بی آر آئی کے وسیع ترنیٹ ورک سے جوڑنا چاہتا ہے تاکہ اسے وسطی ایشیا، مشرق وسطیٰ اور بحر ہند تک متبادل تجارتی رسائی حاصل ہو سکے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کے معدنی وسائل، خصوصاً لیتھیم، تانبے اور نایاب معدنیات، چین کی خصوصی دلچسپی کا مرکز ہیں۔ بیجنگ مستقبل کی گرین ٹیکنالوجی اور بیٹری سپلائی چین کے لیے افغان معدنی ذخائر کو اہم تصور کرتا ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان مسلسل سرحدی کشیدگی، طالبان حکومت کے سیکیورٹی چیلنجز، ٹی ٹی پی اور داعش۔ خراسان جیسے عسکریت پسند گروپوں کی سرگرمیاں، سی پیک 2.0 کے لیے بڑا خطرہ بن سکتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فروری 2026 میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی جھڑپوں اور فضائی حملوں نے چین کی اس علاقائی حکمت عملی کو بھی دھچکا پہنچایا۔

امریکہ۔ایران تنازع میں پاکستان کی ''ثالثی'' پر سوالات

افغان حلقوں نے بیانیے کو چیلنج کر دیا

کابل: افغان دانشوروں اور جلاوطن افغان حلقوں کی جانب سے امریکہ۔ایران تنازع میں پاکستان کے ''غیر جانبدار ثالث'' ہونے کے دعوؤں پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ اسلام آباد اپنی علاقائی پالیسیوں اور داخلی تضادات کے باعث مکمل طور پر غیر جانب دار کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق پاکستان نے حالیہ مہینوں میں امریکہ اور ایران کے درمیان پیغام رسانی، جنگ بندی مذاکرات اور سفارتی رابطوں میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ اسلام آباد میں براہِ راست امریکی اور ایرانی نمائندوں کے مذاکرات بھی ہوئے۔ تاہم افغان مبصرین اور بعض علاقائی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان کی اپنی سیکیورٹی پالیسیوں، افغانستان کے ساتھ جاری کشیدگی اور عسکریت پسندی سے متعلق الزامات کے باعث اس کی ثالثی کو مکمل طور پر ''غیر جانب دار'' قرار دینا مشکل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک طرف ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کر رہا ہے، جبکہ دوسری طرف افغانستان کے ساتھ سرحدی جھڑپیں، فضائی حملے اور ٹی ٹی پی کے معاملے پر شدید تناؤ برقرار ہے۔ ماہرین کے مطابق اسلام آباد کی سفارتی سرگرمیوں کے پیچھے علاقائی استحکام کے ساتھ ساتھ اپنی اقتصادی اور جغرافیائی ضروریات بھی کارفرما ہیں، کیونکہ ایران میں طویل جنگ یا خطے میں وسیع عدم استحکام پاکستان کی معیشت اور داخلی سلامتی کو براہِ راست متاثر کرسکتا ہے۔ رپورٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان کی فوجی قیادت اور حکومت اس ثالثی کردار کو عالمی سطح پر اپنی سفارتی اہمیت بڑھانے کے موقع کے طور پر پیش کر رہی ہے، تاہم ناقدین کے مطابق داخلی سیاسی بحران، انسانی حقوق کے مسائل اور معاشی کمزوری اس امیج کو متاثر کرتے ہیں۔ دوسری جانب بعض بین الاقوامی مبصرین کا مؤقف ہے کہ پاکستان ان چند ممالک میں شامل ہے جن کے امریکہ اور ایران دونوں کے ساتھ رابطے موجود ہیں، اسی لیے اسے بحران میں ''مفید رابطہ کار'' کے طور پر دیکھا جارہا ہے، اگرچہ مکمل اعتماد اور غیر جانب داری پر بحث جاری ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی میں پاکستان کی ثالثی پر کئی اہم سفارتی، سیاسی اور تزویراتی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اگرچہ دونوں فریقین (واشنگٹن اور تہران) نے اسلام آباد کے بطور ثالث کردار پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، لیکن ماہرین اور ناقدین اس سفارتی عمل کی افادیت، محرکات اور پاکستان کی اپنی اندرونی کمزوریوں کے حوالے سے شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے ہیں۔

یوروپین یونین کے ممبر پارلیمنٹ چین دورہ کے دوران انسانی حقوق کو مرکز میں رکھیں

اعلیٰ انسانی حقوق کی تنظیموں کے ایک گروپ نے انتہائی متوقع یوروپی یونین۔چین کانفرنس سے قبل بدھ کو ایک مشترکہ عوامی خط جاری کیا

برسلز: اعلیٰ انسانی حقوق کی تنظیموں کے ایک گروپ نے انتہائی متوقع یوروپی یونین۔چین کانفرنس سے قبل بدھ کو ایک مشترکہ عوامی خط جاری کیا، جس میں یورپی پارلیمنٹ کے اراکین پر زور دیا گیا کہ وہ انسانی حقوق کو مرکز میں رکھیں۔ خط میں یورپی یونین سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ انسانی حقوق پر کاروباری مفادات کو ترجیح دینا بند کرے، یہ اعلان کرتے ہوئے کہ چین کے ساتھ یورپ کے موجودہ اقتصادی تعلقات چین میں کارکنوں کو متاثر کرنے والے ''کم حقوق والے معاشی ماڈل'' پر انحصار کرتے ہیں۔ مشترکہ خط میں ایم ای پیز پر زور دیا گیا ہے کہ وہ چین کے ''قومی اتحاد'' کے قانون کو چیلنج کریں، 40 جلاوطن ایغوروں کی قسمت کی تحقیقات کریں، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر اقوام متحدہ کی تحقیقات کی حمایت کریں، سیاسی قیدیوں کی رہائی اور متاثرین کی حمایت کا عوامی بیان جاری کریں۔ یورپی یونین کے پارلیمانی وفد کا چین میں آٹھ سالوں میں پہلا وفد ہے اور اس کا باضابطہ اعلان مارچ میں کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد مشترکہ ڈیجیٹل اور ای کامرس چیلنجز سے نمٹنے اور یوروپین یونین چین کے منصفانہ مقابلے کو فروغ دینا ہے۔ وفد کا پہلا سرکاری دورہ 31 مارچ سے 2 اپریل 2026 تک ہوا؛ اس کا ایجنڈا ڈیجیٹل اکانومی پر مرکوز تھا اور اس نے کئی موضوعات پر تبادلہ خیال کیا، جن میں علی بابا، ٹیمو اور شین جیسے ٹیک جنات کا مقابلہ کرنا شامل ہے۔ اگلی بڑی ترتیب وار میٹنگ باضابطہ دوسری یوروپی یونین۔چین کانفرنس تھی، جو 12 مئی کو بیجنگ میں ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران صنعتی گنجائش اور یوکرین میں روس کی جنگ کے لیے چین کی اقتصادی اور تکنیکی مدد پر زور دیا گیا۔ تاہم، اگرچہ اختتامی میٹنگوں میں انسانی حقوق پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا، لیکن ان پر بات کی گئی تھی نہ کہ اسٹینڈ اکیلے ایجنڈے کے آئٹم کے طور پر ''سیاسی تعلقات'' کے وسیع فریم ورک کے تحت۔ متعدد تنظیموں نے اس نقطہ نظر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ایک مشترکہ خط میں کہا ہے کہ چین میں انسانی حقوق کی صورتحال 2012 میں صدر شی جن پنگ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ابتر ہوئی ہے، من مانی حراست، جبری الحاق، جبری مشقت، تشدد اور بین الاقوامی جبر کے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے، اس طرح کی خلاف ورزیوں کے لیے محدود جوابدہی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ ان تنظیموں نے یورپی یونین سے چین میں انسانی حقوق کے مسائل کو حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے، ایسی ہی ایک مثال 24-25 جولائی یوروپی یونین۔ چین سمٹ سے قبل شائع ہونے والا ایک مشترکہ خط ہے، جس میں یوروپی یونین کے رہنماؤں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ بیجنگ کے ساتھ بات چیت کے دوران انسانی حقوق کو ترجیح دیں۔ یہ ایک اہم اور حساس موضوع ہے، اور بین الاقوامی سفارت کاری میں انسانی حقوق کو ترجیح دینا ہمیشہ سے ایک کلیدی نقطہ رہا ہے۔ جب یورپی یونین (EU) کے اراکینِ پارلیمنٹ چین کا دورہ کرتے ہیں، تو تجارتی اور اسٹریٹجک تعلقات کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کا مسئلہ بحث کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اگر یورپی یونین کے وفود اپنے دورۂ چین کے دوران انسانی حقوق کو مرکز میں رکھنا چاہیں، تو عام طور پر درج ذیل اہم نکات اور حکمتِ عملیوں پر توجہ دی جا سکتی ہے۔ اویغور مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے حقوق، اور تبت میں مذہبی و ثقافتی آزادیوں کا تحفظ۔ قومی سلامتی کے قوانین کے نفاذ کے بعد وہاں آزادیِ اظہارِ رائے اور سیاسی حقوق کی صورتحال۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

یو اے پی اے، ضمانت اور سپریم کورٹ کی خود اصلاح

تو اس پوری بحث سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس سے دو اہم اصول سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آئین صرف ایک نعرہ نہیں ہے۔ آرٹیکل 21 کسی قانون کے اوپر الگ سے معلق نہیں رہتا، بلکہ وہ اس کے اندر شامل ہوتا ہے۔ یو اے پی اے کی دفعہ 43-ڈی (5) فوری اور منصفانہ ٹرائل کے حق کو ختم نہیں کرتی، بلکہ اس کی تشریح آرٹیکل 21 کے ساتھ مل کر کی جانی چاہیے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ عدالتی نظم وضبط کی ایک واضح سمت ہوتی ہے۔ دو ججوں کی بنچ خاموشی کے ساتھ اس اصول کو تبدیل نہیں کر سکتی جسے تین ججوں کی بنچ طے کر چکی ہو۔ اختلاف کا درست راستہ یہ ہے کہ کھل کر اختلاف ظاہر کیا جائے اور معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جائے۔ مناسب طریقہ یہ نہیں کہ پرانے فیصلے کا حوالہ دیا جاتا رہے اور نئے فیصلے کو ایک غیر معمولی استثنا سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔

سنجے ہیگڑے

یو اے پی اے کے تحت ضمانت کے معاملات میں سپریم کورٹ کے مختلف فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت آئینی آزادی اور ٹرائل میں تاخیر کے سوال پر اپنے مؤقف کا ازسر نو جائزہ لے رہی ہے۔ اس سال جنوری میں سپریم کورٹ نے عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ مئی میں اسی عدالت نے سید افتخار اندرابی کو ضمانت دے دی۔ دونوں معاملات میں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام قانون (یو اے پی اے) کے تحت مقدمات قائم تھے۔ دونوں افراد پانچ برس سے زیادہ عرصے سے مقدمے کے فیصلے کا انتظار کرتے ہوئے جیل میں رہ چکے تھے۔ ایک ہی قانون، ایک جیسی طویل حراست لیکن عدالتی تشریح مختلف۔ ان چند مہینوں کے دوران سامنے آنے والی تبدیلی اس بات کی مثال ہے کہ عدالتیں بعض اوقات اپنے سابق قانونی رخ پر نظر ثانی بھی کرتی ہیں۔ اس پوری بحث کا مرکز یو اے پی اے کی دفعہ 43-ڈی (5) ہے۔ اس دفعہ کے مطابق اگر ابتدائی طور پر عدالت کو یہ محسوس ہو کہ تفتیشی ایجنسی کے الزامات درست معلوم ہوتے ہیں تو ضمانت دینے سے گریز کیا جانا چاہیے۔ قانون کی سادہ تشریح یہی بنتی ہے کہ عدالت ابتدائی مرحلے پر تفتیشی ادارے کے مؤقف کو اہمیت دے اور اسی بنیاد پر آزادی محدود کر دے۔ کئی برس تک اس قانون کی تشریح دو مختلف قانونی زاویوں کے درمیان گھومتی رہی۔ سنہ 2019 میں سپریم کورٹ نے ظہور احمد وٹالی مقدمے میں سخت مؤقف اختیار کیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ ضمانت کے مرحلے پر شواہد کی باریک جانچ مناسب نہیں اور ابتدائی طور پر اگر الزامات قابل اعتبار دکھائی دیں تو ضمانت نہ دی جائے۔ پھر 2021 میں کے اے نجیب مقدمے میں تین رکنی بنچ نے مختلف مؤقف اختیار کیا۔ عدالت نے کہا کہ اگر مقدمے کا اختتام قریب نہ ہو اور کسی شخص نے پہلے ہی طویل عرصہ جیل میں گزار دیا ہو تو یو اے پی اے کی سخت شرائط آئین کے آرٹیکل 21 کے سامنے نرم پڑ سکتی ہیں۔ آرٹیکل 21 ہر شہری کو زندگی اور شخصی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اس فیصلے نے ایک اہم اصول واضح کیا کہ آزادی بنیادی اصول ہے جبکہ طویل حراست معمول نہیں بن سکتی۔ اگر کسی شخص کا مقدمہ برسوں تک مکمل نہ ہو تو محض مقدمے کے نام پر غیر معینہ مدت تک قید مناسب نہیں ہو سکتی۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ کوئی قانون آئین سے بالاتر نہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ قانونی تشریح دوبارہ سخت رخ اختیار کرنے لگی۔ مختلف دو رکنی بنچوں نے کے اے نجیب فیصلے کو محدود دائرے میں دیکھنا شروع کیا جبکہ وٹالی فیصلے پر زیادہ زور دیا گیا۔ 2024 میں گروِوندر سنگھ مقدمے کے بعد صورتحال یہاں تک پہنچ گئی کہ کئی معاملات میں کے اے نجیب فیصلے کی عملی اہمیت کم ہوتی دکھائی دی۔ اسی پس منظر میں جنوری 2026 میں دہلی فساد سازش معاملہ سپریم کورٹ پہنچا۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے پانچ ملزمین، گل فشاں فاطمہ، میران حیدر، شفاء الرحمٰن، سلیم خان اور شاداب احمد کو ضمانت دے دی۔ یہ افراد پانچ برس سے زیادہ عرصہ جیل میں گزار چکے تھے۔ تاہم اسی بنچ نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے انہیں سازش کے اہم کرداروں میں شمار کیا۔ عدالت نے کہا کہ محفوظ گواہوں کے بیانات مکمل ہونے یا ایک سال گزرنے کے بعد وہ دوبارہ ضمانت کی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس فیصلے میں ایک اہم قانونی بحث یہ تھی کہ عدالت نے کے اے نجیب فیصلے کو ایک محدود استثنا کے طور پر دیکھا، نہ کہ آئینی اصول کے طور پر۔ یوں دفعہ 43-ڈی (5) بنیادی اصول بن کر سامنے آئی جبکہ آرٹیکل 21 نسبتاً پس منظر میں دکھائی دیا۔ چند ماہ بعد جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس اجول بھوئیاں کی بنچ کے سامنے سید افتخار اندرابی کا معاملہ آیا۔ وہ جموں وکشمیر کے کپواڑہ ضلع میں دیہی ترقی محکمہ کے ملازم اور ایک سیاسی کارکن تھے۔ جون 2020 میں انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر یو اے پی اے اور دیگر قوانین کے تحت مقدمات قائم کیے گئے۔ مئی 2026 تک وہ تقریباً چھ برس جیل میں گزار چکے تھے۔ مقدمے میں سیکڑوں گواہوں کے بیانات ابھی باقی تھے۔ ٹرائل جلد مکمل ہونے کا امکان نہیں تھا۔ عدالت نے انہیں ضمانت دے دی لیکن معاملہ صرف ایک ضمانت تک محدود نہیں رہا۔ فیصلے میں بنچ نے تفصیل سے بتایا کہ تین رکنی بنچ کے فیصلے کی قانونی اہمیت کو بعد کے کم تعداد والے عدالتی فیصلوں میں کس طرح محدود کیا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کے اے نجیب فیصلہ اب بھی قابل عمل قانونی اصول ہے۔ اگر کوئی کم تعداد والی بنچ اس سے اختلاف رکھتی ہے تو اسے خود تشریح بدلنے کے بجائے معاملہ بڑی بنچ کے سامنے بھیجنا چاہیے۔ عدالتی نظم وضبط کا تقاضا یہی ہے۔

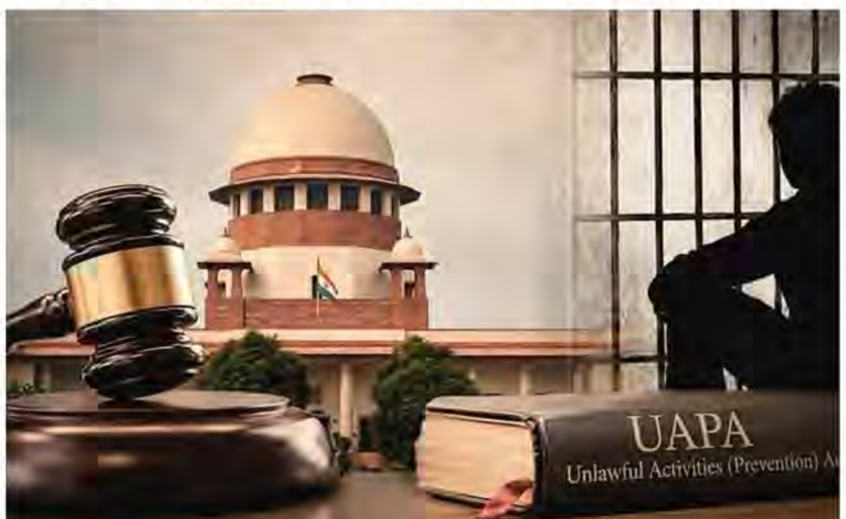

عدالت نے اس دوران سرکاری اعداد وشمار کا بھی حوالہ دیا۔ پارلیمان میں پیش معلومات کے مطابق 2019 سے 2023 کے درمیان ملک بھر میں تقریباً دس ہزار پانچ سو افراد یو اے پی اے کے تحت گرفتار ہوئے جبکہ سزا پانے والوں کی تعداد صرف چند سو رہی۔ کئی علاقوں میں شرح سزا ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اس کے بعد عدالت نے غیر معمولی صاف گوئی کے ساتھ یہ وضاحت کی کہ کس طرح تین ججوں کی بنچ کے ایک فیصلے کی قانونی حیثیت کو کم تعداد والی بنچوں کے فیصلوں کے ذریعے خاموشی سے کمزور کیا جاتا رہا۔ فیصلے میں متعلقہ مقدمات کا نام لے کر ذکر کیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ گروِوندر مقدمے میں وٹالی فیصلے کی ایسی تشریح کی گئی جیسے نجیب کا فیصلہ آیا ہی نہ ہو۔ اسی طرح گلفشاں فاطمہ مقدمے، جس کا فیصلہ چار ماہ پہلے آیا تھا، نے نجیب فیصلے کی اہمیت کو تقریباً ایک حاشیے تک محدود کر دیا۔ عدالت کی دلیل بالکل واضح تھی۔ نجیب کا فیصلہ قانون تھا۔ یہ تین ججوں کی بنچ نے دیا تھا۔ اس لیے چھوٹی بنچوں پر اس کی پیروی لازم تھی۔ اگر وہ اس سے اتفاق نہیں کرتیں تو باوقار اور قانونی راستہ یہ تھا کہ معاملہ بڑی بنچ کو بھیج دیا جاتا۔ نجیب فیصلے پر عمل کرنے کا تاثر دیتے ہوئے درحقیقت اس کی نئی تشریح کر دینا عدالتی نظم وضبط نہیں تھا، بلکہ کچھ اور تھا۔

اس کے بعد ججوں نے ایک اور غیر معمولی قدم اٹھایا۔ انہوں نے اعداد وشمار کا جائزہ لیا۔ دسمبر 2025 میں وزارت داخلہ کے وزیر مملکت نے لوک سبھا میں کچھ اعداد وشمار پیش کیے تھے۔ ملک بھر میں 2019 سے 2023 کے درمیان یو اے پی اے کے تحت تقریباً 10 ہزار 500 افراد گرفتار کیے گئے، جبکہ صرف 335 افراد کو سزا سنائی گئی۔ سزا کی شرح دو سے چھ فیصد کے درمیان رہی۔ جموں وکشمیر میں یہ شرح ایک فیصد سے بھی کم تھی۔ یعنی 100 میں سے 99 معاملات میں انجام بریت کی صورت میں نکلا۔ ججوں نے پھر وہ بنیادی سوال اٹھایا جو سب سے زیادہ اہم تھا۔ جب ایسے اعداد وشمار عدالت کے سامنے موجود ہوں تو کیا صرف سنگین الزامات کی بنیاد پر اندرابی جیسے شخص کو برسوں جیل میں رکھا جا سکتا ہے؟ عدالت نے اس سوال کا جواب انہیں ضمانت دے کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ وہ اپنا پاسپورٹ جمع کرائیں، ہر پندرہ دن میں ایک بار ہندواڑہ پولیس اسٹیشن میں حاضری دیں، مقدمے میں تعاون کریں اور گواہوں پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالیں۔ فیصلے کے اختتام میں ایک ایسا پہلو بھی تھا جس نے اسے مزید اہم بنا دیا۔ جسٹس بھوئیاں نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ اس حکم کی تیاری میں ان کی ساتھی جج جسٹس ناگرتنا کی قیمتی آرا شامل تھیں۔ ایسی عدالت میں جہاں باہمی اعتراف کم دیکھنے کو ملتا ہے، یہ جملہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔

تو اس پوری بحث سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس سے دو اہم اصول سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آئین صرف ایک نعرہ نہیں ہے۔ آرٹیکل 21 کسی قانون کے اوپر الگ سے معلق نہیں رہتا، بلکہ وہ اس کے اندر شامل ہوتا ہے۔ یو اے پی اے کی دفعہ 43-ڈی (5) فوری اور منصفانہ ٹرائل کے حق کو ختم نہیں کرتی، بلکہ اس کی تشریح آرٹیکل 21 کے ساتھ مل کر کی جانی چاہیے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ عدالتی نظم وضبط کی ایک واضح سمت ہوتی ہے۔ دو ججوں کی بنچ خاموشی کے ساتھ اس اصول کو تبدیل نہیں کر سکتی جسے تین ججوں کی بنچ طے کر چکی ہو۔ اختلاف کا درست راستہ یہ ہے کہ کھل کر اختلاف ظاہر کیا جائے اور معاملہ بڑی بنچ کو بھیجا جائے۔ مناسب طریقہ یہ نہیں کہ پرانے فیصلے کا حوالہ دیا جاتا رہے اور نئے فیصلے کو ایک غیر معمولی استثنا سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے۔ عمر خالد اور شرجیل امام کے مقدمات اب بھی یو اے پی اے کے تحت ضمانت کے قانونی معیار سے متعلق بڑی بحث کے مرکز میں ہیں۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے سے جڑے اہم قانونی سوالات بڑی بنچ کو بھیج دیے ہیں، جہاں اس بات پر مزید وضاحت ہو سکتی ہے کہ سخت انسداد دہشت گردی قوانین اور شخصی آزادی کے آئینی حق کے درمیان توازن کس طرح قائم کیا جائے۔ جنوری سے مئی تک سامنے آنے والی عدالتی بحث نے کم از کم یہ ضرور دکھایا ہے کہ عدالتیں وقت کے ساتھ اپنے قانونی اصولوں اور تشریحات پر دوبارہ غور بھی کرتی ہیں اور ادارہ جاتی ارتقا کا عمل اسی طرح آگے بڑھتا ہے۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے مئی 2026 میں ایک تاریخی رخ اختیار کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ غیر قانونی سرگرمیاں روک تھام ایکٹ (UAPA) کے تحت بھی ضمانت ایک اصول ہے اور جیل ایک استثنیٰ۔ عدالتِ عظمیٰ کا اپنے ہی سابقہ سخت فیصلوں پر نظر ثانی کرنا اور قانون کی تشریح کو انسانی حقوق کے حق میں بدلنا اس کی خود اصلاح کے ایک اہم دور کو ظاہر کرتا ہے۔ سپریم کورٹ نے ظہور احمد شاہ وٹالی کیس میں یہ طے کیا تھا کہ اگر پولیس کی چارج شیٹ میں ملزم کے خلاف بنیادی شواہد موجود ہوں، تو عدالت تفصیلی جانچ کے بغیر ضمانت مسترد کر سکتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۲۴ مئی ۲۰۲۶

نوجوانوں کا پلیٹ فارم کاکروچ جنتا پارٹی

چیف جسٹس آف انڈیا کے ایک تبصرے کے بعد وجود میں آنے والے آن لائین پلیٹ فارم کاکروچ جنتا پارٹی نے ایک طرح کا تہلکہ مچا دیا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ اور خاص طور پر نوجوان اس پلیٹ فارم کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ چار تا چھ دن میں اس پلیٹ فارم سے جڑنے والوں کی تعداد ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں بی جے پی اور کانگریس سے بھی آگے بڑھ گئی ہے اور اسے نوجوانوں کا پلیٹ فارم قرار دیا جا رہا ہے جہاں نوجوان اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ملک کے حالات پر ناقدانہ تبصرے کئے جا رہے ہیں اور اس پلیٹ فارم کے نتیجہ میں ایسا تاثر عام ہو رہا ہے کہ سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ رہی ہے۔ حالانکہ سیاسی جماعتیں اور قائدین اس پر ابھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور کوئی اس تعلق سے بیان بازی نہیں کر رہا ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس پلیٹ فارم سے سیاسی قائدین کی نیندیں ضرور اڑنے لگی ہیں۔ ملک کے سسٹم میں پائی جانے والی خامیوں اور مسائل پر نوجوانوں نے ایک طرح سے اپنے جذبات واحساسات کے اظہار کا آغاز کیا ہے اور اسی سے سیاسی حلقوں میں ہلچل کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ جس طرح سے لوگ اس پلیٹ فارم سے جڑ رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں میں کس قدر ناراضگی پائی جاتی ہے۔ ان کے ذہنوں میں بے شمار سوالات ہیں اور ان کے جواب انہیں نہیں مل پا رہے ہیں۔ نوجوانوں میں کئی مسائل پر غم وغصہ ہے جس کے اظہار کیلئے یہ پلیٹ فارم موثر ثابت ہو رہا ہے۔ اب تک کروڑوں لوگ اس پلیٹ فارم سے خود کو جوڑ چکے ہیں اور مزید جوڑ رہے ہیں۔ یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ ملک کے سیاسی نظام اور حالات سے نوجوانوں میں کس حد تک ناراضگی پیدا ہو گئی تھی اور اب اس کا اظہار ہو رہا ہے۔ وہ حالات کو بدلنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ملک میں سب کچھ ٹھیک رہے۔ امتحانی پرچوں کا افشاء نہ ہونے پائے۔ نوجوانوں کو روزگار اور ملازمتوں کے مواقع دستیاب ہو جائیں۔ کرپشن اور بدعنوانیوں کا سلسلہ تھم جائے۔ سیاسی انحراف کا سلسلہ رک جائے۔ سب کچھ ویسا ہو جائے جیسے ہندوستان کا ہم نے خواب دیکھا تھا۔ سیاسی جماعتیں بھلے ہی کھل کر اس پلیٹ فارم کی تائید نہیں کر رہی ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس تعلق سے اب دبی دبی آوازیں ضرور اٹھنے لگی ہیں۔ کانگریس پر تنقیدوں کے ذریعہ بی جے پی کی آنکھ کا تارا بننے والے کانگریس رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے بھی اس پلیٹ فارم کی حمایت کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جمہوریت میں ناراضگی اور جذبات کے اظہار کے پلیٹ فارم ہونے چاہئیں اور کاکروچ جنتا پارٹی یہ پلیٹ فارم ضرور فراہم کرتی ہے۔ ششی تھرور کا کہنا تھا کہ اس پارٹی کا ایکس اکاؤنٹ بند نہیں کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ یہ جذبات کے اظہار کا ایک پلیٹ فارم ہے۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اپوزیشن کو اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ٹی ایم سی کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے بھی اس پلیٹ فارم کی حمایت کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوان اپنے جذبات کے اظہار کیلئے اس پلیٹ فارم کا سہارا لے رہے ہیں اور جمہوریت میں ایسی گنجائش ہونی چاہئے۔ اسی طرح اداکارہ سوناکشی سنہا اور اداکار روجئے ورما نے بھی اس پلیٹ فارم کی تائید و حمایت کی ہے۔ انہوں نے سوشیل میڈیا پر پوسٹس کرتے ہوئے کھل کر اظہار خیال کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں جمہوریت کے استحکام اور حالات کی بہتری کیلئے فکر رکھنے والے لوگ اس پلیٹ فارم کو غنیمت اور موثر سمجھنے لگے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں سیاسی جماعتیں کس وقت کیا موقف اختیار کرتی ہیں یہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ اس آن لائین پلیٹ فارم پر جو منشور جاری کیا گیا ہے وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ نوجوانوں نے پختہ ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے سلگتے ہوئے مسائل پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور اس رائے کو دوسرے لاکھوں کروڑوں نوجوان قبول کرنے لگے ہیں۔ ساری صورتحال اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ ملک کے نوجوان بھی ایک اچھی سوچ رکھتے ہیں اور ملک کی بہتری اور استحکام کے خواہشمند ہیں۔ وہ سماجی برائیوں اور بدعنوانیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ وہ مساوی مواقع اور بہتر حالات زندگی کے متلاشی ہیں اور اہم مسائل پر کھل کر اظہار خیال بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اس پلیٹ فارم پر سیاسی جماعتوں کا موقف کیا رہے گا وہ دیکھنا بھی اہم ہوگا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

قربانی ایک عظیم عبادت ہے، اسے اخلاص، شرعی آداب، صفائی اور سماجی ذمہ داری کے ساتھ ادا کیا جائے

عیدالاضحیٰ کے بابرکت ایام کے پیشِ نظر مغربی راجستھان کی عظیم وممتاز اور علاقۂ تھار کی مرکزی دینی درسگاہ "دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر راجستھان" کے ناظم تعلیمات، معروف عالمِ دین ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے اپنے ایک خصوصی اخباری بیان میں مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ قربانی اسلام کی عظیم شعائر میں سے ایک عظیم عبادت ہے، جس کا مقصد محض جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے حضور اپنے جذبۂ بندگی، اخلاص، تقویٰ اور تسلیم ورضا کا عملی اظہار کرنا ہے۔ قربانی دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال اطاعت، وفاداری اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کامل سپردگی کی یادگار ہے۔ مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری نے فرمایا کہ عیدِ قرباں ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ انسان اپنی خواہشات، انا، خودغرضی اور نفسانی میلان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر دے۔ کیونکہ قرآنِ کریم نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تک نہ جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، بلکہ اس کی بارگاہ میں بندوں کا تقویٰ اور اخلاص قبولیت پاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ قربانی کو محض رسم، نمائش یا معاشرتی اظہار نہ بنایا جائے بلکہ خالص رضائے الٰہی کے لیے انجام دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی چونکہ عبادت ہے، اس لیے اس کے شرعی احکام ومسائل سیکھنا ہر صاحبِ قربانی کی ذمہ داری ہے۔ قربانی کے جانور کا صحت مند، شرعی عمر کا حامل اور عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اجتماعی قربانی میں شریک تمام افراد کی نیت بھی عبادت اور قربتِ الٰہی ہونی چاہیے۔ مولانا موصوف نے قربانی کے دوران اسلامی آداب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ جانور کو خوف، اذیت اور بے جا تکلیف سے بچایا جائے، ذبح میں جلد بازی نہ کی جائے اور جانور کے مکمل طور پر ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنے یا اعضا جدا کرنے جیسے غیر مناسب اعمال سے اجتناب کیا جائے۔ اپنے بیان میں انہوں نے خاص طور پر موجودہ حالات کے تناظر میں کہا کہ مسلمان اپنے مذہبی شعائر کی ادائیگی کے ساتھ سماجی ذمہ داریوں کو بھی پیشِ نظر رکھیں۔ قربانی کے دوران اور اس کے بعد ایسا کوئی عمل نہ کیا جائے جو دیگر برادرانِ وطن، پڑوسیوں یا عوام کے لیے تکلیف، ناگواری یا غلط فہمی کا سبب بنے۔ قربانی کی جگہوں پر نظم وضبط، صفائی اور تہذیب کا مکمل لحاظ رکھا جائے، خون اور آلائشوں کو کھلے عام نہ چھوڑا جائے، سڑکوں، گلیوں اور عوامی مقامات کو آلودہ نہ کیا جائے اور مقامی ضابطوں وانتظامی ہدایات کا بھی احترام کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں قربانی کی تصاویر اور ویڈیوز کی غیر ضروری تشہیر سے بھی احتراز کیا جائے، کیونکہ عبادت کی اصل روح اخلاص ہے، نمائش نہیں۔ مولانا نے اہلِ اسلام کو تلقین کی کہ قربانی کے گوشت میں غرباء، مساکین، یتیموں اور ضرورت مند خاندانوں کو بھی شامل کریں اور خوشیوں کو اجتماعی بنانے کا اہتمام کریں۔ ساتھ ہی مدارسِ اسلامیہ اور دینی اداروں کی اعانت کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ دینی خدمات کا سلسلہ مضبوطی کے ساتھ جاری رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو قربانی کی حقیقی روح سمجھنے، اخلاص وتقویٰ کے ساتھ اس عظیم عبادت کی ادائیگی اور اس کے سماجی واخلاقی تقاضوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وزیر اعظم نے کابینہ میٹنگ میں مغربی ایشیا کے بحران، ایران اسرائیل جنگ اور عالمی غیر یقینی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے وزراء کو اخراجات کم کرنے کی ہدایت دی۔ یہ بھی کہا گیا کہ ہندوستان کو پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ جملہ بظاہر سنجیدہ معلوم ہوتا ہے مگر جب اسے حکومت کی گزشتہ ایک دہائی کی پالیسیوں کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ خود ایک سیاسی لطیفہ بن جاتا ہے۔ جو حکومت گزشتہ برسوں میں ہزاروں کروڑ روپے کے اشتہارات، انتخابی مہمات، ذاتی تشہیر، شاندار تقریبات، نئی عمارتوں، مہنگے پروجیکٹس اور عالمی شو بازی پر خرچ کرتی رہی ہو وہ آج عوام کو کفایت شعاری کا سبق دے رہی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

سیرت کی کتابوں سے ہم یہاں چند واقعات نقل کر رہے ہیں تاکہ مناسب حکمت عملی اختیار کی جاسکے۔ حدیث کی کتابوں میں ایک معروف واقعہ حلف الفضول کے نام سے ہے، جو دراصل مختلف قبائلوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا، اسکی شرط یہ تھی کہ جب بھی مکہ میں کسی مظلوم پر ظلم ہوگا یا کسی کمزور کی حق تلفی کی جائے گی تو ہم سب مل کر مظلوم کا ساتھ دیں گے اور حقدار کو حق دلانے کے لیے ہر قربانی پیش کریں گے، یہ معاہدہ مکہ کے مشہور سردار عبداللہ ابن جدان کے گھر میں ہوا تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس شریک تھے، نبوت ملنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدے کا اکثر تذکرہ کرتے اور فرماتے کہ میں عبداللہ ابن جدعان کے گھر میں معاہدہ حلف الفضول میں شریک تھا، اگر مجھے اسلام کی حالت میں اسکی طرف بلایا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ حقوق حقدار کو لوٹائے جائیں گے

ہندوستانی مسلمان اور مناسب حکمت عملی کی ضرورت!

سرفراز احمد قاسمی (حیدرآباد)

کسی بھی قوم کی پائیداری اور اسکے تحفظ کے لئے، قوم کی منصوبہ بندی اور حکمت عملی بڑی اہمیت رکھتی ہے اور دنیا کا کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے حصول کے لیے مناسب حکمت عملی نہ اپنائی جائے، جو شخص حکمت اور مصلحت سے صرف نظر کر کے جدوجہد کرتا ہے وہ خواہ کتنا ہی نیک اور عظیم مقصد لے کر اٹھے اسے اپنی منزل تک رسائی حاصل نہیں ہوسکتی، کامیابی کے لیے لازم ہے کہ اولا منزل مقصود مقرر کی جائے پھر اس کے حصول کے لیے مؤثر تدبیر اپنائی جائے اور جذبات کی رو میں بہنے کے بجائے ہوش سے کام لیا جائے تو پھر ایسا نتیجہ برآمد ہوگا کہ خود آدمی حیران رہ جائے گا، خاص طور پر جب مقابلہ ایسے کھلے دشمن سے ہو جو اپنی شاطرانہ چالوں میں مشہور ہوں تو ایسے وقت درست اور مناسب حکمت عملی کے انتخاب کا مرحلہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے، قران کریم میں جگہ جگہ مسلمانوں کو ان چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، ایک جگہ ارشاد ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، آپ نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دیا کیجئے، پھر یکا یک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی دلی دوست ہوتا ہے، یہ بات انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل مزاج ہوتے ہیں اور اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بروقت مناسب حکمت عملی اختیار کرنے کی مثالیں کثرت کے ساتھ کتابوں میں ملتی ہیں، جو امت کے لیے تاقیامت مشعل راہ ہیں اور جن سے روشنی حاصل کر کے ملت اسلامیہ ہندیہ ہر نازک موڑ پر رہنمائی حاصل کر سکتی ہے، ہندوستان کے مسلمان پورے ملک میں مذہبی وسیاسی ہر دو اعتبار سے اس وقت جن حالات کا سامنا کر رہے ہیں اور جن طاقتوں سے وہ نبرد آزما ہیں، ایسے میں سیرت کی کتابوں اور اسلامی تاریخ میں ایسے کئی واقعات ہیں جن کے ذریعے مسلمان، مناسب حکمت عملی تیار کر سکتے ہیں اور اپنی بقا وتحفظ کی راہ ہموار کر سکتے ہیں، اسلام میں قربانی ایک اہم شعار سمجھا جاتا ہے لیکن شریعت میں حکمت اور امن کے تحفظ کو بھی اولین ترجیح دی گئی ہے، اب جبکہ ایام کو چند دن ہی باقی رہ گئے ہیں، ایسے میں خبر ہے کہ حکومت کی جانب سے پورے ملک میں بڑے جانور گائے، بھینس اور بیل کے ذبیحہ پر مکمل امتناع کے اقدامات کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے اور کہا جارہا ہے کہ ملک گیر سطح پر بڑے جانور خواہ وہ بھینس یا بیل ہی کیوں نہ ہو اس پر مکمل امتنا کی پالیسی تیار کی جانے لگی ہے، ہندوستان کی کئی ریاستوں میں گائے کے ذبیحہ پر مکمل امتناع عائد نہیں ہے بلکہ مشروط اجازت حاصل ہے، اس کے باوجود کئی ریاستوں میں گائے کے ذبیحہ کو ریاستی قوانین کے ذریعے ممنوع قرار دیا گیا ہے، اب مرکزی حکومت کی جانب سے جو منصوبہ بندی کی جارہی ہے اس کے مطابق ملک بھر میں قومی سطح پر گائے، بھینس، بیل کے علاوہ گائے کی نسل کے تمام جانوروں کے ذبیحہ پر امتناع عائد کرنے کے سلسلے میں قانون سازی کے عمل کا جائزہ لیا جارہا ہے، ماہرین کے مطابق اگر مرکزی حکومت بڑے جانور کے ذبیحہ پر مکمل امتناع عائد کرتی ہے تو ایسی صورت میں سنگین معاشی بحران پیدا ہونے کا امکان ہے کیونکہ ناکارہ جانور بالخصوص وہ جانور جو دودھ نہیں دیتے اور کھیت میں کام کرنے کے قابل نہیں رہتے ان مویشیوں کو بھی کسانوں کو پالنا پڑے گا جو کہ کسانوں پر معاشی بوجھ کے مترادف ہوگا، ان مویشیوں کے لیے چارہ اور ادویات کا انتظام بھی کرنا پڑے گا جو انتہائی تکلیف دہ ثابت ہوگا، اس کے علاوہ اگر بڑے جانور کی قربانی اور ذبیحہ پر مکمل امتناع عائد کیا جاتا ہے تو اس صورت میں بے روزگاری کی شرح میں بھی زبردست اضافہ ریکارڈ کیا جائے گا کیونکہ گوشت برآمد کرنے والی صنعت سے لاکھوں نوجوان وابستہ ہیں اور ہندوستان دنیا بھر میں دوسرا سب سے بڑا ملک ہے جو گوشت برآمد کرتا ہے، اس کے علاوہ چمڑے کی صنعت سے بھی لاکھوں افراد وابستہ ہیں جو چمڑے کی برآمدات کے ذریعے ملک کی معیشت کو مستحکم بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں، ماہرین معاشیات کے مطابق اگر ہندوستان میں بڑے جانور کے ذبیحہ پر مکمل امتناع عائد کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اس کے منفی اثرات سے ہندوستانی معیشت کو بچایا نہیں جاسکتا۔ علاوہ ازیں کسانوں کو اپنی زراعت کو محفوظ رکھنے میں بھی

دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ جب جانوروں کو ذبح نہیں کیا جائے گا تو آوارہ مویشیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا وہ مویشی کسانوں کی زرعی پیداوار کو اپنی غذا بنانے لگ جائیں گے جو کھیتوں کی تباہی کا سبب بنے گا اور اگر ہندوستان سے گوشت کی برآمدات مکمل طور پر بند ہوجاتی ہے تو اس صورت میں ہندوستان کو برآمدات سے ہونے والی آمدنی پر منفی اثر بھی پڑے گا۔

حیدرآباد سمیت پورے ملک کے مسلمانوں اور رہنمایان قوم و ملت کے ساتھ سنجیدہ فکر رکھنے والے دانشوروں کے لیے یہ وقت جذباتی سیاست کا بالکل نہیں ہے، بلکہ معاشی حکمت عملی اپنانے کا ہے، یہ وقت انتہائی سنجیدگی سے حالات کو سمجھنے اور غور وفکر کرنے کا ہے کہ کس طرح پرامن اور خاموش اقدام کے ذریعے قانون ہاتھ میں لینے والے عناصر کو ان کے اپنے ہی معاشرے کے سامنے بے بس اور بے نقاب کیا جائے، عیدالاضحیٰ کے موقع پر ملک بھر میں بالخصوص تلنگانہ اور حیدرآباد کے مضافاتی علاقوں میں نام نہاد گؤ رکشکوں کی بڑھتی ہوئی غنڈا گردی، ہنگامہ آرائی اور قانون ہاتھ میں لینے کے مختلف واقعات نے مسلم برادری اور مسلمانوں کو ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے، اس کشیدہ صورتحال کے لیے حیدرآباد کے مختلف حلقوں کی جانب سے ایک ہی آواز ابھر رہی ہے کہ اب ہمیں جذباتی ہونے کے بجائے گہرائی سے سوچنا چاہیے،× اس سوچنا چاہیے× مہم کے پیچھے ایک ایسی منفرد معاشی حکمت عملی چھپی ہے جس کا براہ راست اور عملی نمونہ اس وقت مغربی بنگال کی منڈیوں میں صاف دکھائی دے رہا ہے، حیدرآباد اور اس کے مضافاتی اضلاع میں بڑے جانوروں سے لدی گاڑیوں کو روکنا تاجروں کو ہراساں کرنا اسکے علاوہ پولیس کی مبینہ جانبداری اب ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہے، شرپسند عناصر کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا اور شہر کا امن وامان خراب کرنا ہے، اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کو روایتی ردعمل دینے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا شرپسندوں کے بچھائے ہوئے اشتعال انگیزی کے جال میں پھنسنا کوئی دانشمندی ہے؟ کیا ہم اپنی خریداری کی طاقت کو ایک خاموش اور مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں؟ اس سوچ کے تحت علمائے کرام اور سنجیدہ حلقے اس بات پر غور کریں، موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے اب بڑے جانوروں کی خریداری سے کم از کم ایک دو سال گریز کیا جائے تو شرپسندوں اور تخریب کاروں کا پورا ایجنڈا ہی فیل ہوجائے گا، مغربی بنگال میں تشکیل پانے والی بی جے پی کی نئی حکومت نے بڑے جانوروں کی قربانی کے خلاف نئے نئے قوانین نافذ کردیے ہیں جس کے بعد اب مغربی بنگال کے مسلمانوں نے خاموش حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے قربانی کے لیے بڑے جانوروں کی خریداری میں شدید عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے، خبر کے مطابق بنگال کی منڈیوں کا نقشہ ان دنوں بدل گیا ہے، مغربی بنگال میں مویشی پالنے اور انہیں عیدالاضحیٰ کے موقع پر فروخت کرنے کا کاروبار بڑے پیمانے پر برادران وطن ہی کرتے ہیں، بڑے جانوروں کی خریداری سے مسلمانوں کے پیچھے ہٹتے ہی کروڑوں روپے مالیت کے جانور منڈیوں میں کھڑے رہے انہیں خریدنے والا کوئی مسلمان خریدار دستیاب نہیں ہورہا ہے، جس سے ہندو بھائیوں کے مویشی پالنے والوں کا سال بھر کا سرمایہ ڈوبنے لگا ہے، اسکا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ اب مویشی پالنے والے ہندو برادری کے لوگ خود ہی اپنی حکومت اور شرپسندوں کے خلاف سڑکوں پر نکل کر شدید احتجاج کر رہے ہیں، ملک بھر کے مسلمانوں، علمائے دین اور دانشوران قوم وملت کو مغربی بنگال کے اس منظر نامے سے سبق لیتے ہوئے سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہیے، جب تک مسلمان بڑے جانور خریدتے رہیں گے یہ شرپسند مذہبی محافظ بن کر غنڈا گردی کرتے رہیں گے لیکن جیسے ہی مسلمان مارکیٹ سے پیچھے ہٹ جائیں گے، تب یہ لڑائی مذہبی نہیں رہے گی بلکہ خود ان کے اپنے لوگوں کی بھی معاشی لڑائی بن جائے گی، جانور پالنے والا ہندو طبقہ خود ان گؤ رکشکوں کے خلاف کھڑا ہوجائے گا جو ان کا روزگار تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔

سیرت کی کتابوں سے ہم یہاں چند واقعات نقل کر رہے ہیں تاکہ مناسب حکمت عملی اختیار کی جاسکے۔ حدیث کی کتابوں میں ایک معروف واقعہ حلف الفضول کے نام سے ہے، جو دراصل مختلف قبائلوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا، اسکی شرط یہ تھی کہ جب بھی مکہ میں کسی مظلوم پر ظلم ہوگا یا کسی کمزور کی حق تلفی کی جائے گی تو ہم سب مل کر مظلوم کا ساتھ دیں گے اور حقدار کو حق دلانے کے لیے ہر قربانی پیش کریں گے، یہ معاہدہ مکہ کے مشہور سردار عبداللہ ابن جدان کے گھر میں ہوا تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس شریک تھے، نبوت ملنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاہدے کا اکثر تذکرہ کرتے اور فرماتے کہ میں عبداللہ ابن جدعان کے گھر میں معاہدہ حلف الفضول میں شریک تھا، اگر مجھے اسلام کی حالت میں اسکی طرف بلایا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ حقوق حقدار کو لوٹائے جائیں گے اور کسی ظالم کو مظلوم پر ترجیح نہیں دی جائے گی، اس میں چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا کہ اسلام کسی ایسے منصفانہ معاہدہ جات کے خلاف نہیں ہے بلکہ ان کا مؤید ہے، اس سے یہ ثابت ہوا کہ جہاں ضرورت ہو وہاں مسلمانوں کو اس طرح کے معاہدے میں شامل ہونے میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے، لہذا ایسے معاہدے کے وجود کے لیے عوام وخواص کی ذہن سازی کرنی چاہیے، یہ ایک بہترین حکمت عملی ہے۔

ایک اور واقعہ صلح حدیبیہ کے نام سے بھی مذکور ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر مکہ کے ان مشرکین سے صلح فرمائی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں سمیت عمرہ کرنے سے روک دیا تھا، اس صلح نامہ میں جو دفعات تھی وہ بظاہر مسلمانوں کی کمزوری ظاہر ہونے والی تھی مثلا یہ کہ جو کافر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ آنا چاہے گا اسے مدینے میں پناہ نہیں دی جائے گی، اس کے برخلاف جو مسلمان کافر ہو کر مدینہ سے مکہ آجائے گا اسے مکہ سے واپس نہیں کیا جائے گا وغیرہ ادھر صحابہ میں ایسا جوش تھا کہ وہ بآسانی ان دفعات کو ماننے کے لیے ہرگز آمادہ نہ تھے بلکہ جنگ کرنے اور مرنے کے لئے تیار تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی اس صلح کو منظور فرمایا اور صحابہ کرام کے ظاہری جذبات کی بالکل پرواہ نہیں فرمائی نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں یہی صلح، فتح مکہ کا سبب بن گئی اور قرآن کریم میں اس صلح کو فتح مبین سے تعبیر فرمایا گیا۔

ایک اور واقعہ ہجرت کے بعد پہلا علاقائی معاہدہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد نہایت دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اولا یہ عمل کیا کہ انصار مدینہ اور مہاجرین میں دینی اخوت کا رشتہ قائم فرمایا جس سے دونوں طبقوں میں ایسا مثالی امتزاج سامنے آیا کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے، پھر ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلم اور یہودی قبائل کو ملا کر ایک معاہدہ نامہ منظور کرایا جس میں مظلوم کا ساتھ دینے اور خارجی دشمن کا مل جل کر مقابلہ کرنے وغیرہ جیسی دفعات شامل تھیں، اس معاہدے کی وجہ سے یہودیوں کی شرارتوں پر بعد میں باز پرس کرنے اور ان کی طاقت کو زیر کرنے میں سب سے زیادہ مدد ملی اگر یہ معاہدہ نہ ہوتا تو یہودی تمام تر سازشیں رچاتے رہتے اور کسی کو ان سے ٹکر لینے کا حوصلہ نہ ہوتا، پیغمبر علیہ السلام کی اس حکمت عملی نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

اسی طرح فتح مکہ کے بعد جب حنین کی لڑائی میں مسلمانوں کو عظیم الشان مال غنیمت ملا تو پیغمبر علیہ السلام نے دل کھول کر یہ مال تالیف قلب کے لیے مکہ کے ان قبائلی سرداروں پر خرچ فرمایا جن کا ایمان ابھی تک پختہ نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر خرچ کر کے اپنا احسان رکھا اور یہی احسان ان کے لیے دین میں پختگی کا ذریعہ بن گیا، یہ بھی ایک مناسب حکمت عملی تھی جس کے اثرات فوری طور پر ظاہر ہوگئے اور یہ خطرہ جاتا رہا کہ کہیں یہ نو آموز مسلمان بعد میں اپنے دین سے پلٹ نہ جائیں اور دینی اقتدار کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ مکہ مکرمہ جب فتح ہوا تو مکہ والوں نے پیغمبر علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جو اذیتیں پہنچائی تھیں، ان کا بھرپور اور عبرت ناک بدلہ لینے کا یہ اچھا موقع تھا اس لیے بعض پرجوش صحابہ کی زبان سے یہ جملہ بھی نکل گیا تھا کہ آج تو گوشت کاٹنے کا دن ہے لیکن پیغمبر علیہ السلام نے اس دن انتقام کی حکمت عملی نہیں اپنائی بلکہ عفو ودرگزر کی پالیسی اختیار کی اور اعلان فرمایا کہ آج کعبہ کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر اعلانات کیے کہ جو فلاں کے گھر میں آجائے وہ امن میں ہے وغیرہ وغیرہ

آپ کے اس طرز عمل کا اثر یہ ہوا کہ مکہ کے بڑے بڑے وہ سردار جن کی پوری زندگی اسلام دشمنی میں گزری تھی ان کے دل موم ہوگئے اور انہوں نے اسلام قبول کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی غلامی کو برضا ورغبت قبول کرلیا۔ بعثت مبارکہ کے بعد ابتدائی دور میں دو لوگ اسلام کے سخت دشمن تھے جن کا دبدبہ پورے علاقے پر قائم تھا، ایک ابوجہل عمرو ابن ہشام اور دوسرے سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کے متعلق بارگاہ رب العالمین میں یہ دعا فرمائی کہ اللہ ان دونوں میں جو آپ کو زیادہ پسند ہو اس کو اسلام کی دولت سے عطا کر کے اپنے دین کی عزت کا سامان فراہم فرمادیں، پیر کے دن ظہر کی نماز کے بعد آپ نے یہ دعا کرنی شروع کی تھی اور ہر روز اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے رہے، تیسرے دن یعنی چہارشنبہ کے روز ظہر کے بعد سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا قبول ہوگئی اور آپ حیرت انگیز طور پر اسلام کے دامن میں پناہ لینے آگئے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد خاندان کے 40 اہم افراد کو اپنے دولت خانے پر دعوت کے لیے بلایا اور بابرکت کھانا کھلانے کے بعد ان کو اسلام کی دعوت پیش کی، اس دعوت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹر مخالف ابولہب بھی شریک تھا، اس طرز عمل سے معلوم ہوا کہ غیروں کو اپنے قریب کرنے کے لیے دعوت وغیرہ بھی ایک مؤثر حکمت عملی میں داخل ہے۔

سوشل میڈیا یونیورسٹی کے ماہرین آثارِ قدیمہ کا نیا کارنامہ

حافظ افتخار احمد قادری

بھارت میں دو چیزیں کبھی بند نہیں ہوتیں ایک شادیوں میں مفت کھانے کی قطار اور دوسری سوشل میڈیا پر تاریخ کی نئی نئی دریافتیں۔ ابھی کل تک لوگ فیس بک پر ڈاکٹر، یوٹیوب پر دفاعی ماہر اور واٹس ایپ پر آئینی وکیل بنے بیٹھے تھے اب اچانک پورا ملک ماہرِ آثارِ قدیمہ بن گیا ہے۔ کسی نے ایک پوسٹ کیا کہ دارالعلوم دیوبند کی زمین کے نیچے شیو مندر ہے بس پھر کیا تھا! چند منٹ میں وہ لوگ بھی کھدائی کے ماہر بن گئے جنہیں اپنے گھر کے پانی کے پائپ کا راستہ تک معلوم نہیں۔ ایک صاحب نے بڑے اعتماد سے لکھا: دوستو! سچ چھپ نہیں سکتا 14 فٹ نیچے مندر ہے۔ اب ان سے کوئی پوچھے بھائی! آپ نیچے گئے تھے یا گوگل میپ نے خفیہ سرنگ دکھا دی تھی؟ لیکن سوشل میڈیا کی دنیا میں ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی وہاں صرف جذبات کی بورڈ اور تین چار آگ والے ایموجی کافی ہوتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ہمارے کچھ اندھ بھگت ریسرچ اسکالر ہر پرانی عمارت کو دیکھتے ہی فوراً اعلان کر دیتے ہیں: یہ پہلے مندر تھا! اگر کسی دن انہیں اپنا اسکول بھی پرانا مل جائے تو کہیں گے: دوستو! تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ پانچویں جماعت کا یہ کمرہ اصل میں راجا وکرمادتیہ کی عبادت گاہ تھا! ایک زمانہ تھا لوگ کتابیں پڑھ کر رائے قائم کرتے تھے اب لوگ ریلس دیکھ کر تاریخ لکھتے ہیں۔ صبح ایک یوٹیوبر چیختا ہے: بڑا انکشاف! دوپہر تک واٹس ایپ یونیورسٹی اسے ثابت شدہ حقیقت بنا دیتی ہے اور شام تک قوم آپس میں لڑ رہی ہوتی ہے۔ اس میں سب سے دلچسپ کردار وہ لوگ ہیں جنہیں خود اپنے خاندان کی تین نسلوں کا علم نہیں مگر وہ 500 سال پرانی زمینوں کے مالک تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک صاحب تو اتنے جذباتی ہوگئے کہ بولے: جہاں جہاں کھدائی ہوگی وہاں وہاں مندر نکلے گا! میں نے کہا: بھائی ذرا اپنے دماغ میں بھی کھدائی کرالو شاید وہاں سے عقل کا کوئی چھوٹا موٹا ستون نکل آئے!

اب سوشل میڈیا پر عجیب عجیب منطقیں چل رہی ہیں کوئی کہتا ہے: ہندو رکشا دل نے دعویٰ کیا ہے اس لیے سچ ہوگا۔ ارے بھائی! دعویٰ کرنا کون سا مشکل کام ہے؟ کل میں دعویٰ کر دوں کہ تاج محل کے نیچے میری نانی کا کچن تھا تو کیا حکومت فوراً کھدائی شروع کر دے گی؟ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے مذہب کو عقیدت سے زیادہ سیاسی ہتھیار بنا لیا ہے۔ انہیں روز ایک نیا مسئلہ چاہیے تاکہ عوام مہنگائی بے روزگاری، تعلیم اور اسپتالوں کو بھول جائیں۔ چنانچہ کبھی مسجد کے نیچے مندر، کبھی قلعے کے نیچے مندر، کبھی سڑک کے نیچے مندر۔ ایسا لگتا ہے جیسے پورا ملک ایک ہی کام میں لگا ہوا تھا اور باقی سب تعمیرات غلطی سے بن گئیں۔ اندھ بھگتوں کی حالت یہ ہے کہ اگر کوئی یوٹیوب چینل یہ خبر چلا دے کہ چاند پر بھی سناتن تہذیب کے آثار ملے ہیں تو یہ لوگ اگلے دن ناسا کے خلاف احتجاج شروع کر دیں گے کہ: چاند واپس کرو! کچھ لوگ ہر وقت جذباتی موسیقی لگا کر ویڈیو بناتے ہیں: دیکھئے دوستو! حقیقت آپ کے سامنے ہے اور سامنے کیا ہوتا ہے؟ ایک ٹوٹی اینٹ، دو پرانی تصویریں اور پس منظر میں ڈرامائی میوزک۔ بس یہی تحقیق ہے۔ پھر کچھ عظیم دانشور فوراً کمنٹ کرتے ہیں: ابھی تو اور بھی سچ سامنے آئیں گے! جی ہاں کیوں نہیں! اگلے ہفتے شاید یہ اعلان بھی ہو جائے کہ پارلیمنٹ کے نیچے بھی کوئی قدیم راز دفن ہے اور میٹرو اسٹیشن اصل میں مہابھارت کے دور کی سرنگیں تھیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ سوشل میڈیا نے لوگوں سے سوچنے کی صلاحیت چھین لی ہے۔ اب کوئی بھی شخص لمبی داڑھی، اونچی آواز اور دو چار سنسنی خیز الفاظ کے ساتھ سامنے آجائے تو لوگ اسے تاریخ دان مان لیتے ہیں۔ حالانکہ اس بندے نے زندگی میں شاید اسکول کی تاریخ کی کتاب بھی پوری نہ پڑھی ہو اور یہ 14 فٹ والا حساب بھی بڑا دلچسپ ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہر اندھ بھگت کے پاس جیب میں ایک روحانی فیتہ موجود ہے۔ جہاں پہنچتے ہیں فوراً ناپ لیتے ہیں: یہاں 14 فٹ نیچے کچھ ہے! وہاں 22 فٹ نیچے کچھ اور ہے! کسی دن ان کے گھر والے پوچھ لیں: بیٹا نوکری کب کرو گے؟ تو جواب آئے گا: پہلے کھدائی ہوگی، پھر بتاؤں گا! ایک صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا: جو انکار کرے وہ تاریخ دشمن ہے! واہ بھئی واہ! اب تاریخ وہ نہیں جو کتابوں، دستاویزات اور تحقیق سے ملے بلکہ وہ ہے جو واٹس ایپ گروپ میں صبح صبح فارورڈ ہو جائے۔

اصل میں یہ پورا کھیل نفرت بیچنے کا ہے۔ کچھ لوگوں کو معلوم ہے کہ اگر عوام آپس میں الجھی رہے گی تو کوئی اصل سوال نہیں پوچھے گا۔ اس لیے ہر چند دن بعد ایک نیا تنازعہ مارکیٹ میں لانچ کر دیا جاتا ہے۔ عوام بھی عجیب ہے؛ بجلی کا بل آئے تو خاموش، پٹرول مہنگا ہو تو خاموش، لیکن اگر کوئی چیخ کر کہہ دے 14 فٹ نیچے مندر! تو فوراً قوم جاگ اٹھتی ہے۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ ملک میں آثار قدیمہ کا محکمہ بند کر دینا چاہیے اور سیدھا سوشل میڈیا انفلوئنسرز کو ذمہ داری دے دینی چاہیے۔ یہ لوگ صرف ایک تھمب نیل اور سرخ دائرہ بنا کر پوری تاریخ بدل دیتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ جتنے زیادہ بے بنیاد دعوے ہوں، اتنی ہی زیادہ ویوز آتی ہیں۔ سچائی اب بورنگ چیز بن چکی ہے۔ اگر کوئی سنجیدہ انداز میں کہے: تحقیق کے بغیر کچھ کہنا مناسب نہیں تو لوگ فوراً اس کی ویڈیو اسکرول کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی چیخ کر کہے: دوستو! بہت بڑا راز دفن تھا! تو لاکھوں لوگ فوراً جمع ہوجاتے ہیں۔ اندھ بھگتوں کا حال اس بچے جیسا ہوگیا ہے جو ہر جھاڑی میں بھوت دیکھتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ لوگ ہر پرانی عمارت میں مندر دیکھتے ہیں۔ کل کو اگر کسی پرانے کنویں سے بالٹی نکل آئے تو کہیں گے: یہ پوجا کا تاریخی ثبوت ہے! حالانکہ سچ یہ ہے کہ تاریخ جذبات سے نہیں، تحقیق سے لکھی جاتی ہے۔ لیکن تحقیق میں وقت لگتا ہے اور نفرت میں صرف ایک ٹوئٹ۔

اس پورے معاملے میں سب سے زیادہ مزاحیہ چیز وہ ڈیجیٹل مجاہدین ہیں جو دن بھر موبائل ہاتھ میں لے کر قوم کو جگانے نکلتے ہیں۔ ایک ہاتھ میں چائے، دوسرے میں فون، اور زبان پر ہر وقت: دوستو! سچائی چھپائی جا رہی ہے! ارے بھائی! اگر ہر چیز ہی چھپائی جا رہی ہے تو پھر تمہیں مل کیسے جاتی ہے؟ پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہر بحث کے آخر میں لکھتے ہیں: وقت آنے دو، سب سامنے آئے گا! یہ وقت شاید وہی ہے جو پچھلے دس سال سے راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر بیٹھے یہ خود ساختہ مؤرخین دراصل سنجیدہ مسائل سے توجہ ہٹانے کا بہترین ذریعہ بن چکے ہیں۔

غزل

محشر میں محمد کا عنوان نرالا ہے۔
امت کی شفاعت کا سامان نرالا ہے۔

خوبی و شمائل میں ہر آن نرالا ہے۔
انسان ہے وہ لیکن انسان نرالا ہے۔

تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے۔
کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا ہے۔

اقلیم محبت کی دنیا ہی نرالی ہے۔
دربار انوکھا ہے سلطان نرالا ہے۔

پھولوں میں مہکتا ہے بلبل میں چہکتا ہے۔
جلوہ تیری صورت کا ہر آن نرالا ہے۔

کعبہ ہو کہ بتخانہ مکتب ہو کہ میخانہ۔
ہر جا پہ تیرا جلوہ اے جان نرالا ہے۔

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

منی پور کیلئے امن 'دور کی کوڑی' کیوں؟

سوربھ سین

ناگا شہریوں، گاؤں کے رضا کاروں اور بستیوں کو نشانہ بنا کر کیے جا رہے حملوں کی بڑھتی تعداد

پہاڑی علاقوں میں پھیلتی جدوجہد کا اشارہ ہے، جس میں نسلی مقابلہ آرائی شامل ہے۔ کوکی-زو برادری کے 3 چرچ قائدین کو رواں ماہ کی 13 تاریخ کو نامعلوم مسلح افراد نے ہلاک کر دیا۔ تھاڈو بیپٹسٹ ایسوسی ایشن کے وومتھانگ سٹلہو، کائیگاؤلین اور پادری پاؤگاؤلین امن اجلاس میں شرکت کے بعد چوراچند پور سے کانگپوکپی جا رہے تھے، جب کو تھجیم اور کونگلین کے درمیان ان پر منصوبہ بندی کے ساتھ حملہ کیا گیا۔ یہ تینوں کوکی-ناگا امن مذاکرات میں شامل تھے۔ کوکی انپی منی پور (کے آئی ایم)، جو پورے شمال مشرقی ہندوستان، بنگلہ دیش اور میانمار میں کوکیوں کی اعلیٰ ترین سماجی اور سیاسی تنظیم کا حصہ ہے، نے امن کوششوں کو پٹری سے اتارنے کے لیے کیے گئے اس 'بزدلانہ اور وحشیانہ حملے' کی سخت مذمت کی۔ کے آئی ایم نے حملے کے لیے زیلیانگرونگ یونائیٹڈ فرنٹ (زیڈ یو ایف) کے کامسن گروپ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ زیڈ یو ایف امپھال وادی میں سرگرم ایک باغی گروہ ہے۔ کے آئی ایم کے اس الزام نے منی پور کے پہاڑی اضلاع میں رہنے والے کوکی اور تانگخول ناگاؤں کے درمیان (فروری 2026 سے) بڑھتی ہوئی کشیدگی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اگرچہ ناگاؤں کی کوکیوں کے ساتھ علاقائی تنازعات کی ایک طویل تاریخ رہی ہے، اس کے باوجود وہ کوکی-میتیئی تنازعہ کے دوران غیر جانبدار رہے۔ اس تنازعہ میں مئی 2023 سے اب تک سینکڑوں افراد مارے جا چکے ہیں اور 60 ہزار سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ 18 اپریل 2026 کو اخرول ضلع میں 2 تانگخول ناگاؤں کے قتل کے بعد ناگا-کوکی تصادم شروع ہوا۔ دونوں طرف لوگ مارے گئے اور کئی گاؤں نذر آتش کر دیے گئے۔ ناگا سول سوسائٹی گروپوں نے اس کے لیے کوکی عسکریت پسندوں کو ذمہ دار ٹھہرایا، جبکہ منی پور پر نظر رکھنے والوں نے پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے تشدد بھڑکانے میں میتیئی گروپوں کے بالواسطہ کردار کی طرف اشارہ کیا۔ سٹلہو کی موت کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ وہ اتحاد قائم کرنے والی ایک شخصیت تھے اور 4 مئی کو کوہیما اجلاس میں ایک اہم مذاکرات کار تھے۔ مقامی میڈیا نے بتایا کہ سٹلہو اور ان کے ساتھی ناگاؤں کے ساتھ ایک امن معاہدے کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ اس قتل سے وہ عمل متاثر ہوگیا، جس کے بعد دونوں طرف سے جوابی کارروائیاں ہوئیں۔ خواتین، ایک بچے اور 2 کیتھولک تربیتی پادریوں سمیت تقریباً 40 افراد کو یرغمال بنا لیا گیا۔ 20 مئی تک 31 ناگا اور کوکی شہریوں کو رہا کر دیا گیا، لیکن کونساکھل-لیلون وائفیئی کے 6 ناگا تب بھی یرغمال تھے۔ ان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے یونائیٹڈ ناگا کونسل (یو این سی) نے این ایچ-2 پر غیر معینہ مدت کی ناکہ بندی شروع کر دی، جس سے منی پور کے لیے ضروری سامان لے جانے والے تقریباً 2,000 ٹرکوں کی قطار لگ گئی۔ اپنی جانب سے کے آئی ایم نے کوکی اکثریتی علاقوں میں بند کا اعلان کر دیا۔ شمال مشرقی ہندوستان میں بیپٹسٹ چرچوں کی کونسل کی 10 رکنی ٹیم نے دونوں برادریوں کے درمیان ثالثی شروع کر دی ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ یومنم کھیم چند سنگھ سے ملاقات کی اور امن قائم کرنے کے لیے سیناپتی اور کانگپوکپی اضلاع کا دورہ کیا، جبکہ دوسری جانب آسام رائفلز اور ریاستی پولیس سمیت سیکورٹی فورسز تلاشی اور بچاؤ مہم چلا رہی ہیں۔ چوراچند پور ضلع کی سائیکوٹ سیٹ سے بی جے پی رکن اسمبلی پاؤلین لال ہاؤکپ کہتے ہیں کہ ''یہ 'گیم آف تھرونز' جیسا ایک بے وقوفانہ کھیل ہے۔'' دوسرے الفاظ میں کہیں تو یہ سابق وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ اور موجودہ وزیر اعلیٰ (جن کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ ان کے آر ایس ایس سے گہرے تعلقات ہیں) کے درمیان اقتدار کی جنگ ہے۔ ہاؤکپ تعطل کے لیے بیرین سنگھ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہتے ہیں کہ منی پور میں نسلی کشیدگی کو بھڑکائے رکھنے میں ان کا اپنا مفاد ہے۔ انہوں نے 'سنڈے نوجیون' سے کہا کہ ''اس سازش کے سرغنہ کے کچھ مہرے تانگخول ناگاؤں کے درمیان بھی موجود ہیں۔'' اور اس طرح انہوں نے بیرین سنگھ اور ناگاؤں کے ایک اہم مسلح گروہ کے درمیان خفیہ گٹھ جوڑ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''بیرین نئی دہلی کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ منی پور میں امن بحال کرنے کے لیے وہی واحد ضروری شخصیت ہیں، حالانکہ وہ خود فرقہ وارانہ تشدد میں اپنے کردار کا اعتراف کر چکے ہیں۔ 2023 میں ریاستی اسلحہ خانوں سے لوٹے گئے اسلحوں اور گولہ بارود میں سے کتنا برآمد ہوا؟ کتنی ایف آئی آرز پر کارروائی ہوئی؟'' ہاؤکپ کہتے ہیں ''منشیات کے گروہ ہمیشہ کمزور قانون وانتظام اور بدنام انتظامیہ کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ منی پور بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔'' ساؤتھ ایشین ٹیررزم پورٹل کے حالیہ جائزے کے مطابق ''اگرچہ مئی 2023 سے تشدد بنیادی طور پر میتیئی-کوکی تصادم کے گرد مرکوز تھا، لیکن حالیہ واقعات ناگا-کوکی کشیدگی کی نشاندہی کرتے ہیں، خاص طور پر اخرول اور کامجونگ اضلاع میں۔ ناگا شہریوں، گاؤں کے رضا کاروں اور بستیوں کو نشانہ بنا کر کیے جا رہے حملوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پہاڑی علاقوں میں پھیلتے ہوئے تنازعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، جس میں علاقائی دعووں کی دوڑ اور نسلی رقابتیں شامل ہیں اور اس سے وسیع تر کثیر نسلی تصادم کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔'' اس تنازعہ میں نئے اراکین کی تعداد تیزی سے بڑھی ہے، جبکہ میتیئی-کوکی تنازعہ کے دوران ان کی بھرتی تقریباً صفر تھی۔ جیسا کہ ایک انسانی حقوق کے کارکن نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا ''منی پور کا میتیئی اشرافیہ، کوکی لوگوں کو گھیرنے کے لیے ناگاؤں کے خدشات کا استعمال کر رہا ہے۔'' بھارتی ریاست منی پور میں مئی 2023 سے جاری نسلی تشدد کے بعد اب تک حالات معمول پر نہیں آسکے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں اور مبصرین کے مطابق، یہاں مستقل امن کا قیام فی الحال ایک 'دور کی کوڑی' (انتہائی مشکل ہدف) نظر آتا ہے۔ منی پور کی آبادی اور جغرافیہ دو بالکل الگ حصوں میں منقسم ہے، جس نے حالیہ فسادات کے بعد مستقل خانہ جنگی اور مکمل علیحدگی کی شکل اختیار کر لی ہے۔

ممبئی رابطہ MUMBAIRAABTA

بھارتی فضائیہ کی سوریا کرن ٹیم کی ۳۰ ؍ویں سالگرہ

ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ ٹیم کے ساتھ اڑان بھریں گے

نئی دہلی: ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ منگل کو سوریہ کرن ایروبیٹک ٹیم (SKAT) کے ساتھ اڑان بھریں گے کیونکہ ہندوستانی فضائیہ کا پریمیئر ڈسپلے سکواڈرن 1996 میں ایئر فورس اسٹیشن بیدر، کرناٹک میں اس کی تشکیل کے تین دہائیاں مکمل کر رہا ہے۔ یہ سنگ میل حیدرآباد میں ونگز انڈیا میں ٹیم کے 800 واں ڈسپلے کو مکمل کرنے کے مہینوں بعد آیا ہے۔ پچھلے تیس سالوں میں، سوریا کرن بھارتی فضائیہ کی فضائی سفیر کے طور پر ابھری ہیں، جو پورے ایشیا اور اس سے آگے کے بڑے ایئر شوز، قومی تقریبات اور بین الاقوامی ہوا بازی کے ڈسپلے میں فورس کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ دنیا کی نو ہوائی جہازوں والی ایروبیٹک فارمیشنوں میں سے ہے اور ایشیا میں واحد ہے۔ ٹیم Mk-132 ہاک ایڈوانس جیٹ ٹریز اڑاتی ہے، جو ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ (HAL) کے ذریعہ تیار کردہ لائسنس یافتہ ہے، جس میں پائلٹ اکثر پیچیدہ چالوں کے دوران پانچ میٹر سے بھی کم فاصلے کو برقرار رکھتے ہیں۔ اسکواڈرن کی کمانڈ فی الحال گروپ کیپٹن اجے داسارتی کے پاس ہے، جو ایک Su-30MKI پائلٹ اور کوالیفائیڈ فلائنگ انسٹرکٹر ہے، اور ونگ کمانڈر تیجیشور سنگھ ڈپٹی لیڈر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس ٹیم میں 13 پائلٹ شامل ہیں جنہیں آئی اے ایف کے فرنٹ لائن فلائنگ اسٹریمز میں سے کچھ سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے ڈسپلے روٹین میں لوپس، بیرل رولز، ڈائمنڈ فارمیشنز، کراس اوور اور دستخطی دل کی شکل والی چال شامل ہیں، جو 100 اور 1000 فٹ کے درمیان اونچائی پر اڑائی جاتی ہیں۔ ہاک جیٹ طیاروں کو ناسک میں آئی اے ایف کے بیس ریپیئر ڈپو میں تیار کردہ دیسی دھوئیں کے پوڈز سے لیس کیا گیا ہے، جس سے ٹیم کو ڈسپلے کے دوران زعفران، سفید اور سبز دھوئیں کو ٹریل کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ بین الاقوامی تعیناتیوں نے اسکواڈرن کو متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، لاؤس، ملائیشیا، سری لنکا، میانمار اور چین لے جایا ہے۔ اس کی سب سے قابل ذکر حالیہ پرفارمنس میں چنئی پر ڈسپلے تھا جس نے ساحل کے ساتھ اندازے کے مطابق 7.1 ملین شائقین کو متوجہ کیا۔ اس سال کے شروع میں، مارچ میں، ٹیم نے ہمالیہ کے اوپر اپنا پہلا ایروبیٹک ڈسپلے بھی کیا۔ اسکواڈرن کو مئی 2006 میں باضابطہ طور پر 52 اسکواڈرن، "شارکس" کا نام دیا گیا تھا، جو کہ ایک سابقہ FLMiG-21 یونٹ کی میراث ہے۔ اس نے ابتدائی طور پر ایچ اے ایل کرن Mk-II ٹرینر ہوائی جہاز اڑایا، جس سے اس کا نام سوریہ کرن (سورج کی کرنیں) نکلا۔ کرن بیڑے کی ریٹائرمنٹ اور ایک مختصر وقفے کے بعد، ٹیم کو 2015 میں ہاک Mk-132 ایڈوانس جیٹ ٹرینر کے ساتھ بحال کیا گیا۔ سپرسونک پلیٹ فارم جدید ایویونکس کو ہتھیاروں کی تربیت کے ثانوی کردار کے ساتھ جوڑتا ہے، جس میں 30 ایم ایم کی توپ کے علاوہ 3000 کلوگرام تک کے بم، راکٹ اور میزائل لے جاتے ہیں اور یہ ماچ 2.1 تک کی رفتار حاصل کرسکتے ہیں۔

دھلی فساد سازش کیس: سپریم کورٹ سے خالد سیفی کو

۶ ؍ماہ کی عبوری ضمانت، اے پی سی آر کا خیر مقدم

نئی دہلی: ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) نے دہلی فساد سازش معاملہ میں سپریم کورٹ کی جانب سے خالد سیفی کو دی گئی چھ ماہ کی عبوری ضمانت کا خیر مقدم کیا ہے۔ تنظیم نے اس فیصلے کو نہ صرف خالد سیفی اور تسلیم احمد کے لیے ایک بڑی راحت قرار دیا بلکہ اسے آئینی حقوق، قانونی تقاضوں اور شخصی آزادی کے تحفظ کے لیے عدالتی نگرانی کی اہمیت کی توثیق بھی بتایا ہے۔ اے پی سی آر کے نیشنل سکریٹری ندیم خان کے مطابق تقریباً چھ برس تک طویل قید کے بعد عبوری ضمانت کا یہ فیصلہ انصاف کی سمت میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ تنظیم نے امید ظاہر کی کہ خالد سیفی اور تسلیم احمد کو دی گئی چھ ماہ کی عبوری ضمانت بالآخر مستقل ضمانت میں تبدیل ہوگی۔ ندیم خان نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی بھی فرد کو برسوں تک مقدمے کے حتمی فیصلے کے بغیر جیل میں رکھنا شخصی آزادی، انسانی وقار اور انصاف کے بنیادی اصولوں پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے، جنکی ضمانت ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت ہر شہری کو حاصل ہے۔ یہ معاملہ سپریم کورٹ کے جسٹس اروند کمار اور جسٹس بی۔ پی۔ ورالے پر مشتمل بنچ کے سامنے زیر سماعت تھا۔ عدالت نے خالد سیفی اور تسلیم احمد کی جانب سے دائر درخواستوں کی سماعت کے دوران اس بات کا مشاہدہ کیا کہ کے۔ اے۔ نجیب مقدمے کے اصولوں کی تشریح سے متعلق حالیہ ہم منصب بنچوں کے فیصلوں میں ایک "ممکنہ تضاد" پایا جاتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ عدالتی نظم وضبط کا تقاضا ہے کہ ایسے اختلافات کو کسی بڑی بنچ کے ذریعے واضح اور حتمی طور پر طے کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے خالد سیفی اور تسلیم احمد کو چھ ماہ کی عبوری ضمانت دیتے ہوئے متعدد شرائط بھی عائد کیں، جن میں مقدمے سے متعلق میڈیا سے گفتگو پر پابندی شامل ہے۔ ندیم خان نے بتایا کہ ان کی تنظیم اے۔ پی۔ سی۔ آر مسلسل خالد سیفی اور تسلیم احمد کی قانونی جدوجہد میں معاونت فراہم کرتی رہی ہے اور اس موقع پر اس نے مقدمے کی پیروی کرنے والی قانونی ٹیم کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا۔ خالد سیفی کی جانب سے سینئر وکیل ربیکا جان کے ساتھ ایڈوکیٹس رجت کمار اور انوشکا بروا عدالت میں پیش ہوئے، جبکہ ایڈوکیٹ آن ریکارڈ وجے یش نے مقدمہ دائر کیا۔ اے۔ پی۔ سی۔ آر نے اپنے بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ طویل مدت تک قید میں رکھے گئے افراد اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا کرنے والے شہریوں کے لیے قانونی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اے پی سی آر نے کہا کہ وہ آئینی اقدار، انصاف اور شہری آزادیوں کے تحفظ کے لیے اپنی کوششیں مسلسل جاری رکھے گی تاکہ ہر شہری کو آئین کے تحت حاصل حقوق کا مکمل تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

شرڈی دفاعی مینوفیکچرنگ، اختراعی مرکز کے طور پر ابھرے

نیب کمپلیکس کے افتتاح کے موقع پر سی ڈی ایس جنرل انیل چوہان کا بیان

شرڈی: چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان نے ہفتے کے روز کہا کہ شرڈی، جو بڑے پیمانے پر ایمان اور روحانیت کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے، اب دفاعی مینوفیکچرنگ، تکنیکی اختراعات اور قومی سلامتی کے مرکز کے طور پر بھی ابھرے گا۔ افتتاحی تقریب میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جنرل چوہان نے کہا کہ یہ سہولت دفاعی شعبے میں خود انحصاری حاصل کرنے کے ہندوستان کے مشن کی طرف ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتی ہے۔ "شیرڈی شہر پورے ملک میں ایمان اور روحانیت کے لیے جانا جاتا ہے۔ لیکن آج کے بعد سے، یہ شہر دفاعی مینوفیکچرنگ کے مرکز کے طور پر بھی جانا جائے گا، صنعتی ترقی، قومی سلامتی اور ٹیکنالوجی کے لحاظ سے یہ شہر ایک ایمان اور مستقبل کی ٹیکنالوجی کا سنگم بنے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جدید جنگ تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور اب اس کا انحصار صرف افرادی قوت اور روایتی ذہانت پر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، سائبر سسٹم، ڈرون، خود مختار پلیٹ فارم، خلائی ٹیکنالوجیز، درست طریقے سے حملہ کرنے والے ہتھیار، اور معلومات کا غلبہ مستقبل کے میدان جنگ کو فیصلہ کن شکل دے رہے ہیں۔" چوہان کے مطابق، مستقبل کے تنازعات فطرت میں "ملٹی ڈومین" ہوں گے، جس میں زمین، سمندر، ہوا، سائبر، خلائی اور علمی جنگ کے میدانوں میں مربوط کارروائیاں شامل ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج کا میدان جنگ اب صرف جغرافیائی جگہ تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ انفارمیشن نیٹ ورک، ڈیجیٹل ایکوسسٹم، سائبر انفراسٹرکچر، اور ڈیٹا کے ماحول بھی اس جنگ کی جگہ کا حصہ بن جائیں گے۔" دفاعی پیداوار میں ہندوستان کی پیشرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے، سی ڈی ایس نے کہا کہ گھریلو دفاعی مینوفیکچرنگ تقریباً 1.27 لاکھ کروڑ روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے، جبکہ دفاعی برآمدات 38,000 کروڑ روپے سے تجاوز کر گئی ہیں، ہندوستانی دفاعی مصنوعات اب 100 سے زیادہ ممالک تک پہنچ گئی ہیں۔ انہوں نے میزائل سسٹم، گولہ بارود، خود مختار پلیٹ فارمز اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں اپنے کام کا حوالہ دیتے ہوئے نیب لمیٹڈ کو ہندوستان کے نجی دفاعی شعبے میں بڑھتے ہوئے اعتماد کی ایک بہترین مثال قرار دیا۔

جموں روزگار میلہ میں ۲۲۹ ؍نوجوانوں کو مختلف محکموں کیلئے تقرری کے لیٹر ملے

حکومت ہند کے ملک گیر روزگار پیدا کرنے کے اقدام کے ایک حصے کے طور پر جموں کے کنونشن سینٹر میں ایک عظیم الشان روزگار میلہ کا انعقاد کیا گیا

جموں: حکومت ہند کے ملک گیر روزگار پیدا کرنے کے اقدام کے ایک حصے کے طور پر، ہفتہ کو جموں کے کنونشن سینٹر میں ایک عظیم الشان روزگار میلہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب، جس کا مقصد نوجوانوں کی صلاحیت کو قومی ترقی کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے، ملازمت کے متلاشیوں کو ادارہ جاتی مدد فراہم کرنے کے حکومتی مشن میں ایک اہم قدم ہے۔ ڈویژنل ریلوے منیجر جموں وویک کمار نے اس موقع پر بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ ریلیز کے مطابق، چیئرمین، ریلوے ریکروٹمنٹ بورڈ، جموں، سنجے تیاگی، بھی ڈائس پر موجود تھے۔ ریلیز کے مطابق تقریب کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی کے ایک متاثر کن خطاب سے ہوا، جنہوں نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے قوم سے خطاب کیا۔ وزیر اعظم نے کہا، آج نوجوانوں کے عزم اور ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم میں نئی توانائی ڈالنے کا دن ہے۔ سرکاری خدمات میں شفاف تبدیلی نئے ہندوستان کی مضبوط بنیاد رکھ رہی ہے۔ میں تمام نو تعینات نوجوانوں سے اس امرت کال میں قوم کی تعمیر میں پوری لگن اور دیانتداری کے ساتھ حصہ ڈالنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔" اپنے خطاب کے بعد، وزیر اعظم نے ڈیجیٹل موڈ کے ذریعے ملک بھر کے ہزاروں نوجوانوں میں تقرری کے خطوط تقسیم کر کے تاریخ رقم کی۔ اس کے ساتھ ہی اس دن جموں کنونشن سنٹر میں 229 منتخب نوجوانوں کو مہمان خصوصی نے جسمانی تقرری لیٹر دیئے۔ زبردست تالیوں اور جذباتی مسکراہٹوں کے درمیان، نوجوانوں نے سنہری مستقبل کی طرف اپنا پہلا قدم اٹھایا۔ پروگرام کا آغاز روایتی چراغاں اور قومی ترانے سے ہوا جس نے پورے ماحول کو حب الوطنی کے جذبے سے بھر دیا۔ اپنے خطاب میں ڈویژنل ریلوے مینیجر وویک کمار نے کہا،" جموں و کشمیر کے نوجوان بے حد باصلاحیت ہیں۔ روزگار میلہ جیسے واقعات ان کی توانائی کو قوم کی تعمیر کے لیے صحیح سمت میں منتقل کر رہے ہیں۔ ہندوستانی ریلوے اس خطے کے نوجوانوں کو عالمی سطح کے مواقع فراہم کرنے اور عوامی بہبود کے اقدامات کو آگے بڑھانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔"تقریب کے سب سے جذباتی لمحات اس وقت آئے جب بینکوں، مسلح افواج، طبی خدمات، ریلوے اور جموں و کشمیر انتظامیہ کے مختلف محکموں میں منتخب 229 نوجوانوں کو تقرری کے خطوط دیے گئے۔ ایک مغلوب نو منتخب امیدوار نے کہا،" یہ صرف نوکری نہیں ہے، یہ میرے خاندان کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ یہ میری زندگی کا اہم موڑ ہے۔ یہ خبر جموں و کشمیر میں نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع اور حکومتی کوششوں کو ظاہر کرتی ہے۔ جموں روزگار میلہ کے تحت 229 نوجوانوں کو مختلف سرکاری محکموں میں تقرری کے خطوط سونپے گئے ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ نے وزیر اعظم مودی کو

وائٹ ہاؤس کا دورہ کرنے کی دعوت دی: امریکی ایلچی

نئی دہلی: ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے ہفتہ کو کہا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کو وائٹ ہاؤس کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ امریکی ایلچی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ رہنماؤں نے دفاع، تجارت اور توانائی جیسے شعبوں میں دوطرفہ تعاون پر وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ روبیو نے پی ایم مودی کو مغربی ایشیا کی صورت حال پر واشنگٹن کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا، اور پی ایم مودی نے بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تنازعات کے پرامن حل کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کی تصدیق کی۔ وزیر اعظم آفس کے مطابق سیکرٹری روبیو نے وزیر اعظم کو دفاع، سٹریٹجک ٹیکنالوجیز، تجارت اور سرمایہ کاری، توانائی کی سلامتی، کنیکٹیویٹی، تعلیم اور عوام سے عوام کے روابط سمیت وسیع شعبوں میں دوطرفہ تعاون میں پائیدار پیش رفت پر بریفنگ دی۔ بیان میں کہا گیا کہ سیکرٹری روبیو نے مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر امریکی نقطہ نظر کا اشتراک کیا۔ اس نے اس بات پر زور دیا کہ وزیر اعظم نے امن کی کوششوں کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کی تصدیق کی اور بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تنازعات کے پرامن حل کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ وزیر اعظم نے سیکرٹری روبیو سے صدر ٹرمپ کو گرمجوشی سے مبارکباد دینے کی درخواست کی اور کہا کہ وہ ان کے مسلسل تبادلوں کے منتظر ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی

نئی دہلی: امریکی وزیر خارجہ جناب مارکو روبیو نے آج وزیر اعظم جناب نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وزیر خارجہ روبیو نے وزیر اعظم کو دفاع، کلیدی ٹیکنالوجیز، تجارت اور سرمایہ کاری، توانائی کی یقینی فراہمی، رابطے، تعلیم اور عوام سے عوام کے تعلقات سمیت مختلف شعبوں میں باہمی اشتراک میں مسلسل پیش رفت سے آگاہ کیا۔ وزیر خارجہ روبیو نے مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت مختلف علاقائی اور عالمی امور پر امریکہ کے نقطہ نظر سے واقف کرایا۔ وزیر اعظم نے امن کی کوششوں کے لیے ہندوستان کی مستقل حمایت کا اعادہ کیا اور بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے تنازعات کے پرامن حل پر پھر زور دیا۔ وزیر اعظم نے وزیر خارجہ روبیو سے صدر ٹرمپ کو ان کی نیک خواہشات پیش کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ وہ ان سے مسلسل رابطے کے منتظر ہیں۔

ایک قوم جو اپنا ہتھیار خود تیار کرتی ہے وہ اپنی تقدیر خود لکھتی ہے

ہندوستان کے پہلے ۳۰۰ ؍کلومیٹر یونیورسل راکٹ لانچنگ سسٹم 'سوریا استر' کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا

شرڈی: ''ایک قوم جو اپنا ہتھیار خود تیار کرتی ہے وہ اپنی تقدیر خود لکھتی ہے۔'' یہ بات وزیر دفاع شری راج ناتھ سنگھ نے کہی جب انہوں نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے ساتھ 23 مئی 2026 کو شرڈی میں نجی شعبے کی کمپنی، نیب گروپ کے دفاعی مینوفیکچرنگ کمپلیکس کا افتتاح کیا۔ تقریب کے ایک حصے کے طور پر ہندوستان کے پہلے 300 کلومیٹر یونیورسل راکٹ لانچنگ سسٹم 'سوریا استر' کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا۔ مزید برآں، دیسی ٹی این ٹی پلانٹ ٹیکنالوجی، آر ڈی ایکس پلانٹ ٹیکنالوجی اور قابل تجدید بائیو انرجی کمپریسڈ بائیوگیس پلانٹ کی نقاب کشائی تقریب کے دوران ہوئی۔ نیب گروپ اور بلیک اسکائی کے درمیان سیٹلائٹ اسمبلی کے شعبے میں ایک ایم او یو کا بھی تبادلہ ہوا۔ رکشا منتری نے گولہ بارود کی پیداوار میں خود انحصاری کی اہمیت پر زور دیا، اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ کمپلیکس دفاعی افواج کی آپریشنل ضروریات کو پورا کرنے اور ملک کے صنعتی ماحولیاتی نظام کو تقویت دینے میں مدد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی پیداوار، جو پہلے زیادہ تر پبلک سیکٹر یونٹس اور آرڈیننس فیکٹریوں تک محدود تھی، وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے نجی شعبے کے لیے کھول دی تھی۔ ہم نے نجی شعبے کی صلاحیتوں کو تسلیم کیا کیونکہ یہ ہندوستان کو ایک عالمی مینوفیکچرنگ مرکز میں تبدیل کر سکتا ہے۔ جناب راج ناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ مستقبل کی جنگوں کے نتائج کا تعین اسلحے اور آٹومیشن میں ملک کی ترقی اور صلاحیتوں سے ہوگا، نہ کہ اس کی افواج کے حجم سے۔ انہوں نے کہا کہ "اس حقیقت کی جھلک روس اور یوکرین کے درمیان جاری تنازعہ اور مغربی ایشیا کی صورت حال میں دیکھی جا سکتی ہے۔ بھارت نے آپریشن سندور کے دوران اس صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ وزیر دفاع نے نشاندہی کی کہ ہندوستان کی نجی صنعتیں مستقبل کی جنگ کی حرکیات کی گہری سمجھ رکھتی ہیں اور ملک کو جدید ترین نظاموں سے لیس کرنے کے لیے انتھک محنت کر رہی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کو جنگی ساز وسامان اور آٹومیشن کے عالمی مرکز میں تبدیل کرنے کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز کی مشترکہ کوششوں پر زور دیا، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مسلسل اہم ٹیکنالوجیز اور جدید نظاموں میں میک ان انڈیا کو فروغ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہر ضروری قدم اٹھانے کے لیے تیار ہیں کہ ہندوستان گولہ باری اور خود کار نظاموں میں سب سے آگے نکلے۔

مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل

کناڈا جانے والے کاروباری وفد کی قیادت کریں گے

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل، 25 مئی کو اوٹاوا میں مصروفیات اور 26 سے 27 مئی تک ٹورنٹو میں دوروزہ پروگرام کے ساتھ، ہندوستانی کاروباری رہنماؤں کے ایک وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ یہ دورہ مارچ 2026 میں وزیر اعظم مارک کارنی کے دورۂ بھارت کے دوران بھارت اور کناڈا کے وزرائے اعظم کے ذریعہ دیے گئے فرمان کو آگے بڑھاتا ہے، اور تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، تکنالوجی اور عوام سے عوام کے مابین تعلقات جیسے شعبوں میں باہمی رابطوں کو نئی رفتار فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس دورے کا مرکزی مقصد بھارت–کناڈا جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ (سی ای پی اے) مذاکرات کو آگے بڑھانا ہے۔ ٹرمز آف ریفرنس پر دستخط مارچ 2026 میں وزیر اعظم کارنی کے دورہ ہند کے دوران کیے گئے تھے۔ مذاکرات کا پہلا دور رسمی طور پر مارچ میں کیا گیا تھا اور دوسرا دور 8 مئی 2026 کو ختم ہوا تھا۔ اس دورے کے دوران اوٹاوا میں 25 سے 29 مئی تک مذاکرات کا ایک اور دور منعقد کیا جائے گا اور دونوں طرف باہمی طور پر باہمی طور پر کام کرنا ہے۔ طرفین 2026 کے آخر تک ایک متوازن اور باہمی طور پر مفید سی ای پی اے کو جلد حتمی شکل دینے کے لیے کام کر رہے ہیں اور دونوں ممالک کا عزم 2030 تک باہمی تجارت کو بڑھا کر 70 بلین کناڈائی ڈالر (تقریباً 4.65 لاکھ کروڑ روپے) تک لے جانا ہے۔ مالی برس 2025 میں تمام تر شعبوں میں توسیع کے امکانات کے ساتھ، باہمی تجارت 8.5 بلین امریکی ڈالر کے بقدر تھی۔ وفد کے لوگ اپنے کناڈائی ہم مناصب کے ساتھ ترجیحی شعبوں میں گفت وشنید کا اہتمام کریں گے، ان میں تکنالوجی اور مصنوعی ذہانت؛ ماحولیات دوست توانائی اور اہم معدنیات؛ ادویات اور بایو تکنالوجی؛ ایرو اسپیس اور دفاع؛ اور خوراک ڈبہ بندی و زرعی تکنالوجی جیسے شعبے شامل ہیں جہاں بھارت اور کناڈا اعلیٰ باہمی تکمیلی صلاحیتوں کے حامل ہیں اور جہاں مشترکہ سرمایہ کاری، تحقیق وترقی اور سپلائی چین کی شراکت داریوں کے لیے قابل ذکر مواقع موجود ہیں۔

گجرات سے ایشیا تک منجمد غذائی مصنوعات کی سپلائی

خصوصی ٹرین سروس کا آغاز

نئی دہلی: گجرات سے ایشیائی ممالک کو منجمد غذائی مصنوعات برآمد کرنے کے لیے ایک خصوصی ریفر کنٹینر ٹرین سروس کا آغاز کر دیا گیا ہے، جس کے ذریعے کے ایف سی، برگر کنگ، پزا ہٹ، سب وے، آئیکا اور ٹاکو بیل جیسے عالمی برانڈز کو سپلائی کی جائے گی۔ یہ نئی سروس اڈانی لاجسٹکس لمیٹڈ نے آئی سی ڈی ویروچن نگر کو کچھ کے مندرا پورٹ سے جوڑتے ہوئے شروع کی ہے۔ پہلی خصوصی ٹرین HyFun Foods کے لیے روانہ کی گئی، جو بھارت کی بڑی فروزن فوڈ برآمد کنندہ کمپنیوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس منصوبے میں ایورگرین میرن کارپوریشن بھی شراکت دار ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ ٹرین تقریباً 320 کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے منجمد غذائی مصنوعات مندرا پورٹ تک پہنچائے گی، جہاں سے انہیں ملائیشیا، سنگاپور، جنوبی کوریا، جاپان، تائیوان اور انڈونیشیا سمیت مختلف ایشیائی ممالک کو برآمد کیا جائے گا۔ کمپنی کے مطابق اس خصوصی ریل کاریڈور کا مقصد برآمدی عمل کو زیادہ تیز، محفوظ اور کم خرچ بنانا ہے تاکہ غذائی مصنوعات کے خراب ہونے کے امکانات کم ہوں اور سپلائی چین مزید مؤثر بن سکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ سڑک کے بجائے ریل کے ذریعے نقل وحمل سے کاربن اخراج میں بھی کمی آئے گی۔ آئی سی ڈی ویروچن نگر کو گجرات کے صنعتی علاقوں سانند، ویرم گام اور کاڑی کے قریب ایک اہم لاجسٹکس ہب کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جہاں ریل رابطہ، ویئر ہاؤسنگ اور بندرگاہ تک رسائی کی سہولیات موجود ہیں۔ یہ مرکز مندرا اور پیپاواؤ بندرگاہوں کے ساتھ ساتھ مغربی بنگال، تریپورہ اور آسام تک اندرون ملک مال برداری کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔ کمپنی کے مطابق اس ڈپو کی سالانہ ہینڈلنگ صلاحیت تقریباً 400,92 ٹی ای یوز ہے جبکہ یہاں ایک جدید لاجسٹکس اور انڈسٹریل پارک بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

جموں وکشمیر بھارت کے سرکردہ ٹراؤٹ فش پیدا کرنے والے خطے کے طور پر ابھرا

ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری کی مشق اونچائی پر برف سے چلنے والے دریاؤں، ندیوں، جھیلوں اور آبی ذخائر میں کی جاتی ہے

سرینگر: ہندوستان کا ٹھنڈے پانی کا ماہی گیری کا شعبہ ذریعہ معاش پیدا کر کے، غذائیت کو بہتر بنا کر، ماحولیاتی سیاحت کو فروغ دے کر، اور پائیدار پہاڑی ترقی کی حمایت کر کے بلیو اکانومی کے ایک اہم جز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ایک بار ہمالیائی ندیوں میں روایتی ماہی گیری تک محدود ہونے کے بعد، یہ شعبہ سائنسی کاشتکاری اور جدید انفراسٹرکچر کی مدد سے ایک جدید آبی زراعت کے ماحولیاتی نظام میں تبدیل ہوا ہے۔ ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری کی مشق اونچائی پر برف سے چلنے والے دریاؤں، ندیوں، جھیلوں اور آبی ذخائر میں کی جاتی ہے جس کا درجہ حرارت 5°C اور 25°C کے درمیان ہوتا ہے۔ رینبو ٹراؤٹ، گولڈن مہسیر، اور سنو ٹراؤٹ جیسی انواع کو خصوصی انفراسٹرکچر بشمول ہیچریوں، ریس ویز، راس، بائیوفلوک سسٹمز اور کولڈ چین کی سہولیات کا استعمال کرتے ہوئے کاشت کیا جاتا ہے۔ ٹراؤٹ فارمنگ عام طور پر 500,1 میٹر کی اونچائی سے اوپر کی جاتی ہے، جبکہ مہشیر کی ثقافت نسبتاً کم بلندی پر موزوں ہے۔ ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، اروناچل پردیش، سکم، میگھالیہ اور ناگالینڈ کے ساتھ ساتھ مغربی بنگال، کیرالہ، کرناٹک اور تمل ناڈو کے پہاڑی اضلاع میں پروان چڑھتی ہے۔ ایک ساتھ، یہ ماحولیاتی نظام 5.33 لاکھ مربع کلومیٹر سے زیادہ پہاڑی خطوں پر محیط ہیں۔ ہندوستان نے 278 سے زیادہ ٹھنڈے پانی کی مچھلیوں کی انواع کی نشاندہی کی ہے، جو اس شعبے کو حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور پائیدار پہاڑی ترقی کے لیے اہم بناتی ہے۔ 2024-25 کے دوران ہندوستان کی مچھلی کی کل پیداوار تقریباً 197.75 لاکھ ٹن تک پہنچ گئی، جس میں ٹھنڈے پانی کی ماہی گیری کا حصہ اندرون ملک مچھلی کی پیداوار میں تقریباً 3 فیصد ہے۔ قومی ٹھنڈے پانی کی مچھلی کی پیداوار اس وقت تقریباً 000,7 میٹرک ٹن ہے، جب کہ صرف ٹراؤٹ کی پیداوار گزشتہ دہائی کے دوران تقریباً 8.1 گنا بڑھ کر 2024-25 میں تقریباً 6,000 میٹرک ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ جموں و کشمیر 2025-26 میں تقریباً 010,3 میٹرک ٹن پیداوار کے ساتھ ہندوستان کے سرکردہ ٹراؤٹ پیدا کرنے والے خطہ کے طور پر ابھرا ہے، جسے کوکرناگ ہیچری اور 000,2 سے زیادہ نجی ٹراؤٹ یونٹس کی مدد حاصل ہے۔ ہماچل پردیش نے 2025-26 میں 909 ٹراؤٹ کسانوں اور 739,1 ٹراؤٹ فارمنگ یونٹس کے ساتھ تقریباً 673,1 میٹرک ٹن ٹراؤٹ پیدا کیا۔ اتراکھنڈ نے 2024-25 کے دوران تقریباً 710 میٹرک ٹن ٹراؤٹ کی پیداوار اور 10,486 میٹرک ٹن مچھلی کی کل پیداوار ریکارڈ کی، جس کو پتھورا گڑھ، باگیشور، اور چمولی جیسے اضلاع میں تقریباً 2,500 ریس ویز کی مدد حاصل ہے۔ لداخ نے سخت موسمی حالات کے باوجود 120 ریس ویز اور چار ہیچریوں کے ساتھ 50 ایم ٹی کی پیداوار کو عبور کیا ہے۔ اروناچل پردیش، سکم، میگھالیہ، اور ناگالینڈ سمیت شمال مشرقی ریاستیں ہیچریوں اور ٹراؤٹ فارمنگ کو مسلسل بڑھا رہی ہیں، جب کہ کیرالہ، کرناٹک اور تمل ناڈو پہاڑی علاقوں جیسے وایناڈ، نیلگیرس، اور اتراکنڑ میں پائلٹ راس اور بائیوفلوک سسٹم کو اپنا رہے ہیں۔ اس شعبے نے معاش کے اہم مواقع پیدا کیے ہیں۔ ٹھنڈے پانی والی ریاستوں میں، 23.51 لاکھ خاندانوں کو روزی روٹی کی مدد ملی ہے، جب کہ 33.78 لاکھ ماہی گیروں کو انشورنس اسکیموں کے تحت کور کیا گیا ہے۔

مغربی بنگال: اسکول بیگ کے وزن پر نئی حد مقرر، ہوم ورک بھی محدود

مغربی بنگال کے محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری پالیسی کے تحت پری پرائمری بچوں کے لیے ''نو بیگ'' اصول نافذ کیا گیا ہے

مغربی بنگال حکومت نے سرکاری اور امدادی اسکولوں میں طلبہ کے اسکول بیگ کے وزن کے لیے نئی ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیگ کا وزن بچے کے جسمانی وزن کے ۱۰ر فیصد فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ مغربی بنگال کے محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری پالیسی کے تحت پری پرائمری بچوں کے لیے ''نو بیگ'' اصول نافذ کیا گیا ہے، جبکہ مختلف جماعتوں کے لیے بیگ کے وزن اور ہوم ورک کی واضح حد مقرر کی گئی ہے۔ مغربی بنگال حکومت نے اسکول جانے والے بچوں کے بڑھتے ہوئے جسمانی دباؤ کو کم کرنے کے لیے نئی تعلیمی ہدایات جاری کرتے ہوئے سرکاری اور امدادی اسکولوں میں اسکول بیگ کے وزن کی حد مقرر کر دی۔ ریاستی محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی طالب علم کے اسکول بیگ کا وزن ''بچے کے جسمانی وزن کے ۱۰ر فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔'' محکمہ تعلیم نے اس سلسلے میں ایک تفصیلی چارٹ بھی جاری کیا ہے، جس میں مختلف جماعتوں کے طلبہ کے اوسط جسمانی وزن کے مطابق اسکول بیگ کا مثالی وزن درج کیا گیا ہے۔ سرکاری ہدایات کے مطابق، پری پرائمری سطح کے بچوں، جن کا اوسط جسمانی وزن ۱۰ر سے ۱۶ر کلوگرام کے درمیان ہوتا ہے، کے لیے ''نو بیگ پالیسی'' نافذ کی گئی ہے، یعنی ان بچوں کو اسکول بیگ لانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کلاس اول اور دوم کے طلبہ، جن کا جسمانی وزن عموماً ۱۶ر سے ۲۲ر کلوگرام کے درمیان ہوتا ہے، ان کے بیگ کا وزن ۱٫۶ رکلوگرام سے ۲٫۲ رکلوگرام تک محدود رکھا گیا ہے۔ اسی طرح، کلاس نہم اور دہم کے طلبہ کے لیے اسکول بیگ کا وزن ۲٫۵ رکلوگرام سے ۴٫۵ رکلوگرام کے درمیان مقرر کیا گیا ہے، جبکہ کلاس گیارہویں اور بارہویں کے طلبہ کے لیے یہ حد ۳٫۵ رکلوگرام سے ۵ رکلوگرام تک رکھی گئی ہے۔ محکمہ تعلیم نے اپنے حکم نامے میں واضح کیا کہ بھاری اسکول بیگ بچوں میں کمر درد، گردن اور کندھوں کے پٹھوں میں تناؤ کا سبب بنتے ہیں، جس کے باعث ان کی جسمانی صحت متاثر ہو سکتی ہے۔ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ ''بھاری اسکول بیگ بچوں کی گردن، کندھے اور کمر کے عضلات پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ مختلف بین الاقوامی اداروں نے وقتاً فوقتاً جسمانی وزن کے تناسب سے اسکول بیگ کے وزن کی سفارشات جاری کی ہیں۔'' محکمہ تعلیم کے ایک سینئر اہلکار کے مطابق وزارت تعلیم نے اس مسئلے پر ایک ماہر کمیٹی تشکیل دی تھی، اور مغربی بنگال کی نئی پالیسی انہی سفارشات کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل جنوری ۲۰۱۹ء میں ممتا بنرجی حکومت نے بھاری بیگز کے مسئلے کو کم کرنے کے لیے ایک الگ پالیسی متعارف کرائی تھی، جس کے تحت ۱۲۲ر سرکاری امدادی اداروں میں نرسری سے آٹھویں جماعت تک کے طلبہ کے لیے لاکرز فراہم کیے گئے تھے۔ محکمہ تعلیم کے ایک اہلکار نے بتایا کہ اب طلبہ اپنی نصابی اور ورزش کی کتابیں اسکول کے لاکرز میں چھوڑ سکتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں روزانہ تمام کتابیں گھر سے اسکول اور اسکول سے گھر لے جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر بچوں کو ہر روز تمام کتابیں ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہو تو ان کے بیگ نمایاں طور پر ہلکے ہو جاتے ہیں۔'' مغربی بنگال ہیڈ ماسٹرز اسوسی ایشن کے صدر کرشنا گشو مشرا نے نئی پالیسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ زیادہ جامع اور مؤثر اقدام ہے، جس سے طلبہ کے جسمانی بوجھ میں کمی کی امید کی جا رہی ہے۔ حکومت نے ہوم ورک کے حوالے سے بھی نئی حدود مقرر کی ہیں۔ ہدایات کے مطابق، کلاس اول اور دوم کے طلبہ کو کوئی ہوم ورک نہیں دیا جائے گا۔ کلاس سوم تا پنجم کے طلبہ کے لیے ہفتہ وار ہوم ورک کی حد دو گھنٹے مقرر کی گئی ہے، جبکہ کلاس ششم تا ہشتم کے طلبہ کو روزانہ ایک گھنٹے سے زیادہ ہوم ورک نہیں دیا جا سکے گا۔ اسی طرح، کلاس نہم تا بارہویں کے طلبہ کے لیے روزانہ دو گھنٹے کی ہوم ورک حد مقرر کی گئی ہے۔ تعلیمی ماہرین کا کہنا ہے کہ نئی پالیسی بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ متوازن تعلیمی ماحول قائم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہو سکتی ہے۔

بھارت اور قبرص کا سرحد پار دہشت گردی کے خلاف سخت مؤقف

عالمی احتساب اور اقوام متحدہ معاہدے کا مطالبہ

نئی دہلی: بھارت اور قبرص نے ہر قسم کی دہشت گردی، خصوصاً سرحد پار دہشت گردی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے دہشت گرد نیٹ ورکس کے خلاف فوری اور مؤثر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی اور قبرص کے صدر نیکوس کرسٹوڈولائیڈس کے درمیان ملاقات کے بعد جاری مشترکہ بیان میں دونوں ممالک نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ عالمی حکمت عملی پر زور دیا۔ مشترکہ بیان میں دونوں رہنماؤں نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہونے والے دہشت گرد حملے اور نئی دہلی کے لال قلعہ کے قریب پیش آنے والے دہشت گرد واقعے کی شدید مذمت کی۔ دونوں ممالک نے کہا کہ ان حملوں کے ذمہ دار عناصر کو جلد انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ بھارت اور قبرص نے اقوام متحدہ کے تحت بین الاقوامی دہشت گردی پر جامع کنونشن کو جلد حتمی شکل دے کر نافذ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ دونوں رہنماؤں نے کہا کہ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے عالمی سطح پر مربوط، مستقل اور قانون کے مطابق کارروائی ناگزیر ہے۔ مشترکہ بیان میں زور دیا گیا کہ اقوام متحدہ اور یورپی یونین کی جانب سے نامزد دہشت گرد تنظیموں، ان کے معاون گروپوں، مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی کی مالی معاونت، شدت پسندی، منی لانڈرنگ اور نئی ٹیکنالوجیز کے دہشت گرد مقاصد کے لیے استعمال کو روکنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ بھارت اور قبرص نے انسداد دہشت گردی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے جوائنٹ ورکنگ گروپ آن کاؤنٹر ٹیرارزم قائم کرنے کے معاہدے کا خیر مقدم کیا، جس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان معلومات کے تبادلے، استعداد کار میں اضافے اور سکیورٹی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ دونوں فریقوں نے سائبر سکیورٹی تعاون بڑھانے اور نئی ابھرتی ہوئی سکیورٹی خطرات سے نمٹنے پر بھی اتفاق کیا۔ اس موقع پر بھارت اور قبرص نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بڑھانے کا اعلان بھی کیا، جبکہ دفاع، تجارت، سائبر سکیورٹی اور علاقائی رابطہ کاری سمیت کئی شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ بھارت اور قبرص نے سرحد پار دہشت گردی کی سخت مذمت کرتے ہوئے عالمی احتساب اور اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ایک جامع معاہدے کو جلد از جلد نافذ کرنے کا مشترکہ مطالبہ کیا ہے۔ دونوں ممالک نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی قسم کی سرحد پار دہشت گردی ناقابلِ قبول ہے اور اسے کسی صورت جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

وزیر خارجہ جے شنکر 26 مئی کو چار وزرائے خارجہ کی میٹنگ کی میزبانی کریں گے

نئی دہلی: ہندوستان 26 مئی کو کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ کی میزبانی کرے گا، جس میں مغربی ایشیا کے تنازعہ، آبنائے ہرمز کی بندش، بحران کے ممکنہ عالمی اثرات، اور ایجنڈے میں ایک آزاد اور کھلا ہند۔ بحرالکاہل اعلیٰ ہے۔ یہ میٹنگ، جو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دورہ چین کے چند دن بعد ہوئی ہے، اس کی میزبانی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کریں گے۔ اس میں آسٹریلیا کے وزیر خارجہ پینی وونگ، جاپانی وزیر خارجہ توشیمتسو موتیگی اور ریاستہائے متحدہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو شرکت کریں گے۔ وزارت خارجہ امور کے ایک بیان میں کہا گیا ہے، آزاد اور کھلے ہند۔ بحرالکاہل کے لیے کواڈ ویژن کو مدنظر رکھتے ہوئے، وزرا 1 جولائی 2025 کو واشنگٹن ڈی سی میں ہونے والی بات چیت کو آگے بڑھائیں گے۔ وہ ترجیحی شعبوں میں کواڈ تعاون کو آگے بڑھانے، جاری اقدامات پر پیشرفت کا جائزہ لیں گے اور ہند۔ بحرالکاہل کے خطے میں حالیہ پیش رفت اور دیگر بین الاقوامی مسائل پر غور کریں گے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ نئی دہلی کے دورے کے دوران آسٹریلیا، جاپان کے وزرائے خارجہ اور امریکی وزیر خارجہ کی وزیر خارجہ کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتیں اور وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی بھی توقع ہے۔

ہندوستان میں ایک جامع سیمی کنڈکٹر سپلائی چین جڑ پکڑ رہا ہے

۱۰ر بڑی گھریلو اکائیاں مستقبل قریب میں عالمی سطح پر اثر ڈالنے کے لیے تیار ہیں: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی: اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہر شہری 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک کی تعمیر کے حل کی سمت کام کر رہا ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ ہندوستان میں ایک جامع سیمی کنڈکٹر سپلائی چین جڑ پکڑ رہا ہے، جس میں 10 بڑی گھریلو اکائیاں مستقبل قریب میں عالمی سطح پر اثر ڈالنے کے لیے تیار ہیں۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ایک روزگار میلہ سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے زور دیا کہ بنیادی مینوفیکچرنگ اور انجینئرنگ کے شعبوں میں بھاری سرمایہ کاری ملک کے نوجوانوں کے لیے لاکھوں اعلیٰ معیار کے روزگار کے مواقع پیدا کر رہی ہے، جس کے ساتھ ہندوستان میں سیمی کنڈکٹرز کے لیے ایک مکمل سپلائی چین بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر ہندوستانی ایک بڑے ریزولوشن کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے، جو کہ 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان بنانا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، ملک مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کر رہا ہے، اور یہ سرمایہ کاری ملک کے نوجوانوں کے لیے لاکھوں نئے روزگار کے مواقع پیدا کر رہی ہے۔ آج ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کے لیے ایک مکمل سپلائی چین تیار کیا جا رہا ہے۔ آنے والے وقتوں میں، ہندوستان میں دنیا کے 10 بڑے ڈکٹ یونٹس سیمی کنڈکٹر بنانے والے دنیا کے بڑے یونٹ ہوں گے۔ وزیر اعظم نے ملک کے اندر اعلیٰ درجے کی انجینئرنگ صلاحیتوں کے قیام کے لیے بڑے مالیاتی اور ساختی اقدامات کو اجاگر کرتے ہوئے میری ٹائم اور ایرو اسپیس شعبوں پر حکومت کی سٹریٹجک توجہ کا مزید تفصیل سے ذکر کیا۔ ''آج، ہندوستان جہاز سازی سے لے کر ریفٹنگ اور اوور ہالنگ تک ایک ماحولیاتی نظام تیار کر رہا ہے۔ اس کے لیے تقریباً 000,75 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ اسی طرح، ہم ایک مکمل ایم آر او ماحولیاتی نظام تیار کر رہے ہیں۔ ایک مقامی دیکھ بھال، مرمت اور اوور ہال (MRO) نیٹ ورک قائم کرنے کا دباؤ ہندوستانی تجارتی ایئر لائنز کے اخراجات کو نمایاں طور پر کم کرنے کے لیے تیار ہے، جو روایتی طور پر بھاری ہوائی جہاز کی دیکھ بھال کے لیے بیرون ملک سہولیات پر انحصار کرتی رہی ہیں۔

ہند۔ارجنٹائنا تعلقات دوطرفہ رابطہ مشترکہ مفادات اقدار پر مبنی ہے

ارجنٹائن کے سفارت خانے کے سرکاری بیان میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی

ممبئی: ارجنٹائن کے قومی دن کی تقریب کے دوران خطاب کرتے ہوئے، سفیر ماریانو کاکینو نے ارجنٹائن۔ ہندوستانی تعلقات کی تعریف کی اور کہا کہ یہ دوطرفہ رابطہ مشترکہ مفادات، مشترکہ اقدار اور اقتصادی تکمیل کی بلندی پر مبنی ہے۔ ارجنٹائن کے سفارت خانے کے سرکاری بیان میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ کس طرح کاکوینو نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس رفتار میں دوسنگ میلوں پر زور دیا جانا چاہیے۔ 2009 میں، ارجنٹائن نے بھارت کے اقتصادی اور مالیاتی دارالحکومت ممبئی کے اس ترقی پذیر شہر میں ایک جنرل قونصل خانہ کھولا، اور 2019 میں، ارجنٹائن اور بھارت نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کے درجے تک بڑھایا۔ اسی سال، ہم نے دہلی میں ایگریکلچر اتاشی کا دفتر کھولا، جس کی قیادت میں ماہر زراعت بیورو مارکس کی قیادت میں ایک قابل قدر ہدف حاصل کیا گیا۔ اس حد تک کہ ارجنٹائن ہندوستان کا خوردنی تیل فراہم کرنے والا نمبر ایک بن گیا''۔ تاج محل پیلس ہوٹل میں جنرل قونصل ڈینیئل کوئر کوفالونیری کی میزبانی میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران ایلچی نے یاد دلایا کہ ارجنٹائن دہشت گردی کے خلاف اپنی لڑائی میں ہندوستان کے ساتھ کھڑا ہے۔ ہم نے تین سال قبل G20 انڈیا کی صدارت کے دوران ایک ساتھ کام کیا تھا، اور ہم نے کئی کثیر جہتی فورمز میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا ہے۔ ہم G20 کو ایسے مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک بامعنی پلیٹ فارم کے طور پر دیکھتے ہیں جو عالمی حل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سفیر کاکینو نے کہا کہ ''بدقسمتی سے، جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، گزشتہ سال ہمارا فرض تھا کہ ہم دہشت گردی کی مذمت کا اعادہ کریں، کشمیر میں 24 اپریل کے المناک واقعات اور پرانی دہلی میں 10 نومبر کو ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے۔ ارجنٹائن اور ہندوستان ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔'' آج کی دنیا میں پیدا ہونے والے سنگین ترین مسائل میں سے ایک کے سامنے ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ذائقہ دار آئسڈ چائے کی پہلی کھیپ بھوپال سے سوئٹزرلینڈ بھیجی گئی

تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ ذائقہ دار آئسڈ چائے کے پری مکس کی پہلی برآمدی کھیپ بھوپال سے سوئٹزرلینڈ بھیجی گئی ہے

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ ذائقہ دار آئسڈ چائے کے پری مکس کی پہلی برآمدی کھیپ بھوپال سے سوئٹزرلینڈ بھیجی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ ''یہ واضح ثبوت ہے کہ ہندوستان کے ایم ایس ایم ایز اب معیار اور ذائقہ کے عالمی معیارات پر ایک مضبوط شناخت قائم کر رہے ہیں۔ وزیر نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ اپیڈا کے تعاون سے مدھیہ پردیش کے فوڈ پروسیسنگ سیکٹر کے لیے یہ نئی کامیابی جدت طرازی، قدر میں اضافے اور برآمد پر مبنی ترقی کو ایک نئی سمت دے گی۔ قبل ازیں، وزیر نے مطلع کیا کہ ہندوستان کی چائے کی برآمدات میں پچھلی دہائی کے دوران 93 فیصد کا غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو کہ مالی سال 2013-14 میں 509,4 کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 719,8 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ بین الاقوامی چائے کے دن کے موقع پر ہندوستانی چائے کی بڑھتی ہوئی عالمی اپیل پر روشنی ڈالتے ہوئے، گوئل نے چائے کو ایک جذبات کے طور پر بیان کیا اور کہا کہ یہ ملک کی روزمرہ کی زندگی، ثقافت اور روایات میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، چائے ایک جذبہ ہے۔ اور بین الاقوامی چائے کے دن پر، اسے بیان کرنے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہو سکتا! پورے ہندوستان میں، چائے صرف ایک مشروب سے زیادہ ہے، یہ روزمرہ کی زندگی، بات چیت اور روایات کا ایک حصہ ہے۔ دارجیلنگ کی پہاڑیوں سے لے کر آسام کی وادیوں اور نیلگیریوں کے باغات تک، ہر علاقہ چائے کے کپ میں اپنا الگ ذائقہ، خوشبو اور خصوصیت لاتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستانی چائے نے گزشتہ برسوں کے دوران بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو مستقل طور پر مضبوط کیا ہے، جس کی مدد سے معیار کو بہتر بنایا گیا ہے اور عالمی سطح پر ملک کے امیر چائے کے ورثے کو فروغ دینے کی مسلسل کوششیں کی گئی ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ گزشتہ برسوں کے دوران، ہندوستانی چائے نے عالمی منڈیوں میں بھی اپنی موجودگی کو مضبوط کیا ہے، جو کہ معیار کے معیار کو بہتر بنا کر اور ہندوستان کے چائے کے ورثے کی بھرپوریت کو دنیا کے سامنے دکھانے کے لیے ٹی بورڈ آف انڈیا کی مسلسل کوششوں سے کارفرما ہے۔

ہندوستان ایسٹونیا تعلقات مضبوط ترقی کی راہ پر گامزن ہیں

تقریباً تمام شعبوں میں تعلقات میں ایک مستحکم شکل اور مثبت اضافہ ہے

نئی دہلی: ایسٹونیا میں ہندوستان کے سفیر آشیش سنہا نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی شراکت داری کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور ایسٹونیا تجارت، ڈیجیٹل تعاون، سائبر سکیورٹی اور ثقافتی مشغولیت میں دوطرفہ تعلقات میں ''ترقی کی مضبوط رفتار کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، سفیر سنہا نے کہا کہ حالیہ مہینوں میں اسٹونین صدر کے دورہ ہند اور وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر دروپدی مرمو کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حالیہ مہینوں میں سیاسی مصروفیات میں تیزی آئی ہے۔ سفیر نے کہا'' ہندوستان۔ ایسٹونیا کے دوطرفہ تعلقات بہت اچھی طرح سے ترقی کر رہے ہیں۔ تقریباً تمام شعبوں میں تعلقات میں ایک مستحکم شکل اور مثبت اضافہ ہے۔ اقتصادی شراکت داری پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ایسٹونیا کو ہندوستان کی برآمدات میں گزشتہ سال کے دوران تقریباً 150 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تجارتی مواقع کی عکاسی کرتا ہے۔ سفیر نے ڈیجیٹل گورننس اور سائبر سکیورٹی کے شعبوں میں تعاون کو بڑھانے پر بھی زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان۔ ایسٹونیا سائبر سکیورٹی ڈائیلاگ، جو گزشتہ سال تشکیل دیا گیا تھا، پہلے ہی اپنی پہلی میٹنگ کر چکا ہے، اور بات چیت کا اگلا دور جلد ہی متوقع ہے۔ عوام کے درمیان تعلقات کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ اس وقت تقریباً 000,2 ہندوستانی ایسٹونیا میں مقیم ہیں، جو بنیادی طور پر آئی ٹی اور ڈیجیٹل شعبوں میں کام کر رہے ہیں، جب کہ متعدد ہندوستانی طلباء ملک میں ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سفیر نے مزید کہا کہ ثقافتی مشغولیت متحرک رہتی ہے، ایسٹونیا میں ہندوستانی تہوار باقاعدگی سے منائے جاتے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستانی ثقافتی ٹولے نے اس سال کے شروع میں ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی تقریبات کے دوران اسٹونین کے چار شہروں میں پرفارم کیا تھا۔

لداخ مذاکرات میں اہم پیش رفت

مرکز اور مقامی گروپ آئینی تحفظات و منتخب نمائندہ ادارے پر متفق

نئی دہلی: لداخ سے متعلق جاری مذاکرات میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے جہاں مرکزی حکومت اور لداخ کے دو بڑے نمائندہ گروپوں، لیہ ایپکس باڈی (LAB) اور کرگل ڈیموکریٹک الائنس (KDA)، کے درمیان آئینی تحفظات اور ایک منتخب نمائندہ ادارہ قائم کرنے پر اصولی اتفاق ہو گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق حکومت نے لداخ کے لیے آرٹیکل 371A، 371F اور 371G کی طرز پر خصوصی آئینی تحفظات دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے، جیسی مراعات ناگالینڈ، سکم اور میزورم کو حاصل ہیں۔ ان دفعات کے تحت مقامی زمین، ثقافت، روایات اور سماجی معاملات کے تحفظ کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق مذاکرات میں ایک یونین ٹیریٹری سطح کے منتخب قانون ساز ادارے کے قیام پر بھی اتفاق ہوا ہے، جو مقامی قوانین اور انتظامی امور میں اہم کردار ادا کرے گا۔ تاہم یہ ادارہ کس طرح تشکیل دیا جائے گا اور اس کے نمائندے کس طریقے سے منتخب ہوں گے، اس بارے میں ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ پیش رفت اس لحاظ سے اہم مانی جا رہی ہے کیونکہ LAB اور KDA پہلے لداخ کے لیے مکمل ریاستی درجہ اور آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت تحفظات کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اب دونوں گروپوں نے اصولی طور پر متبادل آئینی فریم ورک پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ماحولیاتی کارکن اور لداخ تحریک کے نمایاں چہرے سونم وانگچک بھی مذاکراتی وفد کا حصہ تھے۔ انہوں نے ماضی میں لداخ کے حقوق اور تحفظات کے لیے طویل احتجاجی مہم چلائی تھی۔ مرکزی وزارت داخلہ اور لداخ کے نمائندوں کے درمیان یہ مذاکرات 2021 سے جاری ہیں۔ لداخ کو 2019 میں جموں و کشمیر سے الگ کر کے بغیر اسمبلی کے یونین ٹیریٹری بنایا گیا تھا، جس کے بعد سے مقامی سطح پر سیاسی نمائندگی، زمین اور روزگار کے تحفظات کے مطالبات زور پکڑتے رہے ہیں۔

ہندوستانی فوج کی میجر ابھیلا شا بارک

اقوام متحدہ کے باوقار صنفی ایوارڈ سے سرفراز

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن نے کہا کہ میجر ابھیلا شا بارک کو 2025 کے یو این ملٹری جینڈر ایڈووکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ بارک کو خواتین اور نوعمر لڑکیوں کے لیے اس کی رسائی اور کمیونٹی کی شمولیت کی سرگرمیوں اور امن فوج کے لیے صنفی حساسیت کی تربیت کے لیے پہچانا جاتا ہے۔ مستقل مشن نے کہا کہ یہ اعلان کرتے ہوئے فخر ہے کہ میجر ابھیلا شا بارک کو 2025 کے اقوام متحدہ کے ملٹری جینڈر ایڈووکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ وہ انڈین بٹالین کے ساتھ UNIFIL میں فیمیل انگیجمنٹ ٹیم کی کمانڈر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ میجر ابھیلا شا ہندوستانی فوج کی پہلی خاتون جنگی ہیلی کاپٹر پائلٹ بھی ہیں۔ اسے خواتین اور نوعمر لڑکیوں کے لیے ان کی رسائی اور کمیونٹی کی شمولیت کی سرگرمیوں اور امن فوج کے لیے صنفی حساسیت کی تربیت کے لیے پہچانا جا رہا ہے۔ وہ میجر سمن گاوانی (2019) اور میجر رادھیکا سین (2024) کے بعد ہندوستان سے ایوارڈ حاصل کرنے والی تیسری خاتون ہیں۔ بیروت میں ہندوستان کے سفارت خانے نے بھی اس موقع پر مبارکباد پیش کی۔ سفارت خانے نے ایکس پر کہا، سفارت خانہ میجر ابھیلا شا بارک کو اقوام متحدہ کی جانب سے باوقار یو این جینڈر ایڈووکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ 2025 سے نوازے جانے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ میجر بارک نے INDVITT-X کی فیمیل انگیجمنٹ ٹیم کمانڈر کے طور پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ یو این ملٹری جینڈر ایڈووکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ 2016 سے ہر سال ایک فوجی پیس کیپر۔ مرد یا عورت۔ کو دیا جاتا ہے جس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 کے اصولوں کو فروغ دینے میں شاندار عزم اور قیادت کا مظاہرہ کیا ہو۔ قرارداد میں اداکاروں سے امن قائم کرنے اور قیام امن کے تمام پہلوؤں میں صنفی نقطہ نظر کو مرکزی دھارے میں لانے اور امن اور سیاسی عمل میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرارداد میں تنازعات سے متعلق جنسی تشدد سے تحفظ اور ان کی روک تھام اور اقوام متحدہ کی کارروائیوں میں خواتین کے کردار اور شراکت کو بڑھانے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

اردو زبان و ادب میں روزگار کے بہتر مواقع موجود: ڈاکٹر کوثر رڈاکٹر زینت

عادل شاہ پوری: کسی بھی زبان و ادب کی اہمیت کسی زمانے میں کم نہیں ہوتی۔ بطور خاص ویسی زبانوں کی جس نے بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ نئے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے

حاجی پور: عادل شاہ پوری: کسی بھی زبان و ادب کی اہمیت کسی زمانے میں کم نہیں ہوتی۔ بطور خاص ویسی زبانوں کی جس نے بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ نئے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہندوستانی زبانوں کے زمرے میں بات کریں تو یہاں ریاستی اور مرکزی سطح پر ہندی اور اردو سب سے زیادہ بولی، سمجھی اور لکھی پڑھی جانے والی زبانیں ہیں۔ اردو زبان صرف رابطے کی زبان نہیں ہے بلکہ اس میں ادب کا بھی بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ اور زبان و ادب کے اس باہم میل میں ہندوستانی تہذیب و تمدن کی بھی گہری چھاپ ہے۔ اس اعتبار سے اردو صرف زبان ہی نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب کی بھی امین ہے۔ اردو زبان میں جس قدر خوبصورتی اور شیرینی ہے اسی طرح اس زبان میں ویسی لوچ بھی پائی جاتی ہے کہ جس نے اپنے ابتدائی زمانے سے تا حال کی تغیر پذیری کے اعتبار سے ضرورتوں اور نزاکتوں کو سمجھ کر خود کو موافق انداز میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سائنس اور ٹیکنالوجی کی بے پناہ ترقی کے باوجود اردو زبان و ادب کے پڑھنے لکھنے والوں کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے آج اردو زبان شعر و ادب سے باہر نکل کر زمانے کی ترقی اور روزگار کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ گزشتہ پندرہ سے بیس برسوں کے درمیان سائنس اور انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی نے جس طرح ترقی کے مدارج طے کیے ہیں اس سے ہندوستانی زبان و ادب کے طالبِ علموں کے درمیان روزگار کے تعلق سے ایک مایوسی کی فضا بھی رہی ہے۔ اور یہ مایوسی کی فضا درحقیقت اردو زبان و ادب یا کسی بھی ہندوستانی زبان و ادب میں روزگار کے مواقع کی عدم فراہمی کے باعث نہیں بلکہ ان کی لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی محنت کے بعد اطراف و جوانب میں نظر ڈالیں تو ہمیں بیشتر شعبہ جاتوں میں اردو زبان و ادب کی وساطت سے روزگار کے لامحدود مواقع نظر آتے ہیں۔ مذکورہ دور کا بغور جائزہ لیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ گزشتہ ان برسوں کے درمیان نہ صرف ہندوستانی زبان و ادب کے پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے بلکہ روزگار کے مواقع بھی بڑھے ہیں۔ اور جہاں تک سائنس اور ٹیکنالوجی کی بات ہے تو اہلِ نظر جانتے ہیں کہ اس نے تو زبان و ادب کے طلباء کے روزگار کے مزید دروازے کھولے ہیں اور اردو ان میں سرِفہرست ہے۔ اردو زبان و ادب کے طلباء کے سامنے سب سے پہلا میدان درس و تدریس کا ہے۔ یہ وہ میدان ہے جہاں اسکول سے لے کر یونیورسٹی اور کالج تک میں نوکری کے بہترین مواقع موجود ہیں۔ درس تدریس کے لیے صرف سرکاری ہی نہیں بلکہ ملک بھر کے بیشتر ریاستوں میں غیر سرکاری اسکول سے لے کر یونیورسٹی اور کالجوں میں بھی اردو زبان و ادب کے لیے اساتذہ کی بھرتیاں ہوتی رہتی ہیں۔ درس و تدریس کے بعد ترجمہ نگاری ایک اہم میدان ہے۔ دیگر زبانوں سے اردو زبان میں اور زبان سے دوسری زبانوں میں سرکاری اور غیر سرکاری نیز ذاتی سطح پر ترجمے کے لیے مترجموں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جن کا تعلق ادبی، علمی، صحافتی یا اہم دستاویزات کے ترجمے سے ہوتا ہے۔ ہندوستان کی جن ریاستوں میں اردو ہندی زبانیں بولی جاتی ہیں وہاں کے اکثر سرکاری محکموں میں مترجموں کے عہدے ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے کئی سرکاری اداروں مثلاً مرکزی اور ریاستی سطح کی اردو اکادمیاں، این سی آر ٹی) خوفیا ایجنسی وغیرہ میں مختلف سطح پر اردو والوں کے لیے جگہ موجود ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

دہلی ہائی کورٹ سے ونیش پھوگاٹ کو بڑی راحت

ایشیائی کھیلوں کے ٹرائلز میں حصہ لینے کی ملی اجازت

دہلی ہائی کورٹ نے خواتین کھلاڑیوں کے زچگی کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے پہلوان ونیش پھوگاٹ کو 2026

ایشیائی کھیلوں کے سلیکشن ٹرائلز میں حصہ لینے کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت نے ریسلنگ فیڈریشن کی نئی سلیکشن پالیسی کو 'امتیازی' قرار دیتے ہوئے اس پر سخت ناراضگی ظاہر کی اور وجہ بتاؤ نوٹس کو 'بدنیتی پر مبنی' قرار دیا۔ نئی دہلی میں بھارتی کشتی کے میدان میں ایک بار پھر بڑا قانونی اور انتظامی موڑ دیکھنے کو ملا، جب دہلی ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے ملک کی اسٹار خاتون پہلوان ونیش پھوگاٹ کو بڑی راحت دیتے ہوئے 30 اور 31 مئی کو ہونے والے 2026 ایشیائی کھیلوں کے انتخابی ٹرائلز میں شرکت کی اجازت دے دی۔ عدالت نے واضح کہا کہ زچگی کی چھٹی کی وجہ سے کسی بھی کھلاڑی کے کیریئر کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔ شفافیت برقرار رکھنے کے لیے عدالت نے پورے ٹرائلز کی ویڈیو ریکارڈنگ اور کھیل اداروں کی جانب سے آزاد مبصرین مقرر کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ چیف جسٹس ڈی کے اپادھیائے اور جسٹس تیجس کاریا کی بنچ نے بھارتی ریسلنگ فیڈریشن (WFI) کی موجودہ سلیکشن پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے 'امتیازی' اور 'بدنیتی پر مبنی' قرار دیا۔ ہفتہ کو جاری کیے گئے 15 صفحات پر مشتمل تفصیلی حکم نامے میں عدالت نے کہا کہ WFI کی جانب سے بنائے گئے قوانین بظاہر ونیش پھوگاٹ جیسی ممتاز کھلاڑی کو مقابلے سے باہر رکھنے کے مقصد سے تیار کیے گئے تھے۔ فیڈریشن کے نئے ضابطوں کے مطابق صرف وہی پہلوان ٹرائلز کے لیے اہل قرار دیے گئے تھے جنہوں نے 2025 اور 2026 کے حالیہ گھریلو مقابلوں میں تمغے جیتے ہوں، جبکہ ماضی کی شاندار کارکردگی کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ عدالت نے اس بات پر گہرائی سے غور کیا کہ ونیش پھوگاٹ کی زچگی کی چھٹی اور اس کے بعد بحالی کا دورانیہ عین اسی وقت آیا جب یہ گھریلو مقابلے منعقد کیے جا رہے تھے، جس کی وجہ سے وہ ان میں حصہ نہیں لے سکیں۔ بنچ نے تاریخی تبصرہ کرتے ہوئے کہا، ''یہ قانون کا ایک تسلیم شدہ اصول ہے کہ زچگی کی وجہ سے کسی بھی خاتون کو اس کی ملازمت، کیریئر، رینکنگ یا ترقی کے معاملے میں کسی بھی طرح کا نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔

بنگلہ دیش نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتے ہوئے پاکستان کو دوسرے ٹیسٹ میچ میں ۷۸ رنز سے شکست دے دی

ٹیسٹ کرکٹ میں بنگلہ دیش کا بڑا دھماکہ، ہندوستان کو پیچھے چھوڑا

بنگلہ دیش نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتے ہوئے پاکستان کو دوسرے ٹیسٹ میچ میں ۷۸ ر رنز سے شکست دے دی۔ بنگلہ دیش نے ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتے ہوئے پاکستان کو دوسرے ٹیسٹ میچ میں ۷۸ ر رنز سے شکست دے دی۔ اس فتح کے ساتھ ہی بنگلہ دیش نے سیریز ۰-۲ ر گول سے اپنے نام کر لی ہے اور آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) کے پوائنٹس ٹیبل پر ہندوستان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے پانچویں پوزیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ آئی سی سی کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین اسٹینڈنگز کے مطابق اس تاریخی کامیابی نے پوائنٹس ٹیبل کی ترتیب بدل کر رکھ دی ہے۔ بنگلہ دیش: ۵۸ء۳۳ ر فیصد پوائنٹس کے ساتھ اب عالمی فہرست میں ۵ رویں نمبر پر ہے۔ بنگلہ دیش کی جیت کے نتیجے میں ہندوستان ایک درجہ تنزلی کے بعد ۶ رویں نمبر پر چلا گیا ہے۔ ہوم گراؤنڈ پر عبرتناک شکست کے بعد پاکستان کی ٹیم بدستور ۸ رویں نمبر پر موجود ہے۔ بنگلہ دیش کی اس ۰-۲ ر سے وائٹ واش کامیابی نے عالمی کرکٹ حلقوں کو حیران کر دیا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ جس تسلسل کے ساتھ بنگلہ دیشی ٹیم کارکردگی دکھا رہی ہے، وہ آنے والے وقت میں ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل کے لیے مضبوط امیدوار بن کر ابھر سکتے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کے دورۂ پاکستان میں فخر زمان اور صائم ایوب سلیکشن کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ ایک بیان میں پی سی بی نے کہا ہے کہ فخر زمان اور صائم ایوب انجریز کے باعث سلیکشن کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ پی سی بی کا کہنا ہے کہ فخر زمان اور صائم ایوب انجریز سے ری کوری کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے مطابق دونوں کرکٹرز پی سی بی میڈیکل اسٹاف کی نگرانی میں ری ہیب کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ کرکٹ بورڈ نے کہا ہے کہ پی سی بی کی دونوں کرکٹرز کی جلد صحت یابی کے لیے نیک خواہشات ہیں، اسکواڈ اور کھلاڑیوں کی فٹنس کے حوالے سے اپ ڈیٹ جلد جاری کر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ پاکستان آسٹریلیا کی ون ڈے سیریز ۳۰ ر مئی سے شروع ہو رہی ہے۔ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم ۲۳ ر مئی کو اسلام آباد پہنچ رہی ہے، ون ڈے سیریز کے میچز ۳۰ ر مئی، ۲ ر اور ۴ ر جون کو کھیلے جائیں گے۔ پاکستان ٹیم ۲۲ ر مئی سے راولپنڈی میں ٹریننگ کرے گی اور ایک پریکٹس میچ بھی کھیلے گی۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش نے سلہٹ ٹیسٹ میں رنز سے شکست دیکر پاکستان کو وائٹ واش کر دیا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان سلہٹ کے مقام پر جاری دوسرے ٹیسٹ میچ کے آخری دن بنگلہ دیش کو جیت کے لیے ۳ ر وکٹ درکار تھیں جبکہ پاکستان کو جیت کے لیے ۱۲۱ ر رنز کی ضرورت تھی۔ ٹیسٹ میچ کے ۵ رویں دن پاکستان ٹیم ۳۵۹ ر رن بنا کر آل آؤٹ ہوگئی اور اس طرح بنگلہ دیش نے قومی ٹیم کو ۷۸ ر رنز سے شکست دیکر ٹیسٹ سیریز میں وائٹ واش کر دیا۔ پاکستان کی جانب سے محمد رضوان ۹۴، کپتان شان مسعود اور سلمان علی آغا ۷۱۔۷۱ ر رنز بنا کر نمایاں رہے جبکہ بابر اعظم نے ۴۷ ر اور ساجد خان نے ۲۸ ر رنز کی اننگز کھیلی۔ بنگلہ دیش کی طرف سے تیج الاسلام نے ۶، ناہید رانا نے ۲ ر جبکہ شرف الاسلام اور مہدی حسن میراز نے ۱۔۱ ر وکٹ حاصل کی۔ پہلی اننگز میں بنگلہ دیش نے ۲۷۸ ر رن اور دوسری اننگز میں ۳۹۰ ر رنز بنائے جبکہ پاکستان کی ٹیم پہلی اننگز میں ۲۳۲ ر اور دوسری اننگز میں ۳۵۸ ر رنز بنا کر آؤٹ ہوئی۔ بنگلہ دیش کے لٹن داس پلیئر آف دی میچ جبکہ مشفق الرحیم پلیئر آف دی سیریز قرار پائے۔ میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان شان مسعود نے کہا ہے کہ ہم نے بہت غلطیاں کیں، ٹیسٹ میچ میں غلطی کی سزا ملتی ہے۔ شان مسعود کا کہنا ہے کہ ٹیسٹ میچ میں آپ کو پورے ۵ ر دن تک تسلسل سے کھیلنا ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے ٹیسٹ میچ میں بنگلہ دیش نے پاکستان کو ۱۰۴ ر رنز کی شکست دی تھی۔

دہلی کیپٹل کے اسسٹنٹ کوچ ایان بیل کا آیا بڑا بیان

کہا۔ مسلسل اچھا کھیل پیش نہ کر پانا دہلی کیپٹل کو پڑا بھاری

دہلی کیپیٹلز کے اسسٹنٹ کوچ ایان بیل نے کہا ہے کہ اتوار کی شام ایڈن گارڈنز میں انڈین پریمیئر لیگ 2026 کے تحت کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کے خلاف ہونے والے میچ کے لیے ٹیم کا جوش و خروش کافی بلند ہے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مسلسل اچھا مظاہرہ نہ کر پانا اس سیزن میں دہلی کیپیٹلز کی سب سے بڑی کمزوری رہی ہے۔ دہلی کیپیٹلز کے اسسٹنٹ کوچ ایان بیل نے کہا ہے کہ مسلسل اچھا مظاہرہ نہ کر پانا اس سیزن میں دہلی کیپیٹلز کی سب سے بڑی کمزوری رہی ہے۔ میچ سے پہلے پریس کانفرنس میں ایان بیل نے کہا، ''ہمارے کچھ دن اچھے نہیں گزرے، لیکن کل کھلاڑیوں نے شاندار ٹریننگ کی۔ سب کا مورال کافی بلند ہے۔ ظاہر ہے کہ کے کے آر کے خلاف یہ بڑا مقابلہ ہے۔ ہم اس وقت اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں، چاہے وہ ٹریننگ ہو یا تیاری صرف اگلا میچ جیتنے کے لیے۔ میرا ماننا ہے کہ یہی سب سے اہم بات ہے۔ کل جیت کے لیے ہمیں صحیح ذہنیت اور مثبت رویے کے ساتھ میدان میں اترنا ہوگا۔'' ایان بیل نے مزید کہا کہ ٹیم کے اندر ماحول بہت اچھا ہے اور کھلاڑی ایک دوسرے کا ہر حال میں ساتھ دے رہے ہیں۔ ''خاص طور پر کھلاڑیوں کے درمیان بہترین ہم آہنگی ہے۔ اچھے اور برے وقت میں سب ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہے ہیں۔'' شاندار فارم میں چل رہی کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایان بیل نے کہا، ''وہ ایک بہترین ٹیم ہے۔ ہمیں اپنے ہوم گراؤنڈ پر کے کے آر کے خلاف خراب نتیجے کا سامنا کرنا پڑا تھا۔'' انہوں نے کہا، ''میں فن ایلن جیسے کھلاڑیوں کے ساتھ کام کر چکا ہوں اور ان کی صلاحیتوں سے واقف ہوں۔ ان کے پاس سنیل نارائن جیسے لاجواب کھلاڑی موجود ہیں۔ پوری ٹیم ورلڈ کلاس کھلاڑیوں سے بھری ہوئی ہے، اس لیے ہم جانتے ہیں کہ کل ہمیں اپنا بہترین کھیل دکھانا ہوگا۔ شاید اس سیزن کی اب تک کی سب سے بہترین کارکردگی پیش کرنا ہوگی۔'' ''میرا خیال ہے کہ زیادہ تر ٹیمیں یہی کہیں گی، خاص طور پر وہ جو ٹاپ فور میں جگہ نہیں بنا سکیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ مسلسل اچھا کھیل نہ دکھا پانا ہے۔ ہم نے اس سیزن میں یہ بھی دکھایا کہ ہم 265 رنز بنا سکتے ہیں اور پھر 70 رنز پر آؤٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ کئی مواقع پر ہم اہم لمحات کا فائدہ نہیں اٹھا سکے۔'' انہوں نے آئی پی ایل کی سخت مسابقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ''آئی پی ایل میں جیت اور ہار کا فرق بہت کم ہوتا ہے۔ ایک کوچ اور کھلاڑی کے طور پر آپ اسی لیگ کا حصہ بننا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں دنیا کے بہترین کھلاڑیوں کے خلاف شدید دباؤ میں کھیلنا پڑتا ہے۔ یہاں سب سے بڑا فین بیس اور بہترین اسٹیڈیم موجود ہیں۔'' واضح رہے کہ دہلی کیپیٹلز 13 میچوں میں 6 فتوحات کے ساتھ 12 پوائنٹس لے کر پوائنٹس ٹیبل میں آٹھویں نمبر پر ہے اور اس کے پلے آف میں پہنچنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ایم ایس دھونی کا ہر آئی پی ایل سیزن کھیلنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا

ایم ایس دھونی نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے دوران سی ایس کے کے لیے ایک بھی میچ نہیں کھیلا

ہندوستانی کرکٹ کے لیجنڈ ایم ایس دھونی نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے دوران چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے لیے ایک بھی میچ نہیں کھیلا۔ ٹورنامنٹ کی ۱۹ ر سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے جب انہوں نے پورا سیزن مس کر دیا۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے لیے سی ایس کے کے اسکواڈ میں شامل ہونے کے باوجود، یہ مایہ ناز وکٹ کیپر بلے باز پورے ٹورنامنٹ کے دوران میدان سے باہر ہی رہا۔ جمعرات کے روز گجرات ٹائٹنز کے خلاف ٹیم کے آخری لیگ میچ سے پہلے، سی ایس کے کے بیٹنگ کوچ مائیکل ہسی نے اشارہ دیا تھا کہ دھونی، جو انگوٹھے کی چوٹ سے ابھر رہے تھے، اب 'ٹھیک' ہو سکتے ہیں اور اگر ٹیم کوالیفائی کر لیتی ہے تو وہ پلے آف کے لیے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ تاہم، سی ایس کے کی ہار کے ساتھ ہی آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے پلے آف میں پہنچنے کی امیدیں ختم ہوگئیں اور اس کے ساتھ ہی موجودہ سیزن میں دھونی کے کھیلنے کا امکان بھی دم توڑ گیا۔ اگر دھونی اس سیزن میں میدان پر اترتے تو یہ ان کا ۱۹ ر واں آئی پی ایل سیزن ہوتا اور سی ایس کے کے ساتھ ۱۷ ر واں سیزن ہوتا۔ سابق کپتان نے ۲۰۱۶ء اور ۲۰۱۷ء میں رائزنگ پونے سپر جائنٹس کی نمائندگی کی تھی، جب سی ایس کے پر آئی پی ایل سے پابندی عائد تھی۔ ۲۰۰۸ء میں آئی پی ایل کے پہلے سیزن میں اس فرنچائز سے جڑنے کے بعد سے، دھونی سی ایس کے کی پہچان بن گئے اور انہوں نے ٹیم کو کامیابیوں کی بلندیوں پر پہنچایا۔ دھونی نے ۲۰۰۸ء سے ۲۰۲۳ء تک سی ایس کے کی کپتانی کی (ان دو سیزنوں کو چھوڑ کر جب فرنچائز معطل تھی) اور سپر کنگز کو ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۲۱ء اور ۲۰۲۳ء میں پانچ انڈین پریمیئر لیگ ٹائٹل دلائے۔ وہ آئی پی ایل کی تاریخ میں روہت شرما کے ساتھ مشترکہ طور پر سب سے کامیاب کپتان بنے ہوئے ہیں؛ روہت شرما نے بھی ممبئی انڈینز کے ساتھ پانچ ٹائٹل جیتے ہیں۔ تجربہ کار کرکٹر آئی پی ایل ۲۰۲۵ء میں کچھ وقت کے لیے سی ایس کے کے کپتان کے طور پر واپس آئے تھے، جب سیزن کے درمیان ہی رتوراج گائیکواڑ کو کہنی کی چوٹ کے باعث باہر ہونا پڑا تھا۔ حالانکہ، وہ پلے آف میں جگہ بنانے میں ناکام رہے تھے۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں، جب رتوراج گائیکواڑ نے دوبارہ کپتانی کی باگ ڈور سنبھالی، تب بھی سی ایس کے کی کارکردگی مایوس کن ہی رہی، ۱۴ ر میچوں میں چھ جیت اور ۱۲ ر پوائنٹس کے ساتھ انہوں نے سیزن کا اختتام کیا۔ دھونی، جنہوں نے ۲۰۲۰ء میں بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی، نے سی ایس کے کے لیے ۲۴۸ ر میچ کھیلے اور اس فرنچائز کے لیے ۴۸۶۵ ر رن بنائے۔ مجموعی طور پر، انہوں نے ۲۷۸ ر آئی پی ایل میچوں میں حصہ لیا اور ۵۴۳۹ ر رن بنائے۔

لوٹیری دلہن کے ذریعہ اپنی شناخت بنانے کی خواہاں: پوجا

اداکارہ پوجا گور جلد ہی نئی ویب سیریز لوٹیری دلہن میں ایک پولیس افسر کے کردار میں نظر آئیں گی

ممبئی: اداکارہ پوجا گور جلد ہی نئی ویب سیریز لوٹیری دلہن میں ایک پولیس افسر کے کردار میں نظر آئیں گی۔ اس سیریز میں وہ سب انسپکٹر سندھیا یادو کا کردار ادا کر رہی ہیں، جو مدھیہ پردیش میں دلہنوں کی جانب سے دولہوں کو لوٹ کر فرار ہونے کے پراسرار واقعات کی تحقیقات کرتی دکھائی دیں گی۔ پوجا گور نے اپنے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ سندھیا کا کردار انہیں اس کی جذباتی گہرائی کی وجہ سے بے حد متاثر کن لگا۔ ان کے مطابق سندھیا بظاہر مضبوط اور بے خوف خاتون ہے، لیکن اندرونی طور پر وہ سماجی دباؤ، توقعات اور خود کو ثابت کرنے کی جدوجہد سے گزر رہی ہے۔ اداکارہ نے کہا سندھیا صرف ایک مقدمہ حل نہیں کر رہی بلکہ وہ ایک ایسی دنیا میں اپنی شناخت کے لیے لڑ رہی ہے جہاں خواتین کو محدود دائروں میں قید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھیا اور مایا کے درمیان تعلق اس کہانی کو مزید دلچسپ بناتا ہے۔ دونوں قانون کے مخالف سمتوں پر کھڑی ہیں، لیکن دونوں کی زندگی پر بقا کی جنگ اور پدرشاہی نظام کے اثرات نمایاں ہیں۔ پوجا کے مطابق ایک اداکارہ کے طور پر ایسا کردار نبھانا نہایت دلچسپ تجربہ تھا جو بیک وقت پرعزم، حساس، جذباتی اور ہمدرد ہو۔ گلین بیریٹو اور انکش موہلا کی ہدایت کاری میں بننے والی ''لوٹیری دلہن'' 19 مئی سے ہنگامہ او ٹی ٹی پر نشر کی جا رہی ہے۔ سیریز میں پوجا گور کے ساتھ سنو کیا، منموہن تیواری اور راجیو پانڈے بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ پوجا گور نے سوشل میڈیا پر شو کا ٹریلر جاری کرتے ہوئے لکھا، کہانی میں موڑ! ہر لاپتہ دلہن کے پیچھے ایک نیا جھوٹ چھپا ہے اور میں اس سچ کے بہت قریب ہوں۔ میرا نیا شو لوٹیری دلہن صرف ہنگامہ او ٹی ٹی پر دیکھیے۔ واضح رہے کہ پوجا گور حال ہی میں ثاقب سلیم کے ساتھ کرائم ڈرامہ ''کپتان'' میں بھی نظر آئی تھیں۔

وعدہ ہے، چھپ کر شادی نہیں کروں گی: شادی کی افواہوں پر کنگنا رناوت کا اعلان

کنگنا ان دنوں اپنی خفیہ شادی کی خبروں کی وجہ سے کافی زیرِ بحث ہیں۔ دراصل یہ سب اس وقت شروع ہوا جب اداکارہ کو سندور اور منگل سوتر کے ساتھ دیکھا گیا

کنگنا رناوت ان دنوں اپنی خفیہ شادی کی خبروں کی وجہ سے کافی زیرِ بحث ہیں۔ دراصل یہ سب اس وقت شروع ہوا جب اداکارہ کو سندور اور منگل سوتر کے ساتھ دیکھا گیا۔ کنگنا رناوت ان دنوں اپنی خفیہ شادی کی خبروں کی وجہ سے کافی زیر بحث ہیں۔ دراصل یہ سب اس وقت شروع ہوا جب اداکارہ کو سندور اور منگل سوتر کے ساتھ دیکھا گیا۔ لیکن اب اس معاملے پر خود اداکارہ نے وضاحت دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ صرف ایک شوٹ کے لیے ان کا لُک تھا۔ سوشل میڈیا پر ان دنوں کنگنا رناوت کے حوالے سے بحث تیز ہوگئی ہے۔ حال ہی میں ان کا ایک ویڈیو سامنے آیا تھا جس میں وہ گلے میں منگل سوتر اور سندور کے ساتھ نظر آئیں۔ یہ ویڈیو سامنے آنے کے بعد لوگ حیران رہ گئے اور ان کی خفیہ شادی کی افواہیں پھیلنے لگیں۔ اس کے بعد سوشل میڈیا پر ان کی شادی سے متعلق بحث چھڑ گئی۔ تاہم اب اس معاملے پر کنگنا نے خود ردِعمل دیا ہے اور سندور اور منگل سوتر کی حقیقت بتائی ہے۔ کنگنا رناوت بالی ووڈ کی مشہور اداکارہ ہیں، جو اپنے بے باک انداز کے لیے بھی جانی جاتی ہیں۔ کئی بار ان کی شادی سے متعلق خبریں سامنے آتی رہی ہیں، لیکن اب لوگوں میں ان کی خفیہ شادی کی باتیں گردش کر رہی ہیں جس پر وہ خود بھی حیران ہیں۔ تاہم اداکارہ نے ان خبروں پر ردِعمل دیتے ہوئے اپنے آفیشل انسٹاگرام پر اسٹوری شیئر کی اور اس معاملے میں وضاحت دی اور بتایا کہ یہ صرف ان کا ایک لُک ہے۔ کنگنا نے انسٹاگرام پر اسٹوری شیئر کرتے ہوئے لکھا ''میں ہر روز شہر اور اس کے آس پاس شوٹنگ کر رہی ہوں، کسی نے میک اپ میں میری یہ تصویر یونہی کھینچ لی اور اب مجھے بے شمار فون آ رہے ہیں، لیکن شادی شدہ عورت کے لُک میں ایسی کیا بڑی بات ہے؟ اداکار ہر طرح کے کردار ادا کرتے ہیں، میں چھپ کر شادی نہیں کروں گی، میں وعدہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اداکارہ نے ہنسنے والا ایموجی بھی لگایا۔ کام کے محاذ پر بات کریں تو کنگنا فلم ''بھاگیہ ودھاتا'' میں نظر آنے والی ہیں، جو ۲۰۰۸ء کے ممبئی دہشت گرد حملوں کے دوران ۴۰۰ ر لوگوں کی جان بچانے والے اسپتال کے عملے کی کہانی دکھاتی ہے۔ یہ فلم ۱۲ ر جون کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کنگنا کی اس فلم کا مقابلہ امتیاز علی کی فلم ''میں واپس آؤں گا'' سے ہوگا، جس میں دلجیت دوسانجھ، ویدانگ رائنا اور شرواری واگھ مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔

سلمان خان کی پارٹی میں ملاقات، پھر مسلم بوائے فرینڈ سے شادی

انڈیا میں کنڑ زبان میں بننے والی فلم 'کے ڈی: دی ڈیول' کے گانے 'سر کے سر کے چُنر تیری سر کے' پر تنازع کھڑے ہونے کے بعد انڈین حکومت نے تمام

سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال کی لو اسٹوری کسی فلم کی کہانی سے کم نہیں ہے۔ دونوں کی پہلی ملاقات سلمان خان کی پارٹی میں ہوئی تھی۔ یہیں پہلی بار دونوں کی ملاقات ہوئی اور دوستی ہوئی۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر دھیرے دھیرے ان کی دوستی پیار میں بدل گئی۔ سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال بالی ووڈ کے بہترین جوڑیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ دونوں کی کیمسٹری کو فینس خوب پسند کرتے ہیں اور ان کی جوڑی اکثر سوشل میڈیا پر چھائی رہتی ہے۔ سوناکشی سنہا نے 23 جون 2024 کو ظہیر اقبال کے ساتھ شادی کی تھی۔ دونوں لمبے وقت سے ایک دوسرے کو ڈیٹ کر رہے تھے۔ خاص بات یہ ہے کہ ان کی لو اسٹوری کسی فلمی کہانی سے کم نہیں ہے۔ سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال کی پہلی ملاقات سلمان خان کی پارٹی میں ہوئی تھی۔ یہیں پہلی بار دونوں کی ملاقات ہوئی اور دوستی ہوئی۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر دھیرے دھیرے ان کی دوستی پیار میں بدل گئی۔ سوناکشی سنہا کو ظہیر اقبال سے پہلی ہی ملاقات میں پیار ہو گیا تھا۔ سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال جلد ہی ایک دوسرے پر اپنا دل ہار بیٹھے تھے۔ حالانکہ کسی نے بھی کبھی اپنے رشتے سے متعلق کھل کر بات نہیں کی۔ بالی ووڈ کی پارٹیوں میں بھی دونوں اکثر ساتھ ہی نظر آتے تھے۔ سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال کی لنچ ڈیٹ، ڈنر ڈیٹ اور مووی ڈیٹ اکثر سرخیاں بنتی تھیں۔ حالانکہ دونوں اپنے رشتے کو ہمیشہ دوستی کا نام دیتے رہے۔ سوشل میڈیا پر سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال اکثر ایک دوسرے کے پوسٹ پر کمنٹ کرنے لگے، لیکن بالی ووڈ کے گلیاروں میں اس وقت قیاس آرائیاں تیز ہوئیں، جب 2023 میں اس جوڑے نے ایک ساتھ سلمان خان کی بہن ارپتا خان کی عید پارٹی میں شرکت کی۔ تقریباً سات سال تک ایک دوسرے کو ڈیٹ کرنے کے بعد سوناکشی سنہا نے 23 جون، 2024 کو اپنے بوائے فرینڈ ظہیر اقبال سے مذہب کی دیوار توڑ کر شادی کر لی۔ الگ الگ مذہب سے تعلق رکھنے والے سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال نے اسپیشل میرج ایکٹ 1954 کے تحت اپنی شادی کو رجسٹر کرایا تھا۔ واضح رہے کہ جہاں سلمان خان نے سوناکشی سنہا کو اپنی فلم 'دبنگ' سے بالی ووڈ میں لانچ کیا، وہیں ظہیر اقبال کو فلموں کے دیدار کرانے والے بھی سلمان خان ہی ہیں۔ انہوں نے فلم 'نوٹ بک' سے انہیں بالی ووڈ میں موقع دیا تھا۔ سوناکشی اور ظہیر اقبال فلم 'ڈبل ایکس ایل' میں ساتھ کام کر چکے ہیں۔ اس فلم میں ہما قریشی بھی نظر آئی تھیں۔ ڈبل ایکس ایل سال 2022 میں ریلیز ہوئی تھی۔ سوناکشی سنہا اور ظہیر اقبال سوشل میڈیا پر کافی سرگرم رہتے ہیں۔ دونوں اکثر انسٹاگرام پر اپنے دلچسپ ویڈیو اور خوبصورت تصاویر شیئر کرتے رہتے ہیں، جنہیں فینس بھی خوب پسند کرتے ہیں۔

والد راج ببر جیسا طویل کیریئر بنانا چاہتے تھے آریہ ببر

فلمی دنیا میں کئی ایسے اسٹار کڈز آئے جن سے لوگوں کو بہت امیدیں تھیں۔ ناظرین کو لگتا تھا کہ وہ بھی اپنے والدین کی طرح بڑے ستارے بنیں گے، لیکن ہر کسی کی قسمت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ آریہ ببر بھی ایسے ہی فنکاروں میں شامل ہیں۔ مشہور اداکار راج ببر کے بیٹے ہونے کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بھی کافی توقعات تھیں۔ آریہ ببر نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ وہ اپنے والد کی طرح طویل اور مضبوط کیریئر بنانا چاہتے تھے، لیکن بالی ووڈ میں انہیں وہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ تاہم آریہ نے ہمت نہیں ہاری اور فلموں، ٹی وی، تھیٹر، پنجابی سنیما اور لکھنے جیسے مختلف شعبوں میں خود کو ثابت کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ آریہ ببر کی پیدائش 24 مئی 1981 کو ممبئی میں ہوئی۔ ان کا بچپن مکمل طور پر فلمی ماحول میں گزرا۔ ان کے والد راج ببر ہندی سنیما کے معروف اداکار رہے ہیں، جبکہ ان کی والدہ نادرا ببر تھیٹر کی مشہور فنکارہ ہیں۔ گھر میں فن اور اداکاری کا ماحول ہونے کی وجہ سے آریہ کا رجحان بھی بچپن سے اداکاری کی طرف ہو گیا۔ ان کی بڑی بہن جوہی ببر بھی اداکارہ ہیں، جبکہ ان کے سوتیلے بھائی پرتیک ببر بھی بالی ووڈ اداکار ہیں۔ آریہ ببر نے اپنے بالی ووڈ کیریئر کا آغاز سال 2002 میں فلم 'اب کے برس' سے کیا، جس میں ان کے ساتھ امرتا راؤ نظر آئی تھیں۔ تاہم یہ فلم باکس آفس پر کامیاب ثابت نہ ہو سکی۔ پہلی فلم فلاپ ہونے کے باوجود انہیں مسلسل کام ملتا رہا۔ انہوں نے کئی فلموں میں مرکزی اور معاون کردار ادا کیے، لیکن ان کا کیریئر اس رفتار سے آگے نہیں بڑھ سکا جس کی امید کی جا رہی تھی۔ بعد میں آریہ ببر 'گرو'، 'ریڈی' اور 'مٹرو کی بجلی کا منڈولا' جیسی فلموں میں بھی دکھائی دیے۔ انہوں نے بڑے ستاروں کے ساتھ کام کیا، لیکن اس کے باوجود فلم انڈسٹری میں مضبوط شناخت بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آہستہ آہستہ بالی ووڈ میں ان کا سفر کمزور پڑنے لگا۔ اس کے بعد آریہ ببر نے پنجابی فلم انڈسٹری کا رخ کیا، جہاں انہیں اچھی خاصی پہچان ملی۔ ان کی فلم 'یار انمولے' کو ناظرین نے کافی پسند کیا اور پنجابی فلموں میں ان کی اداکاری کو سراہا گیا۔ فلموں کے علاوہ آریہ نے ٹی وی کی دنیا میں بھی کام کیا۔ وہ 'بگ باس 8' کا حصہ بنے، جہاں ان کا الگ انداز دیکھنے کو ملا۔ اگرچہ وہ شو میں زیادہ آگے نہیں جا سکے، لیکن کئی تنازعات کی وجہ سے خبروں میں ضرور رہے۔ خاص طور پر اداکارہ منیشا لامبا کے حوالے سے دیے گئے ان کے بیانات کافی سرخیوں میں رہے، بعد میں انہیں اپنے بیان پر معافی بھی مانگنی پڑی۔ انہوں نے ٹی وی شو 'سنکٹ موچن مہابلی ہنومان' میں راون کا کردار بھی ادا کیا، جسے ناظرین نے پسند کیا۔ آریہ ببر کو لکھنے کا بھی شوق ہے اور انہوں نے 'پشپک ویمان' نامی ایک کامک بک بھی لکھی ہے۔